عمران سیریز

پریشر لاک

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

اب سیکرٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے اس اصول کے تحت اپنی شہرت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لے۔

جناب زیڈ۔ اے تبسم صاحب کی خدمت میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ آپ عمران کو سیکرٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کا مشورہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ اُسے ابھی سیکرٹ سروس میں نوکری ہی نہیں ملی۔ ریٹائرمنٹ کا کیا سوال۔ بے چارے عمران کو نوکری مل لینے دیں۔ کیا خیال ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کرنل فریدی کمرے سے باہر آیا تو حمید سامنے رکھی کرسی پر ٹانگیں رکھے بڑے اطمینان سے ایک رسالے کے مطالعے بلکہ مشاہدے میں مصروف تھا — کیونکہ رسالے میں تحریر کم تھی اور تصویریں زیادہ تھیں۔ اور کیپٹن حمید کی نظریں ایک تصویر پر جمی ہوئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں ایکس رے والی مشین فٹ ہو اور وہ تصویر کے بیک گراؤنڈ میں کوئی چیز دیکھ رہا ہو۔

"تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے فرزند" — کرنل فریدی نے دور سے تصویر پر نظریں دوڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں تو بالکل تیار ہوں۔ کاش یہ تصویر والی محترمہ جیتی جاگتی یہاں پہنچ جائے" — کیپٹن حمید نے تصویر سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

"کیوں وہ مس ریکھا دل سے اتر گئی ہے۔ بہرحال یہ تو دیکھ لیا

پیچھے دیکھتے ہوئے اس نے کار کو سائیڈ پر کر کے روک دیا۔
کار رکتے ہی اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا تو ٹوں ٹوں کی آوازوں کی بجائے ایک بھاری مردانہ آواز ڈیش بورڈ سے سنائی دینے لگی۔
"ہیلو ہیڈ مرکل ۔۔۔ ہیلو ہیڈ مرکل اوور" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بھاری ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی کرخت بھی تھا۔
"یس ہیڈ۔ سرکل تھرٹی ٹو اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"نام بتاؤ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"البرٹ ڈیوڈ اوور" ۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"زپ کوڈ اوور" ۔۔۔ ایک بار پھر دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔
"زیرو زیرو الیون اوور" ۔۔۔ البرٹ ڈیوڈ نے جواب دیا۔
"یس ڈیوڈ۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔
"کامیابی باس۔ وکٹری باس۔ پی ایل میری جیب میں ہے باس۔ اور میں ہیڈ کوارٹر آرہا ہوں اوور" ۔۔۔ ڈیوڈ نے انتہائی گرمجوش لہجے میں کہا۔
"اوہ ۔۔۔ تفصیلی رپورٹ دو اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی پرجوش اور چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔
"باس۔ پروگرام کے مطابق میں ٹوکلے کرنیکا پہاڑی کے دامن میں موجود تھا۔ جیسے ہی مطلوبہ کار وہاں پہنچی میں نے اچانک نکل کر ایک [illegible]

کیونکہ کار میں دو افراد سوار تھے۔ دونوں شدید زخمی ہوگئے۔ میں نے ان کی تلاشی لی تو ان میں سے ایک کی خفیہ جیب سے مجھے پی۔ایل مل گیا۔ تلاشی کے دوران ہی دونوں میری موجودگی میں ہی ختم ہوگئے ۔۔۔ چنانچہ میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور پھر سپیشل سٹاپ پر کھڑی کار تک پہنچ گیا۔ میں نے تعاقب کا خاص خیال رکھا۔ لیکن سڑک پر کوئی آمد و رفت نہ تھی ۔۔۔ میں کار لے کر اب ہیڈ کوارٹر کو آرہا تھا کہ آپ کی کال آگئی اوور" ۔۔۔ ڈیوڈ نے پرجوش لہجے میں کہا۔
"گڈ ۔۔۔ ویری گڈ۔ تم اب کہاں ہو۔ لوکیشن بتاؤ اوور" دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔
"الفاف روڈ کے تیسویں سنگ میل کے پاس ہوں باس اوور" نوجوان نے سامنے موجود سنگ میل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔
"اوکے ۔۔۔ اب تم وہیں رکے رہو۔ تھرٹی سکس کو میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ کوڈ ریڈ ایرو ہوگا۔ تم پی۔ایل اسے دے کر واپس زیرو پوائنٹ پر چلے جاؤ۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر آنا درست نہیں ہے اوور" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"یس باس ۔۔۔ جیسے آپ کا حکم باس اوور" ۔۔۔ ڈیوڈ نے قدرے مایوس لہجے میں کہا۔
"اوکے ۔۔۔ انتہائی محتاط رہنا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈیش بورڈ سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اور تھکے تھکے انداز میں سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا۔

جیسے اُسے باس کے اس حکم سے سخت مایوسی ہوئی ہو۔ شاید اس کا خیال تھا کہ اتنی بڑی کامیابی کے بعد جب وہ خود باس کو جا کر پی۔ ایل پیش کرے گا تو باس یقیناً اس کی کارکردگی کو سراہے گا —— اور اسے کوئی انعام دیا جائے گا۔ لیکن باس نے نہ ہی تعریف میں کوئی کلمہ کہا تھا اور نہ ہی اُسے ہیڈ کوارٹر میں آنے کی اجازت دی تھی اس سے اس کا سارا جوش و ولولہ ختم ہو گیا تھا —— اُسے ریڈ سرکل تنظیم میں داخل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اُسے کوئی بڑا عہدہ دیا جائے۔ اور موجودہ مشن جب اس کے ذمہ لگایا گیا تھا تو اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اس مشن کی تکمیل کے بعد اُسے لازماً تنظیم میں کوئی بڑا عہدہ ملے گا —— اس لئے وہ بے حد خوش تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔

ابھی اُسے بیٹھے دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک پیلی سی کار اس کے قریب آ کر رکی۔ اس میں سے دو افراد باہر نکلے۔ ڈیوڈ ان میں سے کسی کو نہ پہچانتا تھا۔ وہ کار رکتے ہی چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ہیلو ڈیوڈ —— میں تھری سکس ہوں ——" ایک نوجوان نے ڈیوڈ کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ڈیوڈ کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

"اوہ۔ کوڈ بتاؤ" —— ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ریڈ ایرو۔ ابھی باس نے تمہیں کال کیا تھا" —— تھری سکس نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ لو" —— ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور جیب سے ایک چھوٹا سا پرزہ جو سفید رنگ کے ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا تھا نکال کر تھری سکس کی طرف بڑھا دیا۔ تھری سکس نے ٹشو پیپر کھول کر اُسے غور سے دیکھا اور پھر اُسے اپنے ساتھی کی طرف جو اس کے پیچھے خاموش کھڑا تھا بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے یہی ہے۔ تم اسے باس تک پہنچا دو" تھری سکس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اور اس کے ساتھی نے سر ہلاتے ہوئے وہ پرزہ لیا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈیوڈ۔ تم سائیڈ سیٹ پر ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے ساتھ نیرو پوائنٹ پر جانا ہے" —— تھری سکس نے کار کے آگے بڑھ جانے پر مسکرا کر ڈیوڈ سے کہا۔

اور ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر سائیڈ سیٹ پر کھسک گیا۔ ظاہر ہے تھری سکس اس سے بڑا عہدیدار تھا۔ اور اُسے اس کا حکم ماننا ہی تھا۔

پھر ڈیوڈ جیسے ہی دوسری سیٹ پر پہنچ کر رکا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ کیونکہ اب تھری سکس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ہوا ریوالور نظر آنے لگا تھا —— اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیوڈ کی زبان ہلتی ٹریگر پر موجود تھری سکس کی انگلی حرکت میں آئی اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی سیدھی ڈیوڈ کے دل میں گھس گئی —— ڈیوڈ چیخ مار کر پہلو کے بل سیٹ پر گر گیا۔ اس کا جسم تیزی سے مڑنے تڑپنے لگا۔ اُسی لمحے دوسری بار ٹھک

کی آواز ابھری۔ اور ڈیوڈ کے تڑپتے ہوئے جسم کو ایک اور جھٹکا لگا۔ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

تھری سکس نے جلدی سے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھایا اور پھر بیک مرر کو دیکھتے ہوئے تیزی سے اس نے کار کو آگے لے جانے کی بجائے سائیڈ کی طرف لے گیا—— یہاں چونکہ سڑک کافی بلندی پر تھی اس لئے دوسری طرف خاصی گہری کھائی تھی۔ کار کی رفتار خاصی تیز تھی۔ جیسے ہی کار نے سڑک کراس کی تھری سکس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر چھلانگ لگا دی—— وہ بڑے ماہرانہ انداز میں سڑک پر رول ہوتا ہوا آگے جا کر رک گیا۔ اور کار اسی طرح تیز رفتاری سے چلتی ہوئی کھائی کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد کار کے پہیوں نے زمین چھوڑ دی—— اور پھر وہ کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے کھائی میں ایک خوفناک دھماکے سے جا گری۔

تھری سکس اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا وہ دوڑتا ہوا کنارے پر گیا۔ کار کے دھماکے سے پرخچے چٹانوں پر گرنے سے پہلے اڑ گئے تھے۔ اور اس میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔

اسی لمحے تھری سکس کو اپنے پیچھے کار چلنے کی آواز آئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اپنی ہی کار دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔

"ویری گڈ تھری سکس۔ تم واقعی ماہر فن ہو"—— سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے اس کے ساتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ وہی ساتھی

تھا جسے تھری سکس نے پی-ایل دیا تھا۔ وہ شاید کار سے کر گیا نہیں تھا بلکہ وہیں کسی چٹان کی آڑ میں رکا ہوا تھا۔

"چلو جلدی نکل چلو۔ ایسا نہ ہو کہ دھماکہ سن کر کوئی آ جائے" تھری سکس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دروازہ کھول کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور کار تیزی سے آگے کی طرف بڑھ گئی۔

لیکن ابھی انہوں نے ایک ہی موڑ کاٹا تھا کہ اچانک سڑک کے درمیان انہیں ایک بھاری چٹان پڑی ہوئی نظر آئی۔ چٹان اس طرح گری ہوئی تھی کہ اس کی سائیڈ سے تنگ سا راستہ باقی رہ گیا تھا۔ نوجوان نے کار کی رفتار کم کی اور اس تنگ جگہ سے کار کو آہستہ سے احتیاط سے نکالنے لگا۔

"یہ چٹان ابھی تو یہاں نہ تھی"—— تھری سکس نے تشویش بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ڈرائیور اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سڑک کی نشیبی طرف سے چار سر ابھرے اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ فضا گونج اٹھی۔

تھری سکس اور ڈرائیور دونوں کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ وہیں سیٹوں پر ہی ڈھلک گئے۔ کار کے دو پہیے ایک دھماکے سے برسٹ ہو گئے تھے—— اور کار اسی تنگ جگہ میں سڑک سے چپک سی گئی تھی۔ فائرنگ چند لمحوں تک مسلسل ہوتی رہی۔ کار کی باڈی اس بے پناہ فائرنگ سے چھلنی سی ہو گئی تھی۔

"رک جاؤ"—— ایک کرخت آواز ابھری اور دوسرے لمحے فائرنگ بند ہو گئی۔ اور سڑک کے نشیب سے ابھرنے والے چار دل

مسلح افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھ گئے۔

"ان دونوں لاشوں کو باہر کھینچو۔ جلدی کرو" ــــ پہلی آواز نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھی تیزی سے کار کی طرف لپکے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں کو کھینچ کر باہر نکال لائے۔

اور حکم دینے والے نے انتہائی تیز رفتاری سے ان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن دونوں کی جیبوں سے سوائے اسلحے کے اور کچھ برآمد نہ ہو سکا۔

"کار کی تلاشی لو جلدی۔ پی ایل انہوں نے کار میں ہی چھپایا ہوگا" حکم دینے والے نے اور زیادہ متوحش لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھی لاشوں کو چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے ــــ لیکن کار کو الٹ پلٹ کر رکھ دینے کے باوجود جب انہیں مطلوبہ چیز نہ ملی تو ان کے چہرے لٹک سے گئے۔

اسی لمحے انہیں دور سے کسی کار کے آنے کی آواز سنائی دی۔

"دوڑو ــــ" حکم دینے والے نے چیخ کر کہا۔ اور وہ تیزی سے نشیب میں اتر گئے۔ اور مختلف چٹانوں کی آڑ لے کر وہ ایک سمر راستے سے ہوتے ہوئے کافی نیچے تک چلے گئے۔

سب سے آگے وہی شخص دوڑ رہا تھا جو احکام دے رہا تھا۔ پہنچ کر وہ رک گیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ سب چٹانوں کی اوٹ میں دبک گئے۔

حکم دینے والے نے جلدی سے جیب سے ایک ڈبہ نما قسم کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ ڈ

بے میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ــــ پی ٹو اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز ڈبے میں سے نکلی۔

"باس۔ ڈانیل بول رہا ہوں۔ ہم نے اٹیک کر دیا ہے۔ لیکن پی ایل انہیں ملا۔ نہ ہی ان دونوں سے اور نہ ہی کار سے اوور" ڈانیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ہی ڈیوڈ سے پی ایل وصول کیا ہوگا اوور" ــــ بھاری آواز نے پریشان لہجے میں کہا۔

"باس ہم نے اچھی طرح تلاش کیا ہے اوور" ــــ ڈانیل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ شاید انہوں نے اسے مزید حفاظتی اقدام کے لئے وہیں کسی چٹان میں چھپا دیا ہو۔ تم لوگ وہاں سے نکل جاؤ۔ میں ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے آدمی کو کہہ دیتا ہوں۔ اگر پی ایل وہاں پہنچا تو ہمیں اطلاع مل جائے گی اوور اینڈ آل۔" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈانیل نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کیا اور ڈبہ جیب میں رکھ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔

"عمران کو اب تک آجانا چاہئے۔ وہ کہاں رک گیا"۔۔۔۔ صفدر نے جھیل کے پانی میں ننگے پیر ڈالتے ہوئے کہا۔

"راستے میں کوئی لڑکی مل گئی ہو گی"۔۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے بُرا سا منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ لڑکی مل گئی ہو گی۔ عمران تمہاری طرح دل پھینک نہیں ہے کہ جہاں لڑکی نظر آئی پھسل گئے"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کی بات سن کر باقی سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا۔ تو تم مجھے ایسا سمجھتی ہو"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو تنویر۔ اچھے خاصے ماحول کو ناخوشگوار مت بناؤ"۔ کیپٹن شکیل نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اس نے کیا بنانا ہے۔ یہ تو پہلے سے ہی بنا بنایا ہے"۔۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب تم بھی بولنے کے قابل ہو گئے"۔۔۔۔ تنویر نے نعمانی پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اور سب تنویر کی بات سن کر ہنس پڑے۔

"ایک بات ہے۔ عمران کے بغیر کوئی محفل بھی پر رونق نہیں ہوتی۔ اب دیکھو ہم یہاں پکنک منانے آئے ہیں۔ لیکن اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں جیسے کسی کی فاتحہ خوانی پر آئے ہوں"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"تو کیا کریں۔ ناچیں کودیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے پکنک تو نام ہی ناچنے اور کودنے کا ہے۔ آؤ پھر جب تک عمران نہیں آجاتا تاش کی بازی کیوں نہ ہو جائے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملا دی۔

"تم لوگ تاش کھیلو۔ میں ذرا ادھر ادھر گھوم پھر آؤں"۔۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"زیادہ دور نہ جانا۔ ورنہ تنویر کھیل نہ سکے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر کے ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی۔

جولیا وہاں سے ہٹ کر دائیں طرف کو بڑھنے لگی۔ اس نے گلابی رنگ کے انتہائی قیمتی کپڑے کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اور گلابی رنگ کے اس اسکرٹ نے اس کی خوبصورتی کو اور زیادہ کر دیا تھا۔۔۔۔ جولیا کے کانوں میں ہیرے کے ٹاپس تھے اور گلے میں پڑی ہوئی پلاٹینم کی چین میں بھی ایک خوبصورت سا ہیرا جڑا ہوا تھا۔ ہیرے کی چمک نے اس کے کانوں کو اور زیادہ چمکدار بنا دیا تھا۔۔۔۔ عام طور پر جولیا جینز کی پتلون اور شرٹ استعمال کرتی تھی۔ اور زیور اور میک اپ سے دور بھاگتی تھی لیکن ظاہر ہے پکنک پر جانے کے لئے اس نے آج خصوصی اہتمام کیا تھا۔

دائیں طرف ذرا سا آگے بڑھنے پر وہ ایک بل کھاتی ہوئی پگڈنڈی پر پہنچ گئی جو الائچی کے درختوں کے جھنڈ سے گزرتی ہوئی نیچے گہرائی میں چلی گئی تھی — جولیا کو یہ منظر بے حد حسین لگا تھا۔ چنانچہ وہ پگڈنڈی پر چلتی ہوئی نیچے اترتی گئی۔ الائچیوں کے جھنڈ سے گزر کر وہ جیسے ہی آگے بڑھی ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ سامنے ہی لکڑی کا ایک خوبصورت سا کیبن تھا۔ جس کے باہر پیاز رنگ کے ایک پتھر پر ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا — اس کے ہاتھ میں ایک شاٹ گن تھی۔ اور وہ سر اٹھائے آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

جولیا اُسے اس طرح آسمان پر غور سے دیکھتے دیکھ کر ہی ٹھٹھکی تھی۔ کیونکہ آسمان بالکل صاف تھا اور وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے اس طرح غور سے دیکھا جا سکتا ہو — اجنبی نے جولیا کو نہ دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں مسلسل آسمان پر ہی لگی ہوئی تھیں۔ جولیا خاموش کھڑی حیرت سے دیکھتی رہی۔ اس نے اس اجنبی کی نظروں کے تعاقب میں آسمان کی طرف بھی دیکھا لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا۔

جولیا حیرت زدہ انداز میں آگے بڑھنے لگی۔ غیر ملکی نے آہٹ سن کر ایک لمحے کے لئے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری — اور پھر اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ دوسرے لمحے اجنبی یک لخت اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کیبن کی طرف دوڑ گیا۔ جولیا حیرت سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ آسمان پر ایک چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھ کر چونک پڑی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے ٹارچ فائر کیا ہو۔ کوئی اشارہ دیا ہو۔

غیر ملکی اب کیبن میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ جولیا کے ذہن میں عجیب سے خیالات آنے لگے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اپنے خیال پر خود ہی ہنس پڑی۔

"سیکرٹ ایجنٹ بن کر اب مجھے ہر چیز مشکوک نظر آنے لگ گئی ہے۔" جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ اجنبی کی شاٹ گن پتھر کے قریب ہی پڑی ہوئی تھی — جولیا جیسے ہی اس پتھر کے قریب پہنچی وہ شاٹ گن کو دیکھ کر چونکی۔ اور پھر اس نے جھک کر شاٹ گن کو اٹھانا چاہا۔

"ارے ارے — کیا کر رہی ہو" — اچانک کیبن کی طرف سے ایک چیختی ہوئی غصیلی آواز سنائی دی۔ اور جولیا نے ٹھٹھک کر ہاتھ کھینچ لیا۔ وہی غیر ملکی کیبن کے دروازے پر کھڑا تھا۔

"سوری — یہ شاٹ گن بے حد خوبصورت ہے اس لئے میں اسے قریب سے دیکھنا چاہتی تھی" — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عورتوں کو اسلحے کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ وہ تو خود مجسم اسلحہ ہوتی ہیں" — اجنبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ آیا۔

"مجھے میلکم کہتے ہیں اور میرا تعلق کناڈا سے ہے" — اجنبی نے قریب آ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مونیہ ہے۔ میں سوئس ہوں" — جولیا نے نہ صرف اپنا تعارف کرایا بلکہ باقاعدہ اپنا ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی کیا۔ کیونکہ بہرحال وہ غیر ملکی تھا۔ اور جولیا نہ چاہتی تھی کہ غیر ملکی اسے یہیں کا باشندہ سمجھ لے۔

"گڈ ۔۔۔ جتنا خوب صورت نام ہے ۔ اس سے زیادہ تم خود خوبصورت ہو۔ آؤ ایک جام تمہاری خوب صورتی کے نام پیش کر دوں" ۔۔۔ میلکم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور ۔۔۔ اس وقت تو میں سیر کے موڈ میں ہوں۔ اور میرے ساتھی پکنک منا رہے ہیں۔ میں ٹہلتی ہوئی ادھر آنکلی۔ ویسے مسٹر میلکم تم آسمان پر مسلسل نظریں جمائے کیا دیکھ رہے تھے" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آسمان پر ۔۔۔ اوہ۔ میں نے ایک پرندے پر شاٹ گن کا فائر کیا تھا۔ لیکن وہ زخمی ہونے کے باوجود اڑتا جا رہا تھا۔ میں اسے دیکھ رہا تھا کہ کہیں گرتا بھی ہے یا نہیں۔ لیکن وہ کم بخت مسلسل اڑتا ہی گیا" ۔۔۔ میلکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر خوب صورت شاٹ گن کی گولی بھی اس کی طرح خوبصورت ہوگی۔ اور وہ یہ گولی زخم میں چھپائے اپنے ساتھیوں کو دکھانے لے گیا ہوگا" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور میلکم اس کا جواب سن کر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اوہ مس صوفیہ ۔۔۔ آپ تو باتیں بھی خوب صورت کرتی ہیں" میلکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ۔ ویسے اس کیبن کی یہاں موجودگی کی مجھے سمجھ نہیں آئی" ۔۔۔ جولیا نے کیبن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیبن محکمہ سیاحت کی طرف سے الاٹ کیا جاتا ہے۔ اور میں نے اسے ایک ہفتے کے لئے الاٹ کرایا ہوا ہے" ۔۔۔ میلکم نے جواب دیا۔

اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"اوکے مسٹر میلکم۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ اب مجھے اجازت دیجئے کافی وقت ہو گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھی مجھے ڈھونڈتے ہوئے یہاں آجائیں۔ گڈ بائی" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر واپس مڑ گئی۔

جب جولیا الائچیوں کے جھنڈ کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچی۔ تو اسے اوپر پہاڑی پر خاصا شور و غل محسوس ہوا۔ آوازیں اس کے ساتھیوں کی ہی لگ رہی تھیں ۔۔۔ چنانچہ اس کے قدم تیز ہو گئے۔ لیکن قریب پہنچنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ کیونکہ اب عمران کی آواز اسے واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔

"جس جنت میں حور ہی نہ ہو۔ وہ جنت تو جہنم سے بھی بدتر ہوتی ہے" عمران کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"آپ کی حور ٹہلنے گئی ہوئی ہے عمران صاحب۔ بے چاری آپ کے بغیر بور ہو رہی تھی" ۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی اور جولیا سمجھ گئی کہ اس کے متعلق ہی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کے دل میں مسرت کا چشمہ بے اختیار پھوٹ پڑا۔ اس کی گردن تن گئی اور چہرے پر رنگ بکھرنے لگے۔

"ارے ارے۔ میری حور کیسے ہو گئی۔ حور تو نیک لوگوں کو ملتی ہے۔ اور تنویر جیسا نیک تو شاید اس دور میں کوئی ہوگا" ۔۔۔ عمران کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سب کا مشترکہ قہقہہ سنائی دیا۔

"لیجئے مس جولیا آ گئیں" ۔۔۔ اسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی۔ کیونکہ جولیا اب درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گئی تھی۔ اور نعمانی

نے ہی تم سے پہلے دیکھا تھا۔

"واہ۔ یہ تو واقعی حور بنی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ جنت چھوڑ کر کہاں چلی گئی تھیں" عمران نے کہا۔

"تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی تھی"۔۔۔ جولیا نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔۔۔ دس نیکیاں کم رہ گئی تھیں۔ اور ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ جس کی دس نیکیاں کم ہوں اسے بھنگی حور ملتی ہے۔ اس لئے دس نیکیوں کے لئے مارا مارا پھر رہا تھا۔ بڑی مشکل سے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ٹکراؤ ہوا تو دس نیکیاں پوری ہوئیں"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پوری محفل قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس نیکیوں کا سٹاک ہے عمران صاحب" خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے اس شیطان کے بھائی کے پاس نیکیاں کہاں سے آگئیں۔ البتہ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر فیاض کے سر پر چپت لگائی جائے تو پانچ نیکیاں ملتی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے سر پر چپت لگا لینی تھی۔ ایک چپت میں ہی دس نیکیاں مل جاتیں"۔۔۔ تنویر نے اس پر فقرہ کستے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اسی لئے تم شہر میں سب سے نیک مشہور ہو گئے ہو۔ کمال ہے۔ کتنی چپتیں روزانہ اپنے سر پر لگاتے ہو۔ ذرا حساب تو کریں" عمران نے کہا اور اس بار تنویر بھی منہ بنانے کی بجائے ہنس پڑا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض تمہیں کہاں ملا تھا"۔۔۔ اچانک جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ابھی نیکیوں میں کمی رہ گئی ہے۔ ترچھا نظر آرہا ہے" عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں۔ کیونکہ میں نے ایک غیر ملکی کو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا۔ اور مجھے احساس ہوا کہ آسمان پر اشارے کے لئے ترچھا فائر کیا گیا جسے دیکھ کر وہ ساتھ چلے گئے میں دوڑ گئی۔۔۔ اس وقت تو میں نے زیادہ خیال نہ کیا تھا۔ لیکن اگر واقعی سپرنٹنڈنٹ فیاض کہیں قریب موجود ہے تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی واردات ہوئی ہے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض تو مجھے بات خواب میں ملا تھا۔ اب ظاہر ہے جیتے جاگتے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو چپت لگانے کا مطلب ہتھکڑیاں پہننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر بات بدلتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ جولیا کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

"اوہ۔ پھر ہوگا کوئی اور چکر"۔۔۔ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ غیر ملکی بھی میری طرح آسمان کی طرف۔۔۔ کتنے اپنی نیکیاں گن رہا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ جولیا بھی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔۔۔ کیا خیال ہے۔ آج کیرم کی بازی نہ لگائی جائے۔ تنویر کو دعویٰ ہے کہ وہ کیرم میں ورلڈ چیمپئن ہے"۔۔۔ صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں اور کیرم۔ یہ تو غیر شادی شدہ عورتوں کی گیم ہے۔ بس میک اپ کرکے لباس پہن کر بیٹھ گئیں اور خود سے کرنے لگیں ——— اور باقی خوشیاں شادی کے امیدوار۔ خوب ماما ماری شروع کر دی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب کسی کو کھیلنا نہ آئے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے" ——— تنویر نے عمران کے فقرے پر منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بات ہے تو پھر آؤ ہو جائے بازی۔ لیکن ایک شرط ہے۔ پہلے تم جولیا کے ساتھ کھیلو گے۔ اگر تم نے جولیا کو ہرا دیا تو پھر میں تم سے کھیلوں گا" ——— عمران نے جولیا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تنویر مجھے کیرم میں ہرا دے تو میں عمران کو کان سے پکڑ کر دو جوتے ماروں گی" ——— جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے" ——— تنویر نے فوراً ہی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی منظور ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر تنویر ہار گیا تو اسے چار جوتے کھانے پڑیں گے" ——— عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے پوری محفل میں بے پناہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ چنانچہ کمرے میں سے کیرم نکالا گیا اور جولیا اور تنویر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ باقی ساتھی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور بازی شروع ہو گئی۔

عمران چند لمحے تو بازی ہوتے دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ سے وہاں سے کھسکا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے اس نے جولیا کو آتے ہوئے دیکھا تھا ——— بازی کے جوش و خروش میں کسی نے اسے جاتے ہوئے

محسوس نہ کیا۔ اور عمران بھی یہی چاہتا تھا کہ ان کی بے خبری میں وہ اس کیبن کا پتہ لگا آئے۔ جس کا ذکر جولیا نے کیا ہے۔ وہ ان کے سامنے کوئی بات اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ اس طرح پکنک کا مزہ ختم ہو جاتا۔ پہاڑی سے اتر کر وہ جیسے ہی الائچیوں کے جھنڈ سے آگے بڑھا تو سامنے ہی لکڑی کا کیبن نظر آ گیا۔ لیکن کیبن کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں کوئی آدمی رہائش پذیر نہیں ہے ——— حالانکہ جولیا نے کسی غیر ملکی کا ذکر کیا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس کے خیال کے عین مطابق کیبن خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ کیبن میں بکھرے ہوئے سگریٹوں کے ٹکڑے بتا رہے تھے کہ یہاں کچھ دیر پہلے انسان موجود تھے ——— عمران نے کیبن کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک کونے میں پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر پڑ گئیں۔ عمران نے جھک کر وہ کاغذ اٹھا لیا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا ——— کیونکہ یہ کاغذ ہوٹل شب روز کے پیڈ سے پھاڑا گیا تھا۔ شب روز ہوٹل کا مخصوص مونوگرام نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔ اس کے نیچے بال پوائنٹ سے چند ہندسے لکھے ہوئے تھے۔ عمران ان ہندسوں پر غور کرتا رہا ——— پھر اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔ وہ ان ہندسوں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ یہ فون نمبر تھا۔ لیکن فون نمبر دارالحکومت کا نہ تھا۔ بلکہ دارالحکومت سے باہر کا تھا۔ کیونکہ دارالحکومت میں فون نمبر سات ہندسوں پر مشتمل تھا جب کہ یہ چھ نمبروں پر تھا ——— اور اس کا پہلا نمبر چار تھا۔ اس نمبر سے عمران سمجھ گیا کہ یہ فون نمبر پاکیشیا کے ایک سرحدی شہر شتاب گڑھ کا تھا۔ شتاب گڑھ کے نمبر چار کے ہندسے سے

ہی شروع ہونے تھے۔ اور اُسی لمحے اُسے خیال آگیا کہ شتاب گڑھ میں بھی ہوٹل شب روز کی برانچ موجود ہے۔ اس نے کاغذ جیب میں ڈالا اور پھر ادھر ادھر دیکھتا ہوا کیبن سے باہر آگیا —— اُسی لمحے اس کی نظریں ایک چھوٹے سے کارڈ پر پڑیں جو گھاس میں اٹکا ہوا تھا۔ اس پر سرخ رنگ کا دائرہ بنا ہوا تھا۔ جس کے درمیان کوبرا سانپ پھن اٹھائے ہوئے نظر آرہا تھا —— عمران نے چونک کر یہ کارڈ اٹھایا۔ کارڈ کے نیچے سکسٹی ون لکھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس کارڈ کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔ صورت حال اس کارڈ کی وجہ سے بے حد پیچیدہ سی محسوس ہونے لگی تھی —— اس نے کارڈ بھی جیب میں ڈالا اور واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس کی جیب میں موجود زیرو ون کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو —— ٹائیگر کالنگ اوور" —— بٹن دبتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس —— عمران اٹنڈنگ اوور" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے انکوائری کر لی ہے۔ ایکسیڈنٹ میں مرنے والے سفارت کار اکرم پاشا کا تعلق نیدرلینڈ کے سفارت خانے سے ہے —— وہ ایک ہفتے سے چھٹیوں پر ہے۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر ارشد کا تعلق ایٹمک لیبارٹری سے ہے۔ وہ اکرم پاشا کا کزن ہے۔

ڈاکٹر ارشد بھی ایک ہفتے سے چھٹیوں پر ہے۔ ٹرک ایک لوڈنگ کمپنی النور لوڈنگ اینڈ کیریئنگ کمپنی سے متعلق ہے۔ ڈرائیور ایکسیڈنٹ کے بعد اسے چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا —— میں نے کمپنی سے اس ڈرائیور کا پتہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اسے ڈرائیور اکرم حسین چلا رہا تھا۔ لیکن اکرم حسین اسے بغیر کسی مقصد کے نیلگا پہاڑی کی طرف لے گیا تھا —— حالانکہ کمپنی کی طرف سے اُسے اس قسم کی کوئی ہدایات نہ دی گئی تھیں۔ چنانچہ میں کمپنی سے اکرم حسین کے گھر کا پتہ معلوم کر کے وہاں پہنچا۔ اکرم حسین اکیلا رہتا تھا۔ اور عمران صاحب جب میں اس کے کمرے میں پہنچا تو وہ اندر سے بند تھا —— کھٹکھٹانے کے باوجود جب دروازہ نہ کھلا تو مجھے شک ہوا۔ میں پاس والی کھڑکی کی طرف بڑھا۔ کھڑکی اندر سے بند نہ تھی اور نہ ہی اس پر کوئی جالی وغیرہ تھی۔ میں نے جب کھڑکی کھولی تو میں نے دیکھا کہ سامنے چارپائی پر ایک عریاں لاش پڑی ہوئی تھی —— اس کے جسم پر صرف انڈرویئر تھا۔ اور اس کی گردن کسی تیز دھار آلے سے کاٹ دی گئی تھی۔ حلیے سے وہ اکرم حسین ہی لگتا تھا۔ میں نے کھڑکی بند کی اور اب آپ کو اس بلڈنگ کے قریب سے ہی کال کر رہا ہوں اوور" —— ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ یہ حادثہ نہیں ہے بلکہ کوئی گہری منصوبہ بندی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر وہ اوپر کی طرف جانے کی بجائے چکر کاٹ کر اپنی کار کی

ت زیادہ خوبصورت نہیں ہے" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

اور کیپٹن حمید اس طرح اچھلا کہ کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ البتہ رسالہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر نیچے جا گرا تھا۔

"آ۔۔۔ آپ کو مس ریکھا کے متعلق کیسے علم ہوا۔ یہ تو میرا انتہائی خفیہ ترین عشق ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے اٹھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"بس نہ پوچھو۔ یہ جو بڑی اداکارہ ہی تم تماشہ کے سامنے ہی [illegible] مس ریکھا اور تمہارے عشق کے چرچے تو گلی محلے کے ہر آدمی کی زبان پر ہیں" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ٹائی کی ناٹ کو درست کرتے ہوئے کہا۔

"ہر آدمی کی زبان پر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ۔ ان عورتوں کے پیٹ میں بھی کچھ نہیں رہتا۔ مجھے تو مس ریکھا منع کرتی رہی اور خود سب کو بتا دیا" ۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر عورتوں کے پیٹ اتنے ہلکے نہ ہوتے تو تم ابھی تک اندر بیٹھے لوریاں سن رہے ہوتے۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔

کیپٹن حمید نے جھک کر رسالہ اٹھایا اور پھر اسے کرسی پر پھینک کر وہ تیزی سے کار کی طرف لپکا۔

"آج تو آپ صبح سے سج بن کر جا رہے ہیں۔ خیریت ہے"
کیپٹن حمید نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کرنل فریدی کو

غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کرنل فریدی اس وقت بالکل نئے اور انتہائی جاذب تراش کے سوٹ میں ملبوس تھا

"حیرت ہوئی تو تمہیں ساتھ لے کر کیوں جاتا" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور کیپٹن حمید بھی اس بار ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ آپ یہ دکھاوا کسے دکھا رہے ہیں۔ ماشاء اللہ مَاشَاءَ اللّٰہ۔ ویسے محترمہ کی عمر کیا ہے"
کیپٹن حمید نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن حمید۔ عشق نے تمہیں سب آداب بھی بھلا دیئے ہیں۔ عورتوں کی عمر پوچھنا خلاف تہذیب ہے" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"عورتوں کی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ۔ تو آپ آج کہاں جا کر پروگرام بنائے ہوئے ہیں" ۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور کرنل فریدی اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کیپٹن حمید کی بات کا جواب دیتا۔ ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ایون زیرو سپیکنگ اوور" ۔۔۔۔ ڈیش بورڈ سے ہوڈانہ آواز سنائی دی۔

"یس ایون زیرو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔ پروفیسر آرمان نے سب کچھ اگل دیا ہے۔ بی۔ایل۱۲ کیشیر پہنچ چکا ہے اوور" ۔۔۔۔ ایون زیرو نے جواب دیا۔

طرف بڑھ رہا تھا۔ کیونکہ کار ڈرائیور اکرم حسین کی لاش کے ملنے کے بعد سے وہاں کوئی گہری مجرمانہ کارروائی ہوتی محسوس ہو رہی تھی اور وہ فوری طور پر اس سلسلے میں کام کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ ایک ایٹمی سائنسدان اور ایک سفارت کار کا اس طرح منصوبہ بندی سے قتل خطرے کی بہت بڑی گھنٹی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ نیگا پہاڑی کی دوسری طرف خفیہ ایٹمی لیبارٹری تھی ۔۔۔ اور یقیناً اکرم پاشا اور ڈاکٹر راشد اسی طرف جا رہے ہوں گے کہ ان کی کار کو یہ حادثہ پیش آیا ہو گا۔

کار چلاتا وہ دانش منزل کی طرف بڑھا جا رہا تھا کہ اچانک ڈیش بورڈ میں نصب ٹرانسمیٹر پر کال کا اشارہ ہوا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ایکسٹو کالنگ اوور" ۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"کیا بات ہے پیارے کالے صفر۔ کیا تمہیں بھی پکنک میں شامل ہونا ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اپنے فلیٹ پہنچیں۔ وہاں نیدرلینڈ کا کرنل فریدی اور اس کا ساتھی کیپٹن حمید آپ کے منتظر ہیں۔ ابھی سلیمان نے مجھے سپیشل فون سے کال کر کے بتایا ہے ۔۔۔ سلیمان نے انہیں ٹالنے کی بے حد کوشش کی ہے۔ لیکن کرنل فریدی نے اُسے بتایا ہے کہ وہ ہر صورت میں عمران سے مل کر جائیں گے تب سلیمان نے مجھے کال کیا ہے اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی اور کیپٹن حمید میرے فلیٹ میں۔ اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہا ہوں اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دیا۔ اب اس کے ذہن میں ٹائیگر کی بات کھٹک رہی تھی۔ کہ ہلاک ہونے والے سفارت کار اکرم پاشا کا تعلق نیدرلینڈ کے سفارت خانے سے تھا اور وہ ایک ہفتے سے چھٹیوں پر تھا ۔۔۔ اور اب نیدرلینڈ سے کرنل فریدی کی اس طرح اچانک آمد۔ یہ سب اُسے ایک ہی زنجیر کی کڑیاں معلوم ہو رہی تھیں۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس سارے معاملے کا تعلق یقیناً نیدرلینڈ سے ہے۔ تبھی کرنل فریدی اس سے فوری ملاقات پر مصر ہے۔

کمرے کے دروازے پر آہستہ سی دستک سنائی دی۔ تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا بلڈاگ کی شکل والا ادھیڑ عمر شخص بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان" ——— ادھیڑ عمر نے غراتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی گراں قیمت کپڑے کا جدید تراش کا سوٹ تھا۔ لیکن چہرے سے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ یہ سوٹ پہن کر خاصا بے چین ہو رہا ہو۔

"آؤ ڈاگر۔ کیا رپورٹ ہے" ——— بلڈاگ کی شکل والے نے چونک کر آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس بار خاصی نرمی تھی۔

"باس، میں نے مکمل تفتیش کر لی ہے۔ یہاں کسی کو پی۔ ایل

متعلق کوئی علم نہیں ہے۔ ہماری منصوبہ بندی بے حد کامیاب رہی ہے" ——— ڈاگر نے آگے بڑھ کر میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہونی بھی نہیں چاہیئے تھی۔ ریڈ مرکل کبھی کچے کام نہیں کرتا۔ لیکن ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے۔ کہ نیدرلینڈ میں پروفیسر آمڈن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور کیس کرنل فریدی کے پاس شفٹ ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نیدرلینڈ نے اس سلسلے میں کرنل فریدی سے تفصیلی ملاقات کی ہے۔ اور کرنل فریدی اپنے ساتھی کیپٹن حمید کے ساتھ وزیر اعظم کے چیمبر سے نکل کر سیدھا ائیرپورٹ پہنچا۔ اور پھر وہاں سے خصوصی چارٹرڈ طیارے پر بیٹھ کر وہ پاکیشیا روانہ ہو گیا ہے" ——— باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو برا ہوا۔ کرنل فریدی تو بڑا کائیاں آدمی ہے۔ میرے خیال میں پروفیسر آمڈن نے فوری طور پر فرار ہونے کی کوشش کی ہو گی۔ اس لئے وہ پکڑا گیا ہو گا" ——— ڈاگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ اس کی لڑکی فرار ہوتے ہوئے ماری گئی ہے۔ اور وہ خود زخمی ہو گیا ہے۔ اگر مجھے اس سے اس طرح کی حرکت کی ذرا برابر بھی توقع ہوتی تو میں اسے خود ہی گولی مروا دیتا ——— بہرحال جتنا وہ بتا سکتا ہو گا اس نے بتا دیا ہو گا" ——— بلڈاگ کی شکل والے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرے خیال میں کرنل فریدی کو یہ پتہ چل گیا ہو گا کہ پی۔ ایل کے مفادات کار اکرم پاشا کے ذریعے خریدا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ وہ

یہی سمجھے گا کہ اس میں حکومت پاکیشیا ملوث ہے۔ چنانچہ وہ حکومت پاکیشیا کے پیچھے لگا رہے گا اور ہم آسانی سے یہاں سے پی۔ ایل نکال کر لے جائیں گے" ۔۔۔۔ ڈاگر نے کہا۔

"ہاں۔ اکرم پاشا کو درمیان میں ڈال کر منصوبہ بندی اسی لئے ہی کی گئی تھی۔ کہ سارا بوجھ حکومت پاکیشیا پر آن پڑے۔ اور اس آئیڈیے کو مزید مستحکم کرنے کے لئے اس کے کزن ڈاکٹر ارشد کو بھی ایکسیڈنٹ کے وقت اس کے ساتھ رکھا گیا تھا تاکہ کرنل فریدی اگر تفتیش کرے بھی سہی تو ڈاکٹر ارشد کی وجہ سے وہ یہی سمجھے کہ پی۔ ایل پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے ۔۔۔ اس کے بعد وہ یہیں ٹکریں مارتا رہ جائے گا۔ لیکن ڈاگر ایک اور اہم اطلاع سامنے آئی ہے۔ جس پر مجھے بے حد تشویش ہو رہی ہے۔ اور میں تمہارا منتظر ہی تھا تاکہ اس پر مزید بات چیت کی جا سکے۔" ۔۔۔ باس نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

"وہ کون سی اطلاع ہے باس" ۔۔۔ ڈاگر نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"تھری سکس اور تھرٹی فائیو دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی کار پر اس قدر گولیاں برسائی گئی ہیں کہ پوری کار چھلنی ہو گئی ہے۔ اس کے بعد انہیں کار سے نکالا گیا اور ان کی تلاشی لی گئی ۔۔۔ پھر کار کی اندرونی حالت بتا رہی ہے کہ اس کی بھی تلاشی لی گئی ہے۔ اس کے بعد شاید پولیس کا پہنچ جانے کی وجہ سے وہ فرار ہو گئے ہیں۔ میرے آدمی بعد میں وہاں پہنچے تو انہوں نے یہ ساری رپورٹ دی ہے" ۔۔۔ باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اور پارٹی بھی پی۔ ایل کے پیچھے ہے اور نہ صرف پیچھے ہے بلکہ انہیں ہماری کارروائی کی تفصیلات بھی معلوم ہیں۔ تو کیا پی۔ ایل مل گیا انہیں" ۔۔۔ ڈاگر نے کہا۔

"کیسے مل سکتا تھا۔ میں نے پہلے ہی ایسی منصوبہ بندی کر دی تھی۔ تھری سکس نے جب تھرٹی ون کو ٹھکانے لگا دیا تھا تو تھرٹی فائیو نے میری خفیہ ہدایات کے مطابق پی۔ ایل کو ایک چٹان کے سوراخ میں محفوظ کر دیا تھا ۔۔۔ اس لئے وہ حملہ آوروں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔ اور جب منصوبے کے مطابق میرے آدمی پی۔ ایل حاصل کرنے کے لئے وہاں پہنچے تو وہاں پولیس موجود تھی ۔۔۔ بہرحال میرے آدمی پی۔ ایل لے آئے ہیں" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ۔ مسٹر آپ واقعی بے حد کامیاب پلانر ہیں ورنہ وہ پارٹی لازماً پی۔ ایل لے جاتی اور ہمیں علم تک نہ ہوتا کہ کہاں ہے وہ پی۔ ایل۔ خدا مجھے دکھائیے تو سہی" ۔۔۔ ڈاگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ محفوظ ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے ڈاگر۔ لیکن یہ بتاؤ تمہیں پی۔ ٹو سے ملنے اور ریڈ سرکل سے غداری کرنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ باس کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"مجھے ۔۔۔ کیا مطلب باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ۔۔۔ ڈاگر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں باس کا قہقہہ گونج اٹھا۔

"ڈاگر۔ تم اپنے آپ کو بے حد عقلمند سمجھتے ہو لیکن یقین رکھو تم میرے پاسنگ بھی نہیں ہو۔ میری عادت ہے کہ میں ہمیشہ ہر خانے کی چال کا خیال رکھتا ہوں ۔۔۔ مجھے تمہارے اس خفیہ کمرے کا بھی علم ہے جو تم نے ہوٹل فائیو سٹار میں لے رکھا ہے اور یہ بھی علم ہے کہ تم نے اپنے

ساتھیوں کو ریڈ سرکل کے کارڈ دے رکھے ہیں تاکہ وہ اگر پکڑے جائیں تو یہی سمجھا جائے کہ ریڈ سرکل ہی اس سارے قضیے کی ذمہ دار ہے۔ اور مجھے تمہاری ساری پلاننگ کا علم ہے ۔۔۔ تم نے نیلگا پہاڑی کی پچھلی طرف اپنا ایک آدمی بٹھا دیا تھا کہ جیسے ہی تھرڈی ون واردات کرکے تمہیں اطلاع دینے کے لئے ٹرانسمیٹ کرے تمہیں اس کی اطلاع مل جائے۔ اور پھر تمہیں چونکہ میری منصوبہ بندی کا علم تھا کہ میں نے تھرڈی ون کا راستے میں خاتمہ کرکے پی ایل اس سے وصول کر لینا ہے اس لئے تمہارے آدمی راستے میں ہی چھپے رہے۔ جب تھرٹی نائن اور تھرٹی سکس نے تھرڈی ون سے پی ایل وصول کر لیا تو وہ ان پر چڑھ دوڑے ۔۔۔ لیکن تمہیں شاید علم نہیں کہ مجھ سے کوئی بات نہیں چھپ سکتی۔ چنانچہ میں نے اصل پی ایل محفوظ کر لیا اور تمہارے آدمی بھی میری گرفت میں آ چکے ہیں" ۔۔۔ باس نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے باس۔ آپ ڈاگر کو ایسا سمجھتے ہیں"
ڈاگر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا تھا کہ تم کیوں ایسی بات کر رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے چار مسلح آدمی باہر دروازے پر موجود ہیں۔ لیکن مسٹر ڈاگر وہ اب تک غیر مسلح ہو چکے ہیں" ۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ہاتھ اونچا کر لیا۔

"خبردار" ۔۔۔ ڈاگر نے یکلخت ریوالور کا رخ باس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نجانے ریوالور کہاں چھپا رکھا تھا کہ انتہائی پھرتی سے نکال لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی باس کے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بس ڈاگر۔ اب تو غلط فہمی دور ہو گئی" ۔۔۔ باس نے قہقہہ لگاتے

ہوئے کہا۔ اور جیسے ہی باس کا فقرہ ختم ہوا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ڈاگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔
پچھلی دیوار میں دروازہ نمودار ہو چکا تھا۔ جس میں ایک مسلح آدمی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا۔
دوسرے لمحے وہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا جس سے ڈاگر اندر آیا تھا۔ اور دو مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔

"اسے بلیک روم میں لے جاؤ۔ میں نے اس سے ساری سازش کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ اور سنو۔ اگر یہ معمولی سی بھی غلط حرکت کرے تو اس کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دینا ۔۔۔ میں اس کی لاش سے بھی سازش کی بو سونگھ لوں گا" ۔۔۔ باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور مسلح افراد نے آگے بڑھ کر ڈاگر کی پشت سے ریوالوروں کی نالیں لگا دیں۔

"جاؤ مسٹر ڈاگر جاؤ۔ غداری آسان نہیں ہوتی۔ جاؤ اور اپنے جیسے پھول کی طرح سب کچھ تباہ کرنے کا فیصلہ کر لو۔ ہو سکتا ہے میں پرانے تعلقات کی بنا پر تمہاری جان بخش دوں" ۔۔۔ باس نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔ اور ڈاگر ہونٹ بھینچے مڑا اور مسلح افراد کے ساتھ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔
اس کے باہر جاتے ہی دونوں دروازے خودبخود بند ہو گئے۔ اور دروازے بند ہوتے ہی باس بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھا ۔۔۔ اس نے میز کی نچلی سائیڈ میں رکھے ہوئے چھوٹے سے ٹیلی ویژن کو ہاتھ بڑھا کر بند کر دیا۔ اسی ٹیلی ویژن کی سکرین پر ہی اس نے ڈاگر کے چار مسلح افراد کو دروازے کے باہر دیکھا تھا۔ اور پھر بیپر کی مدد سے الرٹ بٹن آن کرکے اس نے انہیں غیر مسلح کرا دیا تھا۔

ٹیلی ویژن آف کر کے وہ تیزی سے مڑا۔ اور اپنی پشت پر موجود الماری کے پٹ کھول کر اس نے اس کے اندر کونے میں لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی الماری کا درمیانی حصہ گھوم کر ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ اور اب وہاں الماری کی بجائے ایک دروازہ سا نمودار ہو گیا تھا جس سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ باس تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کے درمیان ایک میز پر بڑی سی مشین موجود تھی۔ جس پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس نے اس کا ایک بٹن دبایا تو پہلے جلنے والے بلب بجھ گئے اور ان کی جگہ کچھ اور بلب جلنے بجھنے لگے — پھر چند لمحوں بعد سیٹی کی تیز آواز مشین میں سے نکلی اور اس کے ساتھ ہی کونے میں موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک نوجوان عورت کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس — لورین اٹنڈنگ یو" — خوب صورت اور نوجوان عورت کے لب ہلے اور مشین سے اس کی میٹھی آواز نکلی۔

"لورین — پی۔ ایل تمہارے پاس پہنچ گیا ہے" — باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی پہنچا ہے" — لورین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم اسے کہو کہ وہ یہاں سے منصوبے کے مطابق نکلنے کی کرے کیونکہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس فوراً حرکت میں آ جائے گی — کرنل فریدی بھی پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ وہ لازماً یہاں علی عمران سے رابطہ کرے گا۔ میں نے کوشش تو کی ہے

کہ ان دونوں کو آپس میں لڑا دیا جائے تاکہ ہماری طرف ان کا خیال بھی نہ جائے لیکن دونوں ہی حد سے زیادہ ذہین ہیں۔ اس لئے یہ راز جلد ہی کھل جائے گا — اور اس کے بعد ہو سکتا ہے یہ دونوں مل کر پی۔ ایل کے پیچھے پڑ جائیں۔ اس لئے تم اسے یہاں سے نکلنے کی کرو" — باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی روانہ ہو جاتی ہوں" — لورین نے کہا۔ اور باس نے اوکے کہہ کر مختلف بٹن آف اور آن کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر چند لمحوں تک جھپاکے ہوتے رہے۔ پھر اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز دوبارہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک نوجوان کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس باس۔ ٹونی اٹنڈنگ یو" — نوجوان کے لب ہلے۔ اور مشین سے اس کی آواز برآمد ہوئی۔

"ٹونی — میں نے لورین کو روانگی کا حکم دے دیا ہے۔ تم نے اپنے پورے گروپ کے ساتھ اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے۔ جب تک پی۔ ایل پلاننگ کے تحت مضبوط ہاتھوں میں نہ پہنچ جائے تم نے انتہائی ہوشیار رہنا ہے — اور سنو۔ اس مشن کے دوران اگر ضرورت پڑ جائے تو لورین کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہرگز مت سوچنا کہ لورین میری دوست ہے۔ سمجھے" — باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں" — ٹونی نے جواب دیا۔ اور باس نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کئے اور دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اب ڈاکٹر

سے پی-ٹو والی سازش کی تفصیلات معلوم کر سکے۔ اُس کی بس احتیاط پسندی کام آگئی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی بھی خفیہ نگرانی کراتا تھا ——— اس طرح ڈاگر کی مشکوک حرکات سامنے آئیں تو اس نے پوما گروپ اس کے پیچھے لگا دیا اور پھر اسے ڈاگر کی ساری سازش کی تفصیلات کا علم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اپنی منصوبہ بندی میں تبدیلی کر لی ——— ڈاگر کو اس نے اس لئے پہلے نہ چھیڑا کہ اس طرح پی-ایل کا حصول بھی خطرے میں پڑ سکتا تھا۔ اب چونکہ پی-ایل لے کر اختتامی سفر پر روانہ ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ ڈاگر سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس نے کس کے اشارے پر غداری کی تھی ——— اور حقیقت میں اُسے ڈاگر سے زیادہ اس پارٹی سے دلچسپی تھی جس کی وجہ سے ڈاگر نے غداری کی تھی کیونکہ وہ اپنی حکومت کو اس پارٹی سے ہوشیار رہنے کے متعلق تفصیلی رپورٹ دینا چاہتا تھا ——— اس کا تعلق ناڈا کی حکومت سے تھا۔ وہ ناڈا کی سپیشل ایجنسی کا چیف تھا۔ پروفیسر آرڈن حکومت ناڈا کا ہی خفیہ ایجنٹ تھا۔ اور جب پروفیسر آرڈن نے انہیں پریشر لاک کی نیدرلینڈ کے پاس موجودگی کی رپورٹ دی تو حکومت ناڈا نے فوری [illegible] فیصلہ کر لیا ——— کیونکہ اس پریشر لاک کے حصول کے بعد وہ ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں تمام سے آگے بڑھ جاتے۔ اور نہ صرف تمام سے آگے بڑھ جاتے بلکہ وہ سپر پاورز کی صف میں بھی آ سکتے تھے ——— چنانچہ پریشر لاک کے حصول کا مشن سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل ہارووڈ کے ذمے لگایا گیا۔ کرنل ہارووڈ انتہائی ذہین اور ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے فوری طور پر ایسا پلان بنایا کہ نہ صرف پریشر لاک

وہ حاصل کرے بلکہ اُسے خفیہ رکھنے کی سہولت بھی ہو جائے۔ اس لئے اس نے براہِ راست نیدرلینڈ پر کام کرنے کی بجائے پاکیشیا میں بیٹھ کر سارا کام مکمل کیا ——— اور پریشر لاک کی چوری کا سارا الزام پاکیشیا پر ڈال دیا۔ اس طرح اُسے یقین تھا کہ نیدرلینڈ کا کرنل فریدی اور پاکیشیا کا علی عمران آپس میں ٹکرا کے رہ جائیں گے۔ اور انہیں اتنا وقت مل جائے گا کہ وہ پریشر لاک کی تکنیک سمجھ کر اس جیسے اور پریشر لاک تیار کر لیں گے ——— اس طرح دوسروں کو بھی ناڈا پر شک نہ ہو گا۔ وہ بھی پاکیشیا اور نیدرلینڈ کے پیچھے پڑا رہے گا۔ اور انکے ذہین ایجنٹ بھی لازماً اسی دائرے میں گھومتے رہیں گے۔ اور کسی کو بھی حکومت ناڈا پر ذرا برابر بھی شک نہ ہو گا ——— یہی وجہ تھی کہ اس نے یہاں آ کر ایک بالکل نئی تنظیم ریڈ سرکل بنائی تھی۔ جو مشن ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی۔ اس کی پوری منصوبہ بندی بالکل کامیاب رہی تھی۔ اور وہ پی-ایل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ——— لیکن ڈاگر کی اچانک غداری نے اُسے چونکا دیا تھا۔ ظاہر ہے ڈاگر نے ناڈا کے علاوہ کسی اور ملک کی شہ پر پی-ایل بالا ہی بالا حاصل کرنا چاہا تھا۔ اور اب وہ اس ملک کا نام معلوم کرنا چاہتا تھا ——— کیونکہ یہی بات اس کی ساری پلاننگ کے خلاف جاتی تھی آخر ایسا کون سا ملک ہو سکتا ہے جسے پی-ایل کا پتہ چل گیا تھا۔

یہی سوچتا ہوا وہ بلیک روم میں پہنچ گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک ستون کے ساتھ ڈاگر کو رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ باندھنے سے پہلے ڈاگر کے جسم سے لباس اتار لیا گیا تھا اب اس

کے جسم پر صرف ایک انڈر ویئر تھا۔ یہ کرنل ہارورڈ کا مخصوص انداز تھا۔ اور اور اس کے آدمی چونکہ اس کے انداز کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس لئے انہوں نے پہلے ہی ڈاگر کا لباس اتار دیا تھا۔

کمرے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ کرنل ہارورڈ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ڈاگر کی طرف بڑھتا گیا۔ ڈاگر ناٹا کی سپیشل ایجنسی کا خاص سینیئر ایجنٹ تھا۔۔۔ اور اس مشن میں وہ اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ بھی کرنل ہارورڈ کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ بری طرح اترا ہوا تھا۔ اور آنکھوں میں شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں تو مسٹر ڈاگر۔۔۔ تم سپیشل ایجنسی کے سینیئر ایجنٹ ہو۔ میں اب تمہیں سپیشل ایجنسی کا نمبر ٹو باس بنانے کا سوچ رہا تھا۔ لیکن تم نے غداری کر کے میری ساری سوچوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ بہرحال تمہاری سابقہ خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اب بھی میں تمہارے لئے کوئی گنجائش نکال سکتا ہوں اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے پی۔ ایل اڑانے کی سازش کس پارٹی کے کہنے پر کی ہے۔۔۔ اور اس پارٹی نے تم سے کب اور کہاں رابطہ کیا ہے"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے ڈاگر کے سامنے رکتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو جس طرح میری سازش کا علم ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں نے یہ کام کس بنا پر کیا ہے"۔۔۔ ڈاگر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"معلوم تو ہو گیا ہے۔ مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ لیکن میں

تمہارے منہ سے سب کچھ سننا چاہتا ہوں"۔۔۔ کرنل نے منہ بناتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ میں آپ کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ کو اگر معلوم ہو جاتا تو آپ ہرگز ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر مجھے گولیوں سے اڑا دیتے۔۔۔ آپ کسی حالت میں بھی وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہیں"۔۔۔ ڈاگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو مان لیا کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ تب"۔۔۔ کرنل نے پہلے سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"تو باس۔ پھر مجھ پر یقین کر لیجئے۔ کہ یہ سب کچھ میں نے اپنی خواہش پر کیا ہے۔ میرے دل میں لالچ اتر آیا تھا۔ مجھے اس کی اہمیت کا احساس تھا۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اسے بالا ہی بالا اڑا لیا جائے تو کسی بھی سپر پاور سے انتہائی بھاری قیمت پر اس کا سودا کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ ڈاگر نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ہوں۔۔۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ اور میری پلاننگ بتاتی ہے کہ اس میں کوئی تیسری پارٹی کسی بھی صورت داخل نہیں ہو سکتی۔ اس بات پر میں پریشان تھا۔۔۔ بہرحال اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ پی۔ ایل کسی اور ملک کے ذہن سے محفوظ ہے۔ تھینک یو ڈاگر"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک لخت جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ڈاگر کی چیخوں اور گولیوں کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔

"غدار کی یہی کم سے کم سزا ہو سکتی ہے ڈاگرہ ——— کرنل نے ریوالور کے چیمبر میں موجود آخری گولی بھی ڈاگرہ کے سینے میں اتارتے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر ریوالور پھینک کر وہ واپس مڑ گیا۔

عمران نے کار فلیٹ کے نیچے گیراج میں روکی اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس لئے عمران نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھی ——— اور اس وقت تک انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ دروازہ ایک دھماکے سے نہ کھلا۔ سامنے سلیمان کی غصے سے بھڑکتی ہوئی شکل موجود تھی۔

"اب آپ کو گھنٹی بجانے کے آداب بھی سکھانے پڑیں گے۔" سلیمان نے عمران کو دیکھتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیوں مرچیں چبا رہے ہو۔ میں بھی کہوں یہ مرچوں کا خرچہ یک لخت کیوں بڑھ گیا ہے۔ یہ بٹن ہوتا ہی پریس کرنے کے لئے ہے۔ اور تم جانتے ہو آج کل صرف یہی بٹن رہ گیا ہے پریس کرنے کے لئے اور کسی کو پریس کرو تو وہ اتنا اونچا اچھلتا ہے" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"ایک بات سن لیجیے آئندہ ایسے گھنٹی بجائی تو پھر میں گھنٹی باہر لگوا دوں گا اور ڈیٹن اند۔" ——— سلیمان نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پیر پٹختا ہوا باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران مسکراتا ہوا ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھا۔

ڈرائنگ روم میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں موجود تھے۔

"ارے سلیمان ——— کیا یہ ملک ہی بدل گیا ہے۔ ارے جب میں دروازے میں داخل ہوا تھا تو پاکیشیا میں تھا۔ اب نیدرلینڈ کیسے پہنچ گیا" ——— عمران نے دروازے میں رک کر بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آہستہ بولو۔ یہ تھیٹریکل انداز تمہیں زیب نہیں دیتا" کرنل فریدی کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"سن لیا کپتان صاحب ——— اسی لئے میں کہتا تھا کہ آپ تھیٹر کے سامنے تختے پر ناچنے کا دھندہ نہ کریں۔ بڑے صاحب ناراض ہو جائیں گے" ——— عمران فوراً ہی کیپٹن حمید کی طرف مڑ گیا۔ جو رسالہ اٹھائے اس پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

"دیکھو۔ میرے منہ مت لگو۔ میں کرنل صاحب کی وجہ سے تمہیں برداشت کر جاتا ہوں ورنہ ......" ——— کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ یہ آج سارے ہی مرچیں چبائے بیٹھے ہیں۔ بھئی اس ملک میں تو مرچیں بہت مہنگی ہیں۔ ارے ہاں۔ کہیں آپ نے مرچوں کی آڑھت تو شروع نہیں کر دی ——— ایک آدھ بوری ہو تو نئے کے

تو یہاں ڈال دی ہو۔ ویسے کرنل دھندہ شاندار ہے۔ جس نے مناسب قیمت نہ دی ایک مٹھی اس کی آنکھوں میں جھونک دی۔ اور جیب خالی۔ واہ" عمران کی زبان حسب عادت چل پڑی۔

"سنو عمران۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے" کرنل فریدی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھ سے ادھار لے لیجئے جب اللہ فراغت دے تو واپس کر دیجئے گا۔ میرے پاس بڑا اسٹاک ہے وقت کا۔ خواہ مخواہ پڑا سڑ رہا ہے۔ اگر آپ جیسے دوستوں کے کام آ جائے تو کیا برا ہے۔ بولئے کتنا چاہیئے" عمران نے جواب دیا۔

"میری بات سنو۔ تمہارے ملک کے سفارت کار اکرم پاشا ہمارے ملک کی اہم ایجاد ناجائز طور پر لے اڑا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ آج صبح یہاں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ——— جس میں وہ اور اس کا ایک ساتھی ڈاکٹر ارشد جو کہ ایٹمی سائنسدان تھا ہلاک ہو گیا ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ ایجاد اس سے برآمد نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس سے پہلے ہی اسے کسی کے حوالے کر چکا تھا۔ میں وہ ایجاد واپس لینے کے لئے آیا ہوں" ——— کرنل فریدی کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"چھوڑیں کرنل صاحب۔ اس ایجاد کو کیا واپس لینا۔ جو اس طرف بھاگ جائے۔ میں آپ کو ایسی ایجاد کر کے دے دیتا ہوں جو بھاگ ہی نہ سکے۔ مثال کے طور پر کیپٹن حمید" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں۔ اور یہ بھی سن لو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم بھی ایکسیڈنٹ پر پہنچے تھے۔ اور اس کے بعد تم نیچے پہاڑی کا

پکنک منانے چلے گئے تھے ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"مم ـــ میں ـــ آپ بے شک میری تلاشی لے لیں۔ ایمان سے۔ میں نے اسے نہیں چرایا۔ یہ دیکھئے۔ بے شک دیکھ لیجئے" ـــــ عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیبوں کا سامان نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا مقصد صرف تمہیں آگاہ کرنا تھا۔ وہ ایجاد تو بہرحال میں واپس لے کر ہی جاؤں گا۔ لیکن اس وقت کے بعد اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم اس میں ملوث ہو تو پھر میری طرف سے کسی گنجائش کی امید نہ رکھنا"

کرنل فریدی نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا
کیپٹن حمید بھی منہ بناتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیئے کرنل صاحب۔ آپ یہ بھی کیپٹن کا اثر ہونے لگ گیا ہے۔ محاورہ تو خربوزے والا ہے۔ لیکن اب شاید یہ محاورہ بدل گیا ہے ـــــ اب گکڑی اور خوبانی والا محاورہ بنانا پڑے گا"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو" ـــــ کیپٹن حمید نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید کرنل فریدی نے پہلے ہی سختی سے نہ بولنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ تر خاموش ہی رہا تھا۔

"میرا مقصد......." ـــــ کرنل فریدی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میں آپ کا مقصد اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیئے"

عمران نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"ہم چائے پی چکے ہیں" ـــــ کرنل فریدی نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ تو پی چکے ہیں۔ لیکن میں نے کیا گناہ کیا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے سلیمان کو دوبارہ آواز دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ سلیمان ٹرالی دھکیلتا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر تینوں کے لئے چائے اور ساتھ کھانے پینے کا بھی اچھا خاصا سامان تھا۔

"اب میں آپ کی طرح بد اخلاق نہیں ہوں کہ کرنل صاحب کو ایک بار چائے پوچھ کر پھر بھول جاتا" ـــــ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے تو ایک بار بھی نہیں پوچھا" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اپنے آپ پر کنٹرول کر چکا تھا۔

"بغیر پوچھے آپ کو دوبارہ مل رہا ہے۔ اگر پوچھ لیتا تو یہ میرے پورے ہفتے کا خرچہ آپ کو اب تک کھلا چکا ہوتا۔ اس کا باورچی خانہ سب کے لئے وسیع ہے۔ سوائے میرے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی مسکرا دیا

"اب بھی دو ہی پیالیاں لے آیا ہوں" ـــــ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"چلو اپنے کپتان صاحب تو چائے پیتے ہی نہیں۔ انہیں تو شربت پینے۔ لیکن وہاں تو سکرین والا شربت ہی مل سکتا ہے۔ جس کے لئے تو آٹھ گھنٹے قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے" ـــــ عمران نے مسکرا کر جلتے

"پاکیشیا پہنچ چکا ہے ـــ وہ کیسے اوور" ـــ کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ـــ پروفیسر آرڈن نے بتایا ہے کہ اس نے خفیہ طور پر پی۔ایل کا سودا پاکیشیا سے کر لیا تھا۔ لیکن اس نے یہاں اس سودے کی کسی کو ہوا بھی نہیں لگنے دی ـــ پروفیسر آرڈن نے اپنی لڑکی کے ذریعے پی۔ایل پاکیشیا پہنچا دیا۔ اور وہاں سے رقم وصول کر کے سوئزرلینڈ کے بنک میں جمع کرا دی۔ پروفیسر آرڈن اپنی لڑکی سمیت یہاں سے فرار ہونے لگا ہی تھا کہ مخبری ہو گئی۔ اور اسے پکڑ لیا گیا اوور" ـــ ایلون زیرو نے جواب دیا۔

"ہونہہ ـــ اس کا مطلب ہے سازش کافی عرصے سے چل رہی تھی۔ اس کی لڑکی کہاں ہے اوور" ـــ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ـــ اس نے حراست سے فرار ہونے کی کوشش کی تو سیکورٹی والوں کی گولی کا نشانہ بن گئی۔ پروفیسر آرڈن بھی اس فرار میں شامل تھا۔ لیکن وہ صرف زخمی ہوا ـــ اور جب اسے علاج کے لئے ہسپتال لایا گیا تو بات کھل گئی اور کیس ملٹری انٹیلی جنس سے ہمارے محکمے کو ٹرانسفر کر دیا گیا اوور" ایلون زیرو نے کہا۔

"پروفیسر نے یہ بتایا ہے کہ اس نے سودا کس کے ذریعے اور کس سے کیا ہے اوور" ـــ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یس سر ـــ ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ سودا یہاں پاکیشیائی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی معرفت ہوا ہے۔ اکرم پاشا ان کا نام ہے۔ سودا مکمل ہوتے ہی اکرم پاشا کو تبدیل کر کے واپس پاکیشیا بلا لیا گیا تھا ـــ ویسے پروفیسر کا کہنا ہے کہ وہاں پاکیشیا

میں بھی اکرم پاشا نے ہی اس کی لڑکی سے پی۔ایل وصول کیا اور سوئزرلینڈ میں اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا کر رسید اس کے حوالے کر دی اوور" ایلون زیرو نے جواب دیا۔

"پھر تم نے اس اکرم پاشا کے متعلق تفصیلات معلوم کیں اوور" کرنل فریدی کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"یس سر ـــ میں نے فوراً ہی خاص شعبے کو کال کیا۔ وہاں سے ابھی ابھی تفصیلات ملی ہیں کہ اکرم پاشا آج صبح ہی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے اوور" ـــ ایلون زیرو نے کہا۔

"اوہ ـــ اس کا مطلب ہے خاص پلاننگ سے کام لیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال میں دیکھ لوں گا اوور اینڈ آل" ـــ کرنل فریدی نے کہا اور ٹیلیشن بورڈ کا بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا کوئی نیا چکر شروع ہو گیا ہے" ـــ کیپٹن حمید نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں خاصا اہم مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعظم صاحب نے خصوصی طور پر مجھے بلایا ہے اور میں وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ اور ایلون زیرو اسی سلسلے میں رپورٹ دے رہا تھا" ـــ کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسئلہ کیا ہے یہ تو آپ نے بتایا نہیں" ـــ کیپٹن حمید نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ کیا ہونا ہے فرزند۔ وہی جو ہمیشہ ہماری زندگی میں چلتا رہتا ہے۔ پی۔ایل لازماً کوئی دفاعی فارمولا ہو گا۔ لیکن لالچ نے کام دکھایا ہے۔ پروفیسر آرڈن

بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے کرنل صاحب نے منع نہ کر دیا ہوتا تو میں دیکھتا تمہاری زبان کس طرح خاموش نہیں رہتی"۔۔۔ کیپٹن حمید نے واقعی مرچیں چباتے ہوئے کہا۔

"واہ کرنل صاحب۔ اب یہ گر بھی آپ کو آگیا ہے۔ میں نے تو سنا ہے کہ پہلے تھے لیے منہ نہیں بند کرا سکے۔ اب ہنٹر ڈالنے تک ہی رہ جاتے ہیں" عمران نے کہا اور کیپٹن حمید یک لخت تخت سے بھڑکتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں جا رہا ہوں۔ ورنہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا"۔۔۔ کیپٹن حمید نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ میز پر پٹختے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"حمید خاموشی سے بیٹھ جاؤ"۔۔۔ کرنل فریدی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ۔۔۔ آپ اسے منع نہیں کر سکتے"۔۔۔ کیپٹن حمید نے بچوں کی طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تم سے زیادہ اونچی نسل کا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس کپتان صاحب۔ سن لیا۔ اب آپ کے ساتھی ہی آپ کو نسل نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

اور کرنل فریدی ہنس پڑا۔ کیپٹن حمید نے کوئی جواب دینے کی بجائے سختی سے ہونٹ بھینچے اور رسالہ دوبارہ اٹھا لیا۔

"کرنل صاحب۔ آپ تو گھوڑے پر سوار ہو کر آتے اور مجھے چابک دے کر جاتے کہ لو یہ چابک راستے میں پڑا ملا ہے۔ اب اس کی مدد سے اس گھوڑے کو تلاش کرو جو فرار ہو گیا ہے"۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہو کر کہا۔

"دیکھو مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اکرم پاشا اپنی ذاتی حیثیت سے اتنا بڑا کام نہیں کر سکتا۔ لامحالہ اس میں تمہاری حکومت ملوث ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اس سارے کھیل کا علم لازماً ہوگا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"مجھے تو سپرنٹنڈنٹ فیاض ہی موقعہ واردات پر کھڑا نہیں ہونے دیتا۔ آپ حکومت کی بات کر رہے ہیں۔ بہرحال پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ ایسا کیا کھیل ہے۔۔۔ اس کی کیا ماہیت ہے۔ تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ یہ سارا چکر کس نے کس طرح کھیلا ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ واقعی بے حد سنجیدہ تھا۔

"ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ جس کا کوڈ نام پی۔ ایل ہے۔ اسے اکرم پاشا نے یہاں سمگل کیا ہے۔ میں اسے واپس حاصل کرنے آیا ہوں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔ وہ اصل بات نہ بتانا چاہتا تھا اس لئے اس نے گول مول سا جواب دیا تھا۔

"چھوٹا سا پرندہ۔ پی۔ ایل۔ اوہ اوہ کرنل صاحب۔ یہ تو پھر چوہے دل کے مدد پڑنے والی بات ہو گئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرنل فریدی اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے

کہا۔

"لیکن ایک بات بتائیے کرنل صاحب۔ آپ چوروں کے ساتھی کب سے بن گئے ہیں۔ کیپٹن حمید کے پاس خرچہ کم پڑ گیا تھا تو آپ کا خالہ زاد قاسم کہیں مر گیا تھا" ——— عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کر کہو" ——— کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران کی بات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا ہے۔

"جب آپ ہی کھل کر بات نہیں کر رہے تو میرے کون سے بٹن ٹوٹ گئے ہیں کہ میں گریبان کھول دوں۔ بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ روسیاہ والے اب بھی پاگلوں کی طرح پی۔ ایل کی تلاش میں مصروف ہیں" عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔ واقعی میری حماقت تھی کہ میں یہ سمجھا کہ تم اصل بات نہ جانتے ہو گے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔ اور کیپٹن حمید چونک کر کرنل فریدی کو دیکھنے لگا۔ کیونکہ اسے کرنل فریدی کا اپنے متعلق احمق ہونے کا اعلان واقعی انتہائی عجیب سا لگ رہا تھا۔

"یعنی پھر وہ کپتان صاحب والا اثر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی ہنس پڑا۔

"اسے مت چھیڑو۔ یہ واقعی بھرا جینئس ہے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔

"کس نے بھرا ہے اسے۔ آج تک تو بیچارہ خالی سر کا ذہن اٹھائے پھر رہا تھا" ——— عمران نے کہا۔ اور اس بار کیپٹن حمید بغیر کچھ کہے

ایک جھٹکے سے اٹھا اور انتہائی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ کرنل فریدی اسے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ دوسرے لمحے بیرونی دروازہ ایک زوردار دھماکے سے بند ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ہاں ——— اب کھل کر بتلائیے کہ چکر کیا ہے۔ یقین کیجئے مجھے قطعاً اس کا علم نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہوں ——— تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو" کرنل فریدی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو پولیس میں ہونا چاہئے۔ بے شمار بے چارے الٹا لٹکنے سے بچ جاتے۔ ورنہ یہاں تو الٹا لٹکا کر اور بغیر گنتی کے جوتے مارنے کے بعد بھی کسی کو سچ پر یقین نہیں آتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو ——— یہ ٹھیک ہے کہ پی۔ ایل ہمارے آدمیوں نے روسیاہ سے چرایا ہے۔ لیکن اب وہ ہماری ملکیت ہے۔ اور میں نے اسے ہر صورت میں واپس لے جانا ہے" ——— کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو میں نے کب منع کیا ہے۔ بے شک لے جائیں۔ ویسے اگر آپ کو شک ہو کہ وہ میرے پاس ہے تو پھر اپنی بلیک فورس کی کسی خوبصورت سی لیڈی انسپکٹرس کو بلوائیے اور میری تلاشی لے لیجئے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہارے پاس بطور ایکسٹو نہیں پہنچا جب کہ مجھے معلوم ہے

کہ انتہائی اہم چیزیں آج کل ایکسٹو کی حفاظت میں دے دی جاتی ہیں" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھہریئے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ الفرڈ ٹریڈنگ کارپوریشن" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"الفرڈ سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے مرغی انڈے کا کاروبار کرنا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس ـــــ ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے کرنل فریدی کو آنکھ مار دی۔ کرنل فریدی مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

"ہاں عمران بیٹے۔ کیا بات ہے۔ میں داؤد بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے سر داؤد کی آواز سنائی دی۔

"داؤد۔ لیکن انگریزی میں تو داؤد کو ڈیوڈ کہتے ہیں۔ لیکن میں نے تو الفرڈ سے بات کرنی تھی۔ زیادہ سے زیادہ الفرڈ کا اردو ترجمہ فرحت افزا شربت ہو سکتا ہے ـــــ مشہور شربت کی نقل ویسے یہ تو بتلایئے کہ روح کی افزائش اگر کسی شربت سے ہو سکتی ہے تو پھر یہ خدمت خلق۔ سخاوت۔ ایثار و قربانی۔ ان سب کا کیا مصرف ہو سکتا ہے۔ بس ایک بوتل شربت لیا اور جنت مل گئی" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

"بکواس مت کرو۔ میں بے حد مصروف ہوں" ـــــ سر داؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ بکواس کرنا کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ زبان تھک جاتی ہے۔ جبڑے درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ دماغ سائیں سائیں کرنا شروع کر دیتا ہے ـــــ اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔ بھوک زیادہ لگنے لگ جاتی ہے۔ اور نتیجے میں آغا سلیمان پاشا کی چھتر کیلاں۔ کیا یہ کم مصروفیت ہے" ـــــ عمران بھلا کہاں باز رہنے والا تھا۔

"میں فون بند کر رہا ہوں" ـــــ سر داؤد نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ ایسا نہ کیجئے۔ فون کی بجائے آپ بے شک آنکھیں بند کر لیجئے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور سر داؤد بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا بھئی۔ اب بتاؤ بھی سہی کیوں فون کیا تھا" ـــــ سر داؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ کی عینک کا نمبر کیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیوں تمہیں میری عینک کے نمبر سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے" سر داؤد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ اب اس عینک میں آنکھیں کھولنے کے باوجود آپ کی آنکھیں بند ہی رہتی ہیں تب ہی ڈاکٹر ارشد جیسا سائنسدان سمگلنگ کے چکر میں مارا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ عمران کی بات اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"ڈاکٹر ارشد اور سمگلنگ ـــــ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو اپنے

ایک رشتہ دار کے ساتھ کار میں جا رہا تھا کہ اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔

"مجھے تو یہی رپورٹ ملی ہے" ۔۔۔۔ سر داؤد کا لہجہ یکلخت بے پناہ سنجیدہ ہو گیا۔

"تو آپ کے پاس ابھی تک سمگلنگ کا مال نہیں پہنچا۔ کب تک پہنچ جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دیکھو عمران۔ کھل کر بات کرو۔ یہ تم نے بہت بڑا الزام لگایا ہے ڈاکٹر ارشد پر۔ اور میں جانتا ہوں کہ بغیر کسی مقصد کے تم ایسی بات منہ سے نہیں نکال سکتے۔" ۔۔۔۔ سر داؤد کا لہجہ واقعی سنجیدگی کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔

"آپ کو یقیناً علم ہوگا کہ روسیاہ کی اٹیمک لیبارٹری سے ایک پرزہ چوری ہوا ہے جسے پی۔ ایل کہتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے علم ہے۔ اب مجھے یاد ہے کہ گذشتہ ملاقات میں خود میں نے ہی اس کا تذکرہ تم سے کیا تھا۔ ہماری لیبارٹری کا ایک سائنس دان ڈیپوٹیشن پر وہاں کام کر رہا ہے ۔۔۔۔ روسیاہ والوں کو اس پر شک تھا کہ اس نے اسے چرا کر ہمارے حوالے کیا ہے۔ ہم نے بڑی مشکل سے ان کی تسلی کرائی تھی" ۔۔۔۔ سر داؤد نے کہا۔

"وہ پی۔ ایل اب واقعی پاکیشیا پہنچ چکا ہے۔ اسے نیدر لینڈ والے لے اڑے تھے۔ لیکن وہاں سے ہمارے ایک سفارت کار اکرم پاشا کے ذریعے وہ پاکیشیا پہنچ گیا ۔۔۔۔ اور یہ وہی سفارت کار ہے جو ڈاکٹر ارشد کے ساتھ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے۔ یہ نیدر لینڈ کے مرشد کرنل فریدی اپنا مال لینے آئے بیٹھے ہیں۔ میں

نے کہا کہ میں گروہ سے بات کرتا ہوں۔ اگر ان تک مال پہنچ گیا ہوگا تو مل جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ یہ تم عجیب بات کر رہے ہو۔ ڈاکٹر ارشد کا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اس کی تو لائن ہی اور ہے۔ اور پھر اگر ڈاکٹر ارشد اس میں ملوث ہوتا تو یقیناً مجھے اطلاع مل جاتی۔ اور سنو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ ہمارے لئے یہ بیکار ہے" ۔۔۔۔ سر داؤد نے کہا۔

"کیوں بیکار ہے۔ اگر نیدر لینڈ اس کے پیچھے بھاگ سکتا ہے۔ تو ہمارے پیروں میں مہندی تو نہیں لگی ہوئی" ۔۔۔۔ عمران نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"بھاگے وہ جس کے پاس نہ ہو۔ ہم تو اس سے بھی کہیں آگے جا چکے ہیں۔ یوں سمجھو کہ جب ہمارے پاس ہوائی جہاز موجود ہو تو ہمیں سائیکل کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔۔ سر داؤد نے مبہم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ لیکن سر داؤد۔ سائیکل کے پیچھے بھاگنا تو آسان ہے۔ ہوائی جہاز کے پیچھے دوڑنا تو بڑا مشکل ہے اور پھر ہوائی جہاز اڑ گیا تو تم کب تک دوڑتے رہیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بس ہم میں اور نیدر لینڈ میں یہی فرق ہے کہ ہم مشکل سے نہیں گھبراتے جبکہ وہ آسانیاں ڈھونڈتے ہیں۔ بہرحال کرنل فریدی کو میری طرف سے کہہ دو کہ ہمیں اس پی۔ ایل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس میں ملوث ہیں ۔۔۔۔ باقی رہی ڈاکٹر ارشد والی بات

تو اول تو میں اسے بہت قریب سے جانتا ہوں۔ وہ اس ٹائپ کا آدمی ہی نہ تھا۔ اور اگر وہ ملوث ہوگا تو ذاتی طور پر ہوگا"۔۔۔۔ سر داؤد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے۔ میں سر داؤد کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ غلط بیانی نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے اس طرح اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے اس کے سر سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"چلو شکر ہے۔ آپ کا غصہ تو ٹھنڈا ہوا۔ اب آپ کیپٹن صاحب کو بلوا لیجیے۔ بیچارے کی باہر سڑک پر کھڑے کھڑے ٹانگیں سوکھ گئی ہوں گی۔۔۔ اور ٹانگیں سوکھ جائیں تو پھر کوئی لڑکی عشق تو کجا دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ وہ ہوٹل چلا گیا ہوگا۔ وہ تمہاری طرح بے صبرا نہیں ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الحمدللہ۔۔۔ اسے یاد رہے۔ اچھا ہوا آپ نے بتا دیا یہ تو بڑا موذی مرض متعدی مرض ہے۔ اب مجھے تو سارے فلیٹ میں فینائل چھڑکوانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سنو عمران۔ اب یہ بات تو طے ہوگئی کہ پاکیشیا اس چکر میں ملوث نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اکرم پاشا کسی اور ملک کا نمائندہ تھا۔۔۔ لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ وہ کس کا نمائندہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ ریڈ سرکل کو جانتے ہیں"۔۔۔۔ اچانک عمران نے کہا۔

"ریڈ سرکل۔۔۔ کیا ریڈ سرکل"۔۔۔۔ کرنل فریدی بری طرح چونک پڑا۔

"تو آپ کو بالکل ہی انگریزی بھول گئی ہے۔ ریڈ سرکل کا معنی سرخ دائرہ۔ اور جب سرخ دائرے کے اندر کوبرا سانپ پھن اٹھائے موجود ہو تو یہ سرخ دائرہ زہر ملا بھی ساتھ ہی ہو جاتا ہے گا اور زہر کا تریاق تو عراق سے آتا ہے"۔۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔ اور ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ کارڈ نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا جو اسے کیبن کے باہر گھاس پر پڑا ہوا ملا تھا۔

"ریڈ سرکل۔۔۔ کوبرا سانپ"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے غور سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نشان میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ لیکن ٹھہرو۔ میرا خیال ہے اس کارڈ سے ملک پہچانا جا سکتا ہے۔ اوہ۔ یہ کارڈ ناڈا میں چھاپا گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔ اور اس بار واقعی عمران بھی چونک پڑا۔

"کیسے۔۔۔ ناڈا کیسے"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"تم نے غور نہیں کیا۔ یہ دیکھو۔ ناڈا زبان میں ہی چھ کے ہندسے کو اس طرح مخصوص انداز میں لکھا جاتا ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کارڈ واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کرنل صاحب واقعی میری کھوپڑی کے نٹ شاید اب خاصے کمزور ہو گئے ہیں۔ واقعی یہ کارڈ ناڈا میں ہی چھاپا گیا ہے۔ اور

کرنل صاحب۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ یہ نشان کرنل باروڈ سے ہی مخصوص ہے اور کرنل باروڈ ہی آج کل ناڈا کی سپیشل ایجنسی کا چیف ہے۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کرنل باروڈ ۔۔۔ اوہ کیسے۔ اس سے کیسے مخصوص ہے یہ نشان۔" اس بار حیران ہونے کی باری کرنل فریدی کی تھی۔

"آپ کو یاد ہوگا کرنل باروڈ پہلے ایکریمیا کی زیرو ایجنسی کا چیف تھا۔ یہ نشان اس زیرو ایجنسی کا مخصوص تھا۔ جب زیرو ایجنسی توڑ دی گئی تو کرنل باروڈ ناڈا چلا گیا ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ نشان بھی ختم ہو گیا۔ البتہ اس کا رنگ سرخ نہ تھا۔ نیلا تھا۔" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ بالکل بالکل۔ اب مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ ویری گڈ عمران ویری گڈ۔ لیکن یہ کارڈ تمہیں کہاں سے ملا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور جواب میں عمران نے مختصر طور پر جولیا کے کیبن تک جانے اور ٹرنچ فائر وغیرہ کا علم ہونے تک ساری تفصیل بتا دی۔

"ہوں ۔۔۔ اب میں سمجھ گیا۔ یہ واقعی کرنل باروڈ کا کھیل ہے۔ اس کی فطرت ایسی ہی ہے وہ انتہائی منصوبہ بندی سے کام کرتا ہے۔ اس نے یہاں بھی اس طرح ذہانت سے منصوبہ بندی کی ہے۔ اس نے براہ راست ہم سے ٹکرانے کی بجائے تمہارے سفارت کار کے ذریعے یہ کھیل کھیلا ہے تاکہ ہم دونوں آپس میں الجھتے رہ جائیں۔" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ واقعہ چونکہ آج کا ہی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے

آپ کا پی۔ ایل ابھی یہیں موجود ہوگا۔ لیکن اس غیر ملکی کی اس کیبن میں موجودگی۔ پھر باہر بیٹھ کر آسمان کو تکنا۔ ٹرنچ فائر۔ یہ سب کچھ۔" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے میں کچھ کچھ سمجھ گیا ہوں۔ جہاں تک میں نے آتے ہی اس ایکسیڈنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ٹرک ڈرائیور فرار ہو گیا ہے ۔۔۔ اور تم نے بتایا ہے کہ ٹرک ڈرائیور کی عریاں لاش اس کے کمرے میں پڑی تھی۔ تو یہ منصوبہ بندی اس طرح کی گئی ہے کہ اکرم پاشا کو مجبور کیا ہوگا کہ وہ اپنے رشتہ دار ڈاکٹر ارشد کو ساتھ لے کر نیلگا پہاڑی کی طرف جائے ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد کو تمہارے تک پہنچنے کنفرم کرنے کے لئے ساتھ رکھا گیا ہوگا۔ اس کے بعد ایکسیڈنٹ کیا گیا۔ ڈرائیور وہ پی۔ ایل لے کر نکل گیا۔ اور اس نے ٹرنچ فائر سے کامیابی کی اطلاع دی تو اس غیر ملکی نے ٹرانسمیٹر کے ذریعے یہ اطلاع کرنل باروڈ تک پہنچا دی ہوگی ۔۔۔ اس کے بعد یقیناً اس ڈرائیور سے راستے میں ہی پی۔ ایل تبدیل کر لیا گیا ہوگا۔" کرنل فریدی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم دونوں اسی طرح شرلاک ہومز بنے بیٹھے رہے تو یقیناً پی۔ ایل چھت سے نیچے آ گرے گا۔" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی بھی ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ کافی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب میں کرنل باروڈ کو قبر تک نہ چھوڑوں گا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"قبر کے بعد اگر ضرورت پڑے تو مجھے فون کر دیجئے گا۔ عالم

ارواح میں اپنے یار فیاض کی کافی سہم دعا ہے" ـــــ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران ـــــ تمہارے یار فیاض کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑے گی" ـــــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جب عمران کو کرنل فریدی کے باہر جانے کا یقین ہو گیا تو وہ اٹھ کر اپنے مخصوص کمرے میں آیا اور اس نے دانش منزل کے نمبر گھمانے۔

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"یار بلیک زیرو۔ تم یہاں بیٹھے بس رعب جھاڑ رہے ہو۔ جب کہ ملک میں دو کرنلوں کے درمیان کشتی شروع ہونے والی ہے۔ کم از کم اس کشتی کو ٹیلی ویژن پر دکھانے کا تو بندوبست کر دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔ اور عمران نے اسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"اوہ ـــــ تو یہ چکر ہے۔ لیکن جب سر داؤد نے کہہ دیا ہے کہ ہمیں بی۔ ایل کی ضرورت نہیں تو پھر ہمیں اس جھگڑے میں ملوث ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ کرنل فریدی خود ہی ٹکریں مارتا رہے گا" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اب تمہیں تمہاری جگہ سر داؤد کو بٹھانا پڑے گا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تم ان کی جگہ نہیں لے سکتے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب میں نے کرنل فریدی کی موجودگی کا حوالہ دیا تب ہی سر داؤد نے

یہ یقین دہانی کرائی۔ اور پھر ہوائی جہاز والی مثال کے باوجود تم یہ نہیں سمجھ سکے کہ ہمیں اس کی نیند لینے سے زیادہ ضرورت ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"بلکہ ـــــ گانسے ـــــ کیا مطلب۔ میں تو واقعی نہیں سمجھ سکا" بلیک زیرو کی حیرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو۔ بی۔ ایل انتہائی جدید ترین ایجاد ہے۔ ایسی ایسی ایجاد ہے جس سے ابھی تک ایکریمیا بھی واقف نہیں ہے۔ روسیاہ اس کی چوری کے باوجود اس کے متعلق کھل کر کچھ نہیں کر رہا ـــــ اگر ہمارے سائنسدان پر ان کو شک نہ ہوتا تو یہ بات ہم تک بھی کسی صورت نہ پہنچتی۔ ایسی جدید ترین ایجاد کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کیا ہمارے ملک کے سائنسدان روسیاہ اور ایکریمیا سے بھی آگے ہیں۔ یہ بات نہیں۔ سر داؤد میرے حوالہ دینے سے ہی سمجھ گئے تھے کہ میں کرنل فریدی کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں ـــــ اس لئے انہوں نے ایسی بات کہہ دی۔ لیکن ساتھ ہی ہوائی جہاز کا حوالہ دے کر انہوں نے مجھے بھی بتا دیا کہ ہمارے لئے وہ نیند لینے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کرنل فریدی کو مطمئن کرنا ضروری تھا تاکہ وہ ہماری طرف سے بے فکر ہو جائے ـــــ مگر تم نے اسے حاصل بھی کرنا ہے۔ لیکن اس طرح کہ کرنل فریدی کو شک نہ پڑ سکے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ کرنل ہارڈ والی چال اب کرنل فریدی پر الٹ دینا چاہتے ہیں کہ وہ دونوں آپس میں لڑتے رہیں اور تم اصل چیز اڑا لیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"چونکہ سرد ہے۔ تمہاری کھوپڑی بھی اتنی گفتگو کے بعد گرم تو ہوئی۔ ویسے تم ایسا کرو صبح اٹھ کر آتش دان میں ایک گھنٹہ اپنی کھوپڑی سینک لیا کرو"۔ عمران نے کہا۔ اور جواب میں بلیک زیرو کی شرمندہ سی ہنسی سنائی دی۔

"آپ کی اتنی پیچیدہ سی باتیں واقعی میری سمجھ میں نہیں آتیں"۔ بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہی تو غنیمت ہے۔ ورنہ عربی کے اونٹ کی طرح تم دانش منزل سے ہمیشہ کے لئے باہر ہو جاؤ گے۔ تم ایسا کرو۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کو کہہ دو کہ وہ کرنل فریدی کا تعاقب کریں ـــــ کرنل فریدی لازماً کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہو گا۔ اور کرنل فریدی کے ٹھہرنے کے لائق ہمارے دو تین ہوٹل ہی ہوں گے وہ آسانی سے انہیں ڈھونڈ لیں گے۔ انہیں انتہائی محتاط رہنے کے لئے کہہ دینا ـــــ ورنہ فریدی کو اگر ذرا بھی شک پڑ گیا تو ہماری ٹیم ایک لمحے میں چوپٹ ہو کر رہ جائے گی" ـــــ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"بس تم اتنا ہی کر دو تو مہربانی ہو گی۔ باقی جولیا کو میں خود کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس غیر ملکی کو تلاش کرے جسے اس نے کیبن سے باہر دیکھا تھا اگر وہ مل جائے تو کرنل یا ہڈ کا سراغ مل سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ نے کیا کہنا ہے۔ میں کہہ دوں گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ یہ لوگ تم سے زیادہ ذہین ہیں انہیں فوراً تمہارے ایکسٹو ہونے کا شک پڑ جائے گا۔ کیونکہ باتیں تو

وہیں ہوں گے صرف میں ہی غائب ہوں۔ اور یہ بات میرے ہی سامنے ہوئی تھی۔ اس لئے مجھے جولیا سے بات کرتے وقت سب کچھ گھما پھرا کر بتانا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ ایک اور کام بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا سے اس غیر ملکی کا حلیہ پوچھ لیا جائے تو باقی ممبرز بھی اسے تلاش کر سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں البتہ یہ بات درست ہے۔ اس غیر ملکی کو چونکہ جولیا پر کسی قسم کا شک نہ گزرا ہو گا۔ اس لئے اس نے یقیناً میک اپ نہ کیا ہو گا۔ ٹھیک ہے میں جولیا کو کہہ دوں گا کہ وہ باقی ساتھیوں کو حلیہ بتا کر انہیں بھی اس غیر ملکی کی تلاش کے لئے کہہ دے ـــــ وہ ابھی تک وہیں پکنک پر ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ آپ کے جانے کے بعد وہاں تنویر اور نعمانی کا گرما گرم جھگڑا ہو گیا۔ چنانچہ پکنک ختم کر کے وہ واپس چلے آتے ہیں۔ اب وہ اپنے اپنے فلیٹس میں ہیں ـــــ مجھے جولیا نے اس جھگڑے کی رپورٹ دے دی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور یقیناً اس نے تنویر کو ہی قصوروار ٹھہرایا ہو گا۔ اور تم نے تنویر کو جھاڑ پلا دی ہو گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔ ویسے تنویر کا غصہ اب اس کے اپنے کنٹرول سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی مستقل علاج کرنا چاہیے"۔ بلیک زیرو کو شاید ابھی تک تنویر پر غصہ تھا۔

"ارے ارے کیوں ایک ممبر کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو۔ جس طرح

عقلمندی کے بغیر تم ایجنٹ نہیں رہ سکتے۔ اس طرح غصے کے بغیر وہ تو زیرو نہیں رہ سکتا" —— عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بیڈ پر بیٹھی ہوئی خوب صورت غیر ملکی لڑکی نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس —— لورین سپیکنگ" —— لورین کے لہجے میں جوانی کا خمار موجود تھا۔

"مادام۔ میں مرفی بول رہا ہوں۔ میں نے تمام کارروائی مکمل کر لی ہے ایک خصوصی لانچ گوشٹیر ہمیں لینے کے لئے تیار کھڑی ہے آپ تشریف لے آئیں" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اچھی طرح دیکھ بھال کر لی ہے۔ چیف باس کہہ رہے تھے کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس اور نیدرلینڈ کے کرنل فریدی کی فورس دونوں ہی تلاش میں ہیں" —— لورین نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں صورت حال کو اچھی طرح سمجھتا ہوں" مرفی نے جواب دیا۔

"او۔کے —— پھر میں کہاں پہنچوں" —— لورین نے پوچھا۔

"آپ ٹیکسی لے کر مین مارکیٹ کے پچھلے چوک پر آ جائیں۔ وہاں سے میں آپ کو لے لوں گا" —— مرفی نے کہا۔

"او۔کے" کہہ کر لورین نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے الماری میں سے ایک لباس نکالا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو لباس بدل چکی تھی —— الماری کے نچلے خانے سے اس نے ایک چھوٹا سا ہینڈ بیگ نما پرس نکالا۔ اور پرس کا ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں جھانکا۔ اس میں سفید رنگ کے ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا ڈی۔ ایل موجود تھا —— اس کی موجودگی کا اچھی طرح یقین کر کے اس نے خانہ بند کیا اور پھر پرس کی چین زپ لگا کر اسے کاندھے سے لٹکا لیا۔ اس کے بعد کمرے کو ایک نظر دیکھتی ہوئی وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی —— الماری میں اس کے لباس، جوتے اور دیگر سامان ویسے ہی موجود تھا۔ کیونکہ کرنل بارووڈ کے پروگرام کے مطابق جب تک وہ ناڈا پہنچ نہیں جاتی یہاں یہی تاثر دیا جانا تھا کہ وہ کمرے میں رہائش پذیر ہے —— اور شہر میں ہونے والی دعوتوں کے سلسلہ میں مصروف ہے۔ وہ یہاں ناڈا کے ایک اخبار کی خصوصی رپورٹر کے طور پر ٹھہری ہوئی تھی۔ اور اس سلسلہ میں اس کے نہ صرف کاغذات ہر لحاظ سے

مکمل تھے۔ بلکہ اس نے یہاں باقاعدہ رپورٹنگ کے سلسلہ میں عملی کام بھی کیا تھا۔

"میں خصوصی دعوتوں کے سلسلہ میں چند روز نہ آسکوں گی۔ میرے کمرے میں صفائی البتہ کرادیجئے گا"۔۔۔ لورین نے کاؤنٹر پر جاکر چابی دیتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اوہ۔۔۔ یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ تو ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ویسے آپ کے فون آئیں تو انہیں کیا پیغام دیا جائے"

کاؤنٹر کلرک نے کاروباری مسکراہٹ سے مہذب لہجے میں پوچھا۔

"بس یہی کہ میں کام کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ آپ ان کے نمبر نوٹ کر لیجئے گا۔ میں بعد میں ان سے رابطہ کر لوں گی"

لورین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بیگ لہراتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی ٹیکسی مین مارکیٹ کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ لورین بڑی دلچسپی سے اردگرد کا ماحول دیکھ رہی تھی۔ وہ چونکہ پہلی بار پاکیشیا آئی تھی اس لئے اسے یہاں کا ماحول بے حد انوکھا اور دلچسپ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ گو اس نے چند ہی روز میں یہاں کی خاصی سیر کر ڈالی تھی کیونکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی بالکل فارغ تھی۔ ابھی دو گھنٹے قبل اسے ٹی ایل پہنچا اور پھر اس کے بعد پہلی بار کرنل ڈیوڈ نے اس سے رابطہ قائم کیا۔۔۔ اور اس طرح اس کی یہاں آمد کا اصل مشن اب شروع ہو رہا تھا یہاں آنے سے پہلے تو کرنل نے اس کی واپسی کا بھی پروگرام بنایا تھا کہ وہ صحافی کی حیثیت سے یہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعے واپس

چلی جائے گی۔ اور ٹی ایل کو چھپانے کے لئے اس کے کمرے میں خصوصی جگہ بنائی گئی تھی لیکن پھر شاید کرنل نے اچانک ہی پروگرام بدل دیا۔۔۔ کیونکہ مرفی نے اسے بتایا تھا کہ کرنل کی ہدایات پر اب نئے طور پر نیا پروگرام بنایا گیا ہے۔ شاید ایسا یہاں کی سیکرٹ سروس اور نیدرلینڈ کے آدمیوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ بہرحال لورین کو کسی قسم کا کوئی فکر نہ تھا۔۔۔ کیونکہ اس کی طرف کسی کا دھیان ہی نہ جا سکتا تھا۔

"میڈم۔۔۔ مین مارکیٹ کا پہلا چوک آگیا ہے"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس"۔۔۔ لورین نے چونک کر کہا۔ اور پھر ٹیکسی سے نیچے اتر کر اس نے بیگ سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے حوالے کر دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر دیکھ کر باقی رقم اسے دی اور لورین بیگ میں رقم رکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔ وہ اب ادھر ادھر دیکھ رہی تھی تاکہ مرفی اسے دیکھ کر آجائے۔

"میرے پیچھے آجائیے میڈم"۔۔۔ اچانک لورین کو سائیڈ سے مرفی کی آواز سنائی دی۔ اور لورین چونک کر اس طرف مڑی۔ مرفی اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔ لورین مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چلتی رہی۔۔۔ مین مارکیٹ کی سائیڈ سے وہ ایک چوڑی گلی میں داخل ہوئے اور پھر ذرا آگے ایک وسیع پبلک پارکنگ میں پہنچ گئے۔

"آپ یہیں ٹھہریں میں گاڑی نکال لاتا ہوں"۔۔۔ لمبے تڑنگے اور خاصے وجیہہ مرفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور لورین سر ہلا کر وہیں رک گئی۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کی ایک پرانے ماڈل کی گاڑی

نے اس کا سودا پاکیشیا سے کر لیا۔ باقی باتیں تم نے ایوان زیدی کی رپورٹ سے سن ہی لی ہوں گی ——— کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آخر ہم لوگ ان سائنسدانوں پر اعتماد کیوں کر لیتے ہیں۔ ہر بار یہی مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں ایک بار نہیں کئی بار ایسے ہی ہو چکا ہے" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ ہمارے اپنی جگہ۔ ہر بار یہی سمجھ لیتے ہیں کہ اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ اور پھر ایسا ہو جاتا ہے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔

"تو اب آپ اس فارمولے کو تلاش کرنے کے لئے پاکیشیا جائیں گے۔ اس صورت میں تو ہم عمران کے حق میں" ——— کیپٹن حمید نے عجیب سے انداز میں ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا، اور کرنل فریدی اس کا انداز دیکھ کر ہنس پڑا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے" ——— کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر کار اس نے سنٹرل سیکرٹریٹ کے گیٹ کی طرف موڑ دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں وزیر اعظم کے خصوصی چیمبر میں موجود تھے۔

"کرنل فریدی۔ آپ کو ملٹری انٹیلی جنس نے پروفیسر آنڈن کیس کے متعلق بریف کر دیا ہو گا۔ میں نے آپ کو اسی لئے یہاں بلوایا ہے تاکہ اس سلسلے میں تفصیل سے بات چیت ہو سکے" ——— وزیر اعظم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ملٹری انٹیلی جنس کی بریفنگ کے بعد میں نے اس کیس پر کام مکمل کر لیا ہے۔ پی ایل پاکیشیا جا چکا ہے۔ اور پی ایل کا سودا کرنے والا آدمی اکرم پاشا ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا

ہے۔ اسی طرح پروفیسر کی لڑکی جو پی ایل لے کر گئی تھی وہ بھی یہاں کی سیکورٹی کے ہاتھوں فرار ہوتے ہوئے ماری گئی ہے" کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے کہ پی ایل پاکیشیا پہنچ چکا ہے" وزیر اعظم کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

"یس سر ——— اور جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس کے مطابق یہ سارا کام پلاننگ کے تحت ہوا ہے۔ اکرم پاشا کا روڈ ایکسیڈنٹ یقیناً خاص طور پر کرایا گیا ہو گا تاکہ سراغ ہی ختم ہو جائے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا پی ایل واپس نہیں کرے گا" وزیر اعظم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"حالات سے تو یہی نظر آتا ہے" ——— کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن کرنل ہمیں پی ایل ہر صورت میں چاہئے۔ یہ ہمارے لئے بے حد اہم ہے" ——— وزیر اعظم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"سر۔ ایک بات میری سمجھ میں ہمیشہ نہیں آئی کہ ہم نے اس قدر اہم فارمولوں کے لئے ضروری حفاظتی انتظامات کبھی نہیں کئے۔ ایسے فارمولے اکثر آگے فروخت کر دیئے جاتے ہیں" ——— کرنل فریدی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ کئی بار ایسا ہو چکا ہے۔ لیکن اس بار صورت حال مختلف ہے۔ پی ایل کوئی فارمولا نہیں ہے بلکہ ایک چھوٹا سا پرزہ ہے۔ جسے پریشر لاک کہا جاتا ہے۔ جدید ترین ایٹمی ہتھیاروں

اس کے قریب آکر رک گئی۔ سٹیرنگ پر مرفی موجود تھا۔

"آئیے میڈم" ـــــ مرفی نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور لورین برا سا منہ بناتی ہوئی کار میں بیٹھ گئی۔

"یہ کیا کھٹیچر سی کار لے لی ہے تم نے۔ اوہ اتنی پرانی کار ابھی چل رہی ہے" ـــــ لورین کا لہجہ خاصا ناخوشگوار تھا۔

"میڈم۔ جہاں ہم جا رہے ہیں۔ وہاں نئی کار اگر جائے تو نشانہ بن جاتی ہے۔ ویسے یہاں تو اس سے بھی دس سال پرانے ماڈل کی کاریں بھی سڑکوں پر عام نظر آتی ہیں" ـــــ مرفی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کار آگے بڑھا دی۔

"حیرت ہے۔ اس قدر پرانی گاڑیاں آخر چلتی کیسے ہیں۔ ہمارے ہاں دو سال پرانے ماڈل کو لوگ مڑ کر بھی نہیں دیکھتے" ـــــ لورین کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔ اسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ آٹھ سال پرانے ماڈل کی گاڑی بھی چل سکتی ہے۔

"ہمارا ملک بے حد ترقی یافتہ ہے میڈم۔ یہ تو پسماندہ ملک ہے یہاں اس ماڈل کی پرانی گاڑی بھی لوگ نجانے کتنا عرصہ بچت کر کے خریدتے ہیں" ـــــ مرفی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم پہلے یہاں آئے ہو مرفی" ـــــ لورین نے پوچھا۔

"یس میڈم ـــــ میں کئی بار یہاں آچکا ہوں۔ بلکہ اکثر تو یہاں پر چند ماہ میرا قیام رہا ہے" ـــــ مرفی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور لورین سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔

"اب آگے پروگرام کیا ہے۔ ہمیں لانچ کے ذریعے جانا ہو گا۔

کیا وہاں گھاٹ پر چیکنگ نہیں ہوتی" ـــــ لورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میڈم ـــــ اس بار باس نے انتہائی جدید پروگرام بنایا ہے ہم وہاں سے مچھیروں کی ایک بستی میں جائیں گے۔ وہاں خفیہ طور پر آپ کا میک اپ کیا جائے گا۔ اور مقامی مچھیروں جیسا لباس پہنایا جائے گا ـــــ آپ دلہن بنیں گی۔ رات کو وقت وہ بھی لانچ کے ذریعے یہاں سے کچھ دور مچھیروں کے لئے مخصوص ایک جزیرے پر آپ کو پہنچا دیا جائے گا۔ جہاں پورے جزیرے پر آپ کی شادی کا جشن ہوگا۔ باقاعدہ ایک اور بستی سے آپ کی بارات آئے گی ـــــ اور پھر جیسے بارات آپ کو لے کر دوسری بستی میں جائے گی۔ کوسٹ گارڈ کی آخری چیکنگ پوسٹ کراس کرنے کے بعد دلہن بدل جائے گی اور آپ کو ایک اور لانچ کے ذریعے کھلے سمندر میں موجود ناڈا کے ایک تجارتی بحری جہاز میں پہنچا دیا جائے گا جو صرف آپ کو لینے کے لئے وہاں رکا ہوا ہوگا۔ آپ جہاز میں پہنچ کر دوبارہ اپنی اصل شکل میں آجائیں گی ـــــ آپ کے کاغذات وہاں پہلے سے موجود ہوں گے۔ اور اس طرح آپ جہاز کے ذریعے ناڈا کے ساحل پر پہنچ جائیں گی جہاں اعلیٰ حکام موجود ہوں گے ـــ وہ آپ سے مال وہاں وصول کریں گے ـــــ اور آپ اپنے گھر چلی جائیں گی۔ اعلیٰ حکام مال کی وصولی کے بعد یہاں چیف باس کو کاشن دیں گے۔ اور چیف باس یہاں سے واپس روانہ ہو جائیں گے" مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ تو خاصا لمبا چکر ہے۔ کیا کوئی اصل دلہن بھی ہو گی

لوڈین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— شادی اصلی ہے۔ صرف اصل دلہن کو چھپا کر آپ کو سامنے کر دیا جائے گا۔ اصل دلہن عام عورتوں کی طرح بارات میں شامل ہوگی۔ چیکنگ پوسٹ گزرتے ہی وہ آپ کی جگہ لے لے گی۔ اور پھر بارات آگے بڑھ جائے گی اور آپ جہاز پر پہنچ جائیں گی"، مرفی نے جواب دیا۔

"پلاننگ تو واقعی بے داغ اور شاندار ہے۔ کسی قسم کے شک کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میرا یہ بیگ کیسے ساتھ جائے گا ——— کیا یہاں کی مچھیرنیں ایسا بیگ رکھتی ہیں" ——— لوڈین نے اپنے بیگ کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"یہ بیگ یہیں رہ جائے گا۔ دلہن کا دوسرا بیگ ہوگا۔ آپ پی۔ایل اس میں شفٹ کر لیں گی۔ وہ بیگ جہاز تک آپ کے ساتھ رہے گا۔ جہاز میں یہ بیگ موجود ہوگا" ——— مرفی نے جواب دیا۔

"لیکن تم کس روپ میں ساتھ جاؤ گے" ——— لوڈین نے پوچھا۔

"ظاہر ہے میڈم۔ ایک مچھیرے کے روپ میں ہی جاؤں گا۔ ہمارے دس کے قریب افراد بارات کے ساتھ ہوں گے۔ تاکہ ہر قسم کی حفاظت کی جا سکے" ——— مرفی نے جواب دیا۔

اور لوڈین نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ یہاں کے مچھیروں کا لباس کیسا ہوگا۔ ان کی شادی کے رسم و رواج کیسے ہوں گے ——— ظاہر ہے سارے رسم و رواج پورے کرنے ہوں گے تاکہ اگر وہاں سرکاری آدمی خفیہ طور

پر موجود ہوں تو انہیں شک نہ پڑ سکے۔ اس کے جسم میں عجیب سی سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک بالکل منفرد اور نیا تجربہ۔ جو شاید اسے ہمیشہ یاد رہے ——— وہ دل ہی دل میں کرنل کی ذہانت کی داد دے رہی تھی۔ ظاہر ہے اب کسے شک ہو سکتا ہے کہ مچھیرن کے روپ میں لوڈین جا رہی ہے۔ اور دلہن کے بیگ میں پی۔ایل جس کی تلاش میں نجانے کتنے افراد سر ٹکراتے پھر رہے ہوں گے۔

-

کرنل فریدی نے کار ذی شان کالونی کے پہلے چوک پر بنے چھوٹے سے خوبصورت کیفے کے باہر روک دی۔ اس کی کار رکتے ہی ایک بنچ پر بیٹھا ہوا نوجوان جس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اٹھ کر تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

"سر —— کوٹھی نمبر چوالیس سے اب تک کوئی باہر نہیں آیا" نوجوان نے کار کے قریب سے گزرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور رکے بغیر سیدھا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کار کو آگے بڑھایا —— اور پھر کیفے کی سائیڈ میں روک کر وہ نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں کے لئے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ کیفے کی طرف بڑھ گیا۔ کیفے کا ہال تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا افراد بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے —— کرنل فریدی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔

"یس سر۔ فرمائیے" —— نوجوان نے کرنل فریدی کی وجاہت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک فون کرنا ہے" —— کرنل فریدی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یس سر —— یس سر" —— نوجوان نے فون آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایس۔ ٹی سپیکنگ" —— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل اے جی۔ اے بول رہا ہوں۔ تم یہاں ذی شان کالونی کے پہلے چوک پر موجود کیفے کے باہر پہنچ جاؤ۔ میں یہاں موجود ہوں" کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرنل فریدی نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر نوجوان کی طرف بڑھایا اور باقی رقم لئے بغیر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا —— نوجوان ہاتھ میں نوٹ لئے خاموش کھڑا رہا۔ اسے شاید کرنل فریدی کو پیچھے سے آواز دینے کی جرأت ہی نہ ہوئی کہ وہ کہتا کہ بقیہ رقم لے لیں۔

کرنل فریدی کیفے سے باہر نکل کر واپس اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اس کی تیز نظریں ماحول کا بڑے ناقدانہ انداز میں جائزہ لے رہی تھیں —— چند لمحے جائزہ لینے کے بعد جب اسے تسلی ہو گئی کہ کوئی آنکھ اس کی طرف خصوصی طور پر متوجہ نہیں ہے تو وہ کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

ذیشان کالونی کے آخری حصے میں کوٹھیوں میں فاصلہ کافی سے زیادہ تھا کیونکہ درمیانی پلاٹوں پر ابھی تعمیرات نہ ہوئی تھیں۔ سب سے آخر میں ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کرنل فریدی نے کار روکی ——— اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا۔ دوسرے لمحے کوٹھی کا پھاٹک کھلا اور کرنل فریدی کار کوٹھی کے اندر پورچ تک لیتا گیا۔ برآمدے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ کرنل فریدی نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مسلح افراد کے سلام کا سر ہلا کر جواب دیتا ہوا درمیانی راہداری سے گزر کر آخر میں موجود سیڑھیوں سے نیچے اترتا گیا ——— سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ تین بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ یہ سب مشینیں کام کر رہی تھیں۔ کیونکہ ان مشینوں پر بلب جل بجھ رہے تھے ——— اور مختلف قسم کے ڈائلوں پر رنگ برنگی سوئیاں مسلسل حرکت کر رہی تھیں۔ مشینوں سے ہلکی ہلکی گونج کی آواز نکل رہی تھی۔ کمرے کے درمیان ایک بڑی میز کے اوپر ایک مستطیل شکل کی مشین تھی ——— جس پر مختلف سائز کی چھوٹی بڑی سکرینیں نصب تھیں۔ ان میں سے صرف ایک سکرین روشن تھی۔ اور اس پر بھی لہریں سی کودتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ میز کے پیچھے کرسی پر ایک لمبے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

کرنل فریدی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ نوجوان احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا پوزیشن ہے جواد" ——— کرنل فریدی نے سرد لہجے میں

نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کوئی اشارہ نہیں آ رہا باس" ——— جواد نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ ——— میں نے ایس۔ ڈی کو حکم دے دیا ہے۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے" ——— کرنل فریدی نے خود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جواد ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے ایک سکرین جھماکے سے روشن ہوئی۔ اور کرنل فریدی اور جواد دونوں چونک پڑے۔ سکرین پر پہلے تو چند لمحوں تک لہریں سی کودتی رہیں پھر ایک تصویر ابھر آئی ——— ایک نوجوان کی تصویر جس نے نیلے رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ ایک کار سے اتر رہا تھا۔

"ایس۔ ڈی پہنچ گیا ہے" ——— کرنل فریدی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور جواد نے کوئی لفظ زبان سے ادا کرنے کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ البتہ دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

ایس۔ ڈی نے ایک لمحے کے لئے گردن موڑ کر دائیں طرف موجود کیفے کے بورڈ کو دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھنے لگا۔ اس کے چلنے کے ساتھ ساتھ ہی سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— ایس۔ ڈی کالنگ اوور" ——— اچانک مشین سے ایک آواز ابھری۔

"یس۔ ہارڈ اسٹون اٹینڈنگ اوور" ——— کرنل فریدی نے

مشین کے ساتھ منسلک ایک مائیک کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"آر۔ او۔ کے باس اوور" ——— ایس۔ ٹی نے جواب دیا۔

"کوٹھی نمبر چوالیس۔ بے فکر ہو کر داخل ہو جاؤ۔ میں چیک کر رہا ہوں اوور" ——— کرنل فریدی نے کہا۔

"یس باس اوور" ——— ایس۔ ٹی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے قدم تیز ہو گئے۔ کافی آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک خاصی عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل پر انگلی رکھ دی ——— چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک غیر ملکی باہر نکل آیا۔ غیر ملکی کے چہرے پر حیرت اور اجنبیت تھی۔

"میں ایس۔ اے۔ ڈان ہوں۔ بی۔ ڈان کے نام ایک خصوصی پیغام ہے" ——— ایس۔ ٹی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ" ——— غیر ملکی نے چونک کر کہا۔ اور پھر مڑ کر کھڑکی میں سے غائب ہو گیا۔ ایس۔ ٹی بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ اب سکرین پر کوٹھی کا اندرونی منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ جیسے ہی ایس۔ ٹی اصل عمارت کے برآمدے میں آیا۔ اچانک مشین کی بہت سی سکرینیں روشن ہو گئیں۔ کرنل فریدی کی نظریں ان سب سکرینوں پر تیزی سے پھیلنے لگیں۔ اور پھر ایک سکرین پر موجود ایک ادھیڑ عمر کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا۔

"گڈ ——— واقعی کرنل بارروڈ یہاں موجود ہے" ——— کرنل فریدی کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

کرنل بارروڈ ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر مختلف رنگوں

کے ٹیلی فون موجود تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور پھر ایس۔ ٹی اندر داخل ہوا۔

"اوہ ——— ایس۔ اے۔ ڈان۔ آؤ بیٹھو" ——— کرنل بارروڈ نے آنے والے کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ اور ایس۔ ٹی تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ اور میز کی دوسری طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ تمہاری نیو بلیٹ سے اچانک آمد میں سمجھا نہیں" ——— کرنل بارروڈ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ اطلاع اس قدر اہم تھی کہ مجھے فوری طور پر مرکز سے بات کرنی پڑی۔ وہاں سے آپ کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا۔ چونکہ ٹیلی فون یا ٹرانسمیٹر پر بات کرنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ اس لئے میں فوری طور پر یہاں خود پہنچ گیا" ——— ایس۔ ٹی نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

"کیسی اطلاع" ——— کرنل بارروڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس ——— پروفیسر آر۔ ڈن نے جو بی۔ ایل ہمیں دیا ہے وہ نقلی ہے" ——— ایس۔ ٹی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب" ——— کرنل بارروڈ ایس۔ ٹی کی بات سنتے ہی بوکھلا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑکنے لگے۔

"یس باس ——— وہ واقعی نقلی ہے۔ محض ایک اوپر کا ڈیزائن۔ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے" ——— ایس۔ ٹی نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ——— کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ تم نے خود ہی تو اس کے اصلی ہونے کی اطلاع دی۔ اور پھر اب جب کہ سارا مشن مکمل ہو گیا ہے تم یہ نئی اطلاع لے کر آ گئے ہو" ——— کرنل بارروڈ نے بپھرتے

ہوئے لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے باس ۔ اس وقت تک مجھے بھی اس کا علم نہیں تھا ۔ لیکن پھر اچانک ایک بات سامنے آگئی ۔ میں اس کے نتائج سے واقف تھا ۔۔۔ اس لئے میں نے فوراً آپ سے رابطہ قائم کیا ۔ یہ ٹیپ سننے سے پوری صورت حال سامنے آجائے گی" ۔۔۔ ایس ۔ ٹی نے جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر کرنل ہارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

کرنل ہارڈ کرسی پر بیٹھ کر چند لمحے خالی خالی نظروں سے مائیکرو ٹیپ کو دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔
" مائیکرو ٹیپ پروجیکٹر لے آؤ جلدی" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے دہاڑتے ہوئے کہا ۔ اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا ۔
" اب تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔
" باس ۔ پروفیسر آرڈن کو کرنل فریدی کی بلیک فورس کے حوالے کر دیا گیا ۔ اس بلیک فورس میں ایک اہم آدمی میرا بھی ہے ۔ میں اس آدمی کے ذریعے صرف اتنا جاننا چاہتا تھا کہ پروفیسر آرڈن بلیک فورس کو کیا بتاتا ہے اور کیا نہیں ۔۔۔ کرنل فریدی نے ایک انتہائی جدید ترین لیبارٹری خفیہ طور پر بنائی ہوئی ہے ۔ جہاں اس نے ایسے آلات نصب کئے ہیں جن سے انسان کے ذہن اور اس کے خیالات کی تصویر باقاعدہ سکرین پر مجسم ہو کر آجاتی ہے ۔۔۔ مطلب ہے کہ وہ جو سوال پوچھے گا ۔ اس کے جواب میں بولنے والا چاہے کچھ کہتا رہے ۔ لیکن اس کے ذہن میں موجود اصل حقیقت فلم کے ایک منظر کی طرح سکرین پر آجائے گی جیسے ڈرامہ چل رہا ہو ۔۔۔ اس طرح کرنل فریدی کو اصل بات کا پوری طرح علم ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ پروفیسر آرڈن کو اس لیبارٹری میں شفٹ کر دیا گیا ۔ اور پھر وہیں جا کر اصل حقیقت سامنے آگئی کہ پروفیسر آرڈن نے ڈبل کراس کیا ہے ۔۔۔ اس نے اصل پی ۔ ایل ہمیں نہیں دیا بلکہ اس کی ایک نقل دی ہے ۔ جس کا بظاہر ڈیزائن بالکل پی ۔ ایل کی طرح کا ہے لیکن اندر سے خالی ہے ۔ اصل پی ۔ ایل پروفیسر آرڈن نے ایک بینک کے لاکر میں پہلے سے محفوظ کر لیا تھا ۔۔۔ اور وہ ہم سے صرف رقم اینٹھنا چاہتا تھا ۔ جب کہ اس کا ارادہ تھا کہ وہ رقم حاصل کرنے کے بعد اپنی بیٹی کے ساتھ فرار ہو کر نیدرلینڈ سے شوگمان چلا جائے گا ۔ اور پھر پی ۔ ایل کا سودا شوگمان سے کرے گا ۔۔۔ لیکن وہ انہیں بھی اصل دینے کی بجائے نقل دے گا ۔ اس طرح وہ ایک بار پھر اس کا سودا ایکریمیا سے کرے گا ۔ اور انہیں بھی نقل دے کر وہ دوسیاہ کو اصل بھاری قیمت کے عوض واپس کر کے وہیں آباد ہو جائے گا ۔۔۔ اس طرح اس نے ساری بڑی طاقتوں کو بلیک میل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ۔ اور اس کا پہلا شکار ہم بنے ہیں" ۔۔۔ ایس ۔ ٹی نے جواب دیا ۔
" اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل کرنل فریدی نے حاصل کر لیا ہوگا" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے کہا ۔
" یس باس ۔۔۔ انہوں نے بینک لاکر سے اصل پی ۔ ایل حاصل کر لیا ہے" ۔۔۔ ایس ۔ ٹی نے جواب دیا ۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جسے کرنل ہارڈ نے پروجیکٹر لانے کا حکم دیا تھا۔ ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چوکور ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ڈبہ میز پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔

کرنل ہارڈ نے ڈبے کا ایک خانہ کھولا اور اس میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی مائیکرو فلم ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ اور اس کے بعد اس نے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ——— ڈبے پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ یہ سکرین کرنل فریدی اور جواد دونوں کو نظر آ رہی تھی۔ سکرین پر جھماکا ہوا اور اس کے بعد اس سکرین پر ایک اور سکرین نظر آنے لگی۔ سکرین پر پہلے تو آڑی ترچھی لہریں سی کوندتی ہوئی نظر آئیں۔ پھر ایک منظر ابھر آیا ——— منظر میں پروفیسر آرڈن ہاتھ میں دو پرزے اٹھائے ہوئے تھا۔

"ہا ——— ہا ——— اب ناڈا کو یہی نقلی پرزہ ہی ملے گا۔ ہا ——— ہا جب وہ لیبارٹری میں اسے کھولیں گے تو یہ خالی ہو گا" ——— پروفیسر آرڈن کے لب ہلے۔ اور آواز مشین سے نکلی۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک پرزہ اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ جب کہ دوسرے کو اس نے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"میں اسے سٹی بینک کے لاکر میں رکھ آؤں" ——— پروفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر ابھرا۔ اور پھر پروفیسر ایک لاکر روم میں کھڑا ہوا نظر آیا ——— اس نے پرزہ جیب سے نکال کر اسے لاکر کے ایک کونے میں رکھا اور پھر لاکر کا دروازہ بند کر کے وہ واپس مڑا۔ اس

کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ موجود تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔

"ہونہہ ——— یہ ٹیپ تمہیں کیسے ملا" ——— پروفیسر ہارڈ نے ٹھنڈے لہجے میں پروجیکٹر کو آف کرتے ہوئے کہا۔

"اسی آدمی کے ذریعے۔ وہ کرنل فریدی کی اسی لیبارٹری کا انچارج ہے" ——— ایس۔ ٹی نے جواب دیا۔

"ایس۔ اے۔ ڈان۔ یہ ہمارے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہوا ہے۔ بہت ہی بڑا۔ سارا کھیل ہی ختم ہو گیا ہے۔ کاش اس کا پہلے پتہ چل جاتا" ——— کرنل ہارڈ نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"باس ——— میرے ذہن میں ایک خیال ہے۔ شاید غلط ہی ہو۔ لیکن انسانی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ درست بھی ہو سکتا ہے" ایس۔ ٹی نے جو کرنل ہارڈ کے سامنے ایس۔ اے۔ ڈان بنا ہوا تھا نے کہا۔

"کیا ——— کیسا خیال" ——— کرنل ہارڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے پروفیسر آرڈن نے آخری لمحے میں مغالطہ کھایا ہو۔ دونوں پی۔ ایل ایک جیسے ہیں۔ اس لئے ایسا بھی تو ممکن ہے کہ اس نے نقلی پی۔ ایل کو اصلی سمجھ کر لاکر میں رکھ دیا ہو اور جسے اس نے نقلی سمجھ کر ہمارے حوالے کیا ہو وہ اصلی ہو" ایس۔ ٹی نے کہا۔

★ [illegible] ★

"اوہ ۔۔۔ یہ کیسے ۔۔۔ کیسے ممکن ہے۔ جب کرنل فریدی نے لاکر
سے پی۔ایل لیا ہو گا تو اس نے اسے ٹیسٹ بھی کیا ہو گا"
کرنل ہارڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"انہیں تو اس پہلو کا خیال بھی نہ ہو گا۔ وہ تو ظاہر ہے اسے اصلی
ہی سمجھ رہے ہوں گے۔ اگر ہم اپنے والے پی۔ایل کو چیک کریں
تو حرج ہی کیا ہے" ۔۔۔ ایس۔ ٹی نے کہا۔
"لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو ہم اسے یہاں کیسے چیک کر سکتے ہیں۔
یہاں ہمارے پاس ایسی کوئی لیبارٹری بھی موجود نہیں ہے"
کرنل ہارڈ نے کہا۔
"باس۔ میں نے اس فلم کو انتہائی غور سے دیکھا ہے۔ دونوں
پی۔ایل کے اوپر نشانات موجود ہیں۔ ان نشانات میں واضح فرق
موجود ہے ۔۔۔ آپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا"
ایس۔ٹی نے کہا۔
"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر چیک کیا جا سکتا ہے لیکن پی۔ایل تو
پاکیشیا کی سرحد سے نکل چکا ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے واپس
منگواتا ہوں۔ ورنہ اگر نقلی پی۔ایل ناڈا پہنچ گیا۔ تو میری ایجنسی کی ساری
عزت اور ساکھ خاک میں مل جائے گی" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے کہا۔
اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنی پشت پر موجود الماری کی طرف
بڑھا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور پھر اس میں رکھا ہوا ایک
بڑا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے میز پر رکھا۔
اور کرسی پر بیٹھ کر اس کی فریکونسی سیٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

کرنل فریدی کا چہرہ مُتا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی
تھیں۔ کرنل ہارڈ کا یہ فقرہ کہ پی۔ایل تو پاکیشیا کی سرحد سے نکل
چکا ہو گا اس کے لئے بے حد اہم تھا ۔۔۔ لیکن ساتھ ہی کرنل ہارڈ
نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ ابھی پی۔ایل ناڈا نہیں پہنچا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ریڈ سرکل کالنگ اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ کی تیز آواز
سنائی دی۔
"یس۔ پوائنٹ آف ناڈا اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب
دیا گیا۔
"کیپٹن بینن سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور"
کرنل ہارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔
"ایک منٹ توقف کریں جناب۔ میں کیپٹن کو کال کرتا ہوں اوور"
دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ہارڈ خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد
ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔
"یس ۔۔۔ کیپٹن بینن سپیکنگ اوور" ۔۔۔ بولنے والے
کا لہجہ خاصا بھاری تھا۔
"کرنل ہارڈ بول رہا ہوں اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے اس بار
اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔
"اوہ سر۔ کام بالکل منصوبے کے مطابق ہو گیا ہے۔ میڈم
لیزا بالکل ٹھیک ٹھاک جہاز پر پہنچ چکی ہیں۔ اور اب ہم تیز رفتاری
سے ناڈا کی طرف رواں دواں ہیں۔ کل صبح ہم ناڈا کی سمندری حدود میں
داخل ہو جائیں گے اوور" ۔۔۔ کیپٹن بینن نے رپورٹ دینی شروع

کر دی۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ کرنل ہارڈ مشن کے متعلق رپورٹ مانگ رہا ہے۔

"کیپٹن۔ لورین کو فوراً ٹرانسمیٹر روم میں بلواؤ اوور۔ کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ اس لئے لورین کو میں نے فوری طور پر واپس پاکیشیا بلوانا ہے۔ کیا صورت ہو سکتی ہے اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے کہا۔

"گگ ۔۔۔ گڑبڑ ۔۔۔ کیا مطلب۔ واپسی۔ سر فوری طور پر تو اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی واپسی ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی اس طرح ممکن ہے کہ میں خود ساتھ آؤں۔ ورنہ کوسٹ گارڈ مس لورین کو دیکھ کر چونک پڑے گی اوور" ۔۔۔ کیپٹن ہنس نے بوکھلائے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم لورین کو بلاؤ جلدی اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ توقف کیجئے اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور اب کرنل فریدی ساری بات سمجھ گیا تھا کہ کرنل ہارڈ نے کسی لڑکی لورین کے ذریعے بحری جہاز کے ذریعے پی۔ایل باہر نکالا ہے۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے آثار نمایاں تھے ۔۔۔ اس کی ساری پلاننگ اب مکمل طور پر کامیاب ہو چکی تھی۔

"یس ۔۔۔ لورین اسپیکنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی میٹھی سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ہارڈ اسپیکنگ۔ لورین تمہارے پاس پی۔ایل موجود

ہے اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ آپ کی پلاننگ بے حد کامیاب رہی اور میں مچھیرن دلہن کے میک اپ میں بغیر کسی شک و شبہ کے جہاز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی اوور" ۔۔۔ لورین کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"لورین۔ تم پی۔ایل سمیت کیپٹن ہنس کے ہیلی کاپٹر میں واپس دارالحکومت پہنچو۔ میں مرفی کو بحری ایئرپورٹ پر بھیج دوں گا وہ تمہیں ساتھ لے کر میرے پاس پہنچ جائے گا اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"واپس پاکیشیا میں پی۔ایل سمیت ۔۔۔ مگر کیوں باس۔ اس قدر مشکل سے تو ہم نکلے ہیں اوور" ۔۔۔ لورین نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ کیپٹن اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ کیپٹن سے مخاطب ہو گیا۔

"یس سر اوور" ۔۔۔ کیپٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن تم فوری طور پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے لورین کو واپس لے آؤ۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے پوچھا۔

"سر ۔۔۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں ہیلی کاپٹر بحری ہوائی اڈے پر اتر جائے گا اوور" ۔۔۔ کیپٹن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ تم لورین کو ایئرپورٹ کی کلیئرنگ سے باہر نکال لو گے۔ اور اس کی واپسی کا وہیں انتظار کرو گے اوور" ۔۔۔ کرنل ہارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"واپسی ۔۔۔ تو کیا مجھے وہاں رکنا پڑے گا اوور" ۔۔۔ کیپٹن نے چونک

کر پوچھا۔

"ہاں۔ کم از کم ایک گھنٹہ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ایک گھنٹہ کے اندر یا تو لورین تمہارے پاس واپس پہنچ جائے گی یا میرا پیغام۔ سمجھ گئے اوور" کرنل ہارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر اوور" ـــــ کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واپسی کے لئے کیا بہانہ کرو گے اوور" ـــــ کرنل ہارڈ نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"بس۔ خاص بہانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں میرے اپنے آدمی موجود ہیں۔ جن کی کال پر میں ایک نئے بحری سودے کے لئے آؤں گا۔ اور مس لورین میری نئی سیکرٹری ہو گی۔ ہمارے ہاں ایسا ہوتا رہتا ہے اوور" بینن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اوور اینڈ آل" ـــــ کرنل ہارڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ایس۔ بی۔ دن۔ میں فلم میں موجود نشانات کی مدد سے اسے چیک کر لوں گا۔ لیکن مجھے ایک فیصد بھی امید نہیں ہے کہ یہ اصلی ہو۔ ایسا مغالطہ کروڑوں میں ایک ہو سکتا ہے ـــــ لیکن چونکہ گنجائش موجود ہے۔ اس لئے میں نے پی۔ ایل واپس منگوایا ہے۔ تم فوری طور پر واپس نیدرلینڈ جاؤ اور وہاں ابتدائی تحقیقات کرو۔ اگر یہ پی۔ ایل جعلی نکلا تو میں اس بار براہ راست نیدرلینڈ آؤں گا ـــــ اب میں نے اسے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے" ـــــ کرنل ہارڈ نے سامنے بیٹھے ہوئے ایس۔ ٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــــ ایس۔ ٹی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ٹھہرو۔ تم آئے کیسے ہو" ـــــ کرنل ہارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میں جناب ایک سفارت کار کے سیکرٹری کے روپ میں آیا ہوں۔ ہماری آج ہی واپسی ہے" ـــــ ایس۔ ٹی نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ" ـــــ کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ایس۔ ٹی اسے سلام کر کے مڑا اور دروازے کی طرف چل پڑا۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کامیابی کے تاثرات موجود تھے۔

"ٹھیک ہے جواد۔ اب میں جا رہا ہوں۔ اب مجھے لورین سے پی۔ ایل حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں واپسی کا کاشن دے دوں گا۔ تم سارا انتظام چیک اپ کر دینا" ـــــ کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور اندر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ پروفیسر لاک ایک خفیہ ایجنسی کی مدد سے روسیاہ کی جدید ترین ایٹمک لیبارٹری سے ان کے علم میں آئے بغیر حاصل کیا گیا تھا ۔۔۔ واضح لفظوں میں اسے ہم نے اڑایا ہے۔ کیونکہ یہ اس قدر اہم ہے کہ روسیاہ ۔۔۔ کسی صورت بھی کسی کو اس کی ہوا بھی نہ لگنے دینا چاہتا تھا۔ اس سے تو ایکریمیا بھی ابھی ناواقف ہے۔ لیکن روسیاہ کی ایٹمک لیبارٹری میں ہمارے دوستوں نے اسے حاصل کیا اور ہم تک پہنچا دیا ۔۔۔ ہم نے اب یہاں اسے نکال کر اس کی تکنیک سمجھنی تھی تاکہ اسے زیادہ تعداد میں خفیہ طور پر تیار کیا جا سکے۔ یہ دنیا آرڈن ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ چنانچہ پروفیسر آرڈن جس کا تعلق دیا کارمن سے ہے سے رابطہ کیا ۔۔۔ پروفیسر آرڈن کو پروفیسر لاک متعلق کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ اسے تو ہم نے صرف خیرسگالی طور پر بلوایا تھا۔ وہ اپنی لڑکی کے ساتھ یہاں آ گیا۔ تو ہمارے سائنسدانوں نے اس بارے میں اس سے بات چیت کی ۔۔۔ وہ چونکہ اس مخصوص فیلڈ کا ماہر تھا چنانچہ اس نے یقین دلایا کہ وہ اس کا فارمولا تیار کر سکتا ہے۔ اس کے بعد اس سے باقاعدہ دوبارہ بات ہوئی اور ہم نے اسے لیبارٹری میں کام کرنے کا موقع دیا ۔۔۔ اسی دوران اس کی لڑکی ایک عام سے ہوٹل میں رہائش پذیر تھی اور سیر و تفریح میں مگن رہتی تھی۔ اچانک غائب ہو گئی۔ چونکہ پروفیسر آرڈن مسلسل کام میں مصروف تھا اس لئے ہم نے اس کی لڑکی کی زیادہ پرواہ نہ کی ۔۔۔ اس کی لڑکی چند روز بعد واپس آ گئی تو ایک روز پروفیسر آرڈن اس سے ملنے ہوٹل میں آیا۔ ہمارے سیکورٹی کے آدمی اس کی خفیہ طور پر نگرانی کر رہے

تھے۔ کہ پروفیسر آرڈن اور اس کی لڑکی نے میک اپ میں ہوٹل کے فائر ایسکیپ گیٹ سے نکل کر فرار ہونا چاہا۔ جب سیکورٹی والوں نے انہیں روکنا چاہا تو اس کی لڑکی نے فائر کھول دیا اور سیکورٹی کے تین آدمی ہلاک ہو گئے ۔۔۔ ایک ہلاک ہونے والے نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں لڑکی اور پروفیسر پر گولیاں چلا دیں۔ لڑکی تو ہلاک ہو گئی لیکن پروفیسر زخمی ہوا۔ اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس کے اس طرح فرار ہونے کی کوشش پر ہم کھٹکے تو ہم نے لیبارٹری کو چیک کیا تب پتہ چلا کہ سرے سے پی۔ ایل۔ بی غائب ہے ۔۔۔ اس پر کیس فوری طور پر آپ کے محکمے کو ٹرانسفر کر دیا گیا" ۔۔۔ وزیراعظم نے سارے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فارمولا نہیں بلکہ صرف سائنسی پرزہ ہے۔ میں تو اسے کوئی فارمولا سمجھ رہا تھا ۔۔۔ کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ بظاہر ایک چھوٹا سا پرزہ ہے۔ لیکن اس کی سائنسی طور پر انتہائی اہمیت ہے۔ اس پروفیسر لاک نے ایٹمک ہتھیاروں میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے ۔۔۔ لیکن اگر یہ فوری طور پر واپس نہ ہوا تو ہمارے ملک کے لئے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کے لیک آؤٹ ہوتے ہی روسیاہ والے سمجھ جائیں گے کہ اسے ہم نے چرایا ہے ۔۔۔ کیونکہ وہاں اس کے لئے زبردست تفتیش ہو رہی ہے۔ اس طرح روسیاہ سے ہمارے تعلقات لازماً خراب ہو جائیں گے۔ اور اس سے ہمیں بے پناہ نقصان اٹھانا پڑے گا

عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل فریدی، کیپٹن حمید کے ساتھ کرنل ہارڈ اور اس کے گینگ۔ کسی کا بھی کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ وہ سب بالکل ہی سکرین سے غائب تھے ـــــ جولیا اور دوسرے سیکرٹ سروس کے ممبران نے کیبن والے غیر ملکی کو تلاش کرنے کے لئے پورا شہر کھنگال ڈالا تھا لیکن اس کا کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ اسی طرح صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی تلاش میں بری طرح ناکام رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان سب کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔

"یہ کرنل فریدی آخر کہاں غائب ہو گیا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس نے تو کرنل ہارڈ کے خلاف ورک کرنا تھا۔ اس سے پی۔ ایل حاصل کرنا تھا پھر وہ کہاں چلا گیا" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی یہاں سے براہِ راست ناڈا چلا گیا ہو۔

کیونکہ یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ پی۔ ایل کرنل ہارڈ نے اڑایا ہے اور ظاہر ہے کرنل ہارڈ اسے کسی بھی طرح نکال کر لے جائے اسے بہرحال ناڈا ہی پہنچنا ہے ـــــ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات کرنل فریدی کی طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ لمبی کہانی ڈالنے کا قائل نہیں ہے۔ وہ فوری ایکشن میں آ جاتا ہے ـــــ اور کرنل ہارڈ کا کلیو ملنے کے بعد تو کسی صورت بھی وہ ایک لمحے کے لئے بھی نچلا نہیں بیٹھ سکتا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ یک لخت چونک پڑا۔

"اوہ اوہ ـــــ مجھے خیال نہیں آیا۔ اوہ ٹرانسمیٹر کال چیکنگ سیکشن کو ضرور الرٹ کر دینا چاہیئے تھا۔ کرنل ہارڈ لازماً کہیں نہ کہیں کال ضرور کرے گا۔ اور اس طرح ہم اسے ٹریس کر سکتے ہیں" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ ٹی۔ سی۔ ڈی" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری جانب سے ایک آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــ اعظم سے بات کراؤ" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور زیادہ سے زیادہ سیکنڈ بعد اعظم کی آواز ابھری۔

"یس سر ۔۔۔ اعظم بول رہا ہوں" ۔۔۔ اعظم کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"مسٹر اعظم۔ ناڈا کو ہونے والی ٹرانسمیٹر کال تم نے خصوصی طور پر چیک کرنی ہے" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ناڈا ۔۔۔ اوہ سر۔ ابھی پرائڈ آف ناڈا کو ہونے والی ایک کال تو میں نے سنی ہے" ۔۔۔ اعظم نے جلدی سے کہا۔

"پرائڈ آف ناڈا ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ لیکن یہ تو بحری جہاز کا نام ہو سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ میں آپریشن روم میں موجود تھا کہ ابھی چند لمحے پہلے یہ کال آئی ہے۔ کال یہیں پاکیشیا سے کی گئی ہے" ۔۔۔ انچارج اعظم نے کہا۔

"ٹیپ سنواؤ جلدی" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ ہولڈ آن کریں۔ میں منگواتا ہوں" ۔۔۔ اعظم نے جواب دیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اعظم کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ میں نے ٹیپ ریکارڈ ایڈجسٹ کر لیا ہے"

"ٹھیک ہے۔ آن کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے پہلے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اس کے بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ریڈ سرکل کالنگ اوور" ۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔ اور عمران ریڈ سرکل کا نام سنتے ہی بری طرح اچھل پڑا۔ اس کی

آنکھیں چمکنے لگیں۔ کیونکہ کارڈ کی وجہ سے وہ پہلے ہی کرنل ہارڈ کی اس نئی تنظیم کا پتہ چلا چکا تھا۔

"یس ۔۔۔ پرائڈ آف ناڈا اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"کیپٹن جینسن سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ۔۔۔ پہلی آواز نے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آواز لازماً کرنل ہارڈ کی ہے۔ کیونکہ ایک تو اس نے ریڈ سرکل کا نام لیا تھا۔ دوسرا اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چیف ہے ۔۔۔ اور پھر چند لمحوں کی گفتگو کے بعد یہ پوائنٹ بھی واضح ہو گیا۔ کرنل ہارڈ نے اپنا نام لے دیا تھا۔

عمران خاموش بیٹھا گفتگو سنتا رہا۔ اور جب بات چیت ختم ہوئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"گڈ اعظم ۔۔۔ یہی ہماری مطلوبہ کال تھی" ۔۔۔ عمران نے کال ختم ہوتے ہی نرم لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر ۔۔۔ اب مزید چیکنگ بھی کرنی ہے" ۔۔۔ اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ ایکسٹو کا نرم لہجہ ہی اس کی تعریف میں شامل ہوتا تھا۔

"نہیں ۔۔۔ اب مزید چیکنگ کی فوری ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تم بتا رہے تھے کہ یہ کال چند لمحے پہلے آئی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ آپ کی کال آنے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے یہ کال ریسیو ہوئی ہے" ۔۔۔ اعظم نے جواب دیا۔

"پاکیشیا میں اس کی لوکیشن بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ ہولڈ آن کیجئے" ۔۔۔ اعظم نے مستعدی سے جواب دیا۔

اور پھر پانچ منٹ بعد اعظم کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ میں نے معلوم کیا ہے۔ یہ کال ذیشان کالونی سے کی گئی ہے چونکہ یہ نو تعمیر کالونی ہے۔ اس لئے تفصیلی نقشہ موجود نہیں ہے کہ کوٹھی نمبر بھی ٹریس کیا جا سکے" ۔۔۔ اعظم نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ یا اس قدر اندھیرا تھا کہ معمولی سا کلیو بھی نہ مل رہا تھا یا پھر ہر چیز خود بخود واضح ہو کر سامنے آ گئی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بعض اوقات قدرت ایسا اتفاق پیدا کر دیتی ہے کہ انسان خود بھی حیران ہو جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پروگرام انتہائی سوچ سمجھ کر بنانا پڑے گا کیونکہ اب وہ نی۔ ایل پاکیشیا سے باہر نکل چکا تھا۔ اور کرنل ہارڈ نے اس کے نکلنے کی جو منصوبہ بندی کی ہے وہ انتہائی ذہانت سے پر حیران کن ہے۔ اور کون سوچ سکتا ہے کہ عمیران دلہن کی جگہ ایک غیر ملکی ایجنٹ انتہائی قیمتی ترین چیز لے کر جا رہی ہے ۔۔۔ لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کرنل ہارڈ نے اسے باہر نکالنے کے بعد واپس کیوں منگوایا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ

کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہیں آیا۔ بظاہر تو اسے واپس منگوانے کی کوئی تک سمجھ میں نہیں آتی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے اس طرح واپس منگوانے میں کرنل فریدی کا ہاتھ ہو۔ لیکن کسی طرح یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بہرحال اب ہم نے آدھے گھنٹے کے اندر ہی مائیکرو فلم کو اس طرح حاصل کرنے کی پلاننگ کرنی ہے کہ کرنل ہارڈ اور کرنل فریدی دونوں کو اس کا پتہ نہ چل سکے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کی پیشانی پر ظاہر ہونے والی سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ گہرے غور و فکر میں مصروف ہے۔ اس لئے بلیک زیرو خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد عمران نے آنکھیں کھولیں۔

"ٹھیک ہے۔ فی الحال اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس کی انگلی تیزی سے نمبر گھمانے میں مصروف ہو گئی۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا۔ عمران تمہارے فلیٹ میں پہنچ رہا ہے۔ تفصیلات وہی بتائے گا۔ تم اس دوران ایسا میک اپ کر لو کہ شکل و صورت سے ناڈا کی باشندہ نظر آؤ" ۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"ناڈا ۔۔۔ سر ۔۔۔ لیکن۔ اوہ ٹھیک ہے سر میرے پاس ایک رسالہ موجود ہے۔ جس میں ناڈا کی عورتوں کی تصویریں ہیں۔ ان میں سے ایک

کا میک اپ کر لیتی ہوں" ـــــ جلیلہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جلدی۔ عمران زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد پہنچ جائے گا۔ اور یہ سن لو کہ مشن انتہائی اہم ہے۔ اس لئے عمران کی ہدایات پر تم نے پورا پورا عمل کرنا ہے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"طاہر۔ تم ساری سیکرٹ سروس کو کہہ دو کہ وہ میک اپ کر کے بحری ہوائی اڈے کے گرد پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی وہیں موجود ہوں ـــــ اس لئے انہیں یہ بات بتا دینا۔ انہوں نے ایسا میک اپ کرنا ہے کہ کرنل فریدی یا کیپٹن حمید کسی طور پر بھی مشکوک نہ ہوں۔ اور انہوں نے وہاں صرف نگرانی کرنی ہے۔ کسی معاملے میں مداخلت بالکل بھی نہیں کرنی" ـــــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور خود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا تاکہ عمران کی دی ہوئی ہدایات ممبران تک پہنچا سکے۔

تقریباً دس منٹ بعد جب عمران ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو بلیک زیرو اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ عمران بالکل ہی نئے میک اپ میں تھا۔ اور اگر عمران اس کے سامنے ڈریسنگ روم میں نہ جاتا تو وہ کبھی بھی یقین نہ کرتا کہ باہر آنے والا واقعی عمران ہے۔

"آپ نے پروگرام کیا بنایا ہے۔ مجھے بھی تو بتائیے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے۔ فی الحال ہم وہاں جا رہے ہیں۔ پھر

وہاں جیسی بھی صورت حال ہو گی۔ ویسے ہی کر لیا جائے گا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کمال کر دیا کہ کرنل ہارڈ کو اس طرح پی۔ ایل واپس منگوانے پر مجبور کر دیا" ـــــ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اور کرنل فریدی اس وقت بحری ائیرپورٹ کے باہر ایک اوپن ائیر کیفے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ دونوں نے بحری جہازوں کے اعلیٰ افسران جیسا میک اپ کیا ہوا تھا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ ورنہ جب تک میں کرنل ہارڈ سے پی۔ ایل باہر بھیجنے کا کلیو اگلواتا پی ایل ناڈا پہنچ بھی چکا ہوتا۔ اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو کہ ایک بار پی۔ ایل ناڈا کی خفیہ ایٹمی لیبارٹری میں پہنچ جاتا تو پھر اس کی وہاں سے برآمدگی ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہو جاتی" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ سارا انتظام آپ نے اتنے قلیل وقت میں کر کیسے لیا۔ میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ سارا کام چودہ گھنٹوں کی مسلسل محنت سے ہوا ہے۔ مجھے ناٹا کے نیدرلینڈ میں خصوصی ایجنٹ کا پہلے سے علم تھا۔ لیکن چونکہ اس سے پہلے ناٹا نے کبھی نیدرلینڈ کے خلاف کوئی حرکت نہ کی تھی۔ اس لئے میں نے بھی اسے نہ چھیڑا تھا ۔۔۔ چنانچہ عمران سے ملنے کے بعد میں تمہیں لے کر سیدھا نیدرلینڈ گیا۔ میں نے وہاں اس کے ایجنٹ سی۔ بی۔ دن کو کور کیا۔ سی۔ بی۔ دان نے بے پناہ تشدد کے سامنے زبان کھول دی۔ وہاں سے میں نے سی۔ بی۔ دان کے لہجے میں ناٹا میں سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کال ملائی ۔۔۔ وہاں سے پتہ چلا کہ کرنل ہارڈ ابھی تک پاکیشیا میں ہے۔ سی۔ بی۔ دان کی وجہ سے انہوں نے ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر چوالیس کا پتہ دے دیا جو کرنل ہارڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس کے فوراً بعد میں نے پروفیسر آر۔ ڈن کے میک اپ میں باقاعدہ ڈرامہ سٹیج کر دیا۔ اور سائنسدانوں سے مل کر فوری طور پر دو پی۔ ایل کی ظاہری نقلیں تیار کروائیں۔ اس طرح اس ڈرامے کی مائیکرو فلم تیار ہو گئی ۔۔۔ اس کے بعد میں نے یہاں موجود اپنے ایجنٹ جواد کو ذیشان کالونی میں کوٹھی نمبر چوالیس سے دو سو گز کے فاصلے کے اندر کوٹھی حاصل کرنے کا کہہ دیا اور پھر جدید ترین شلی بائیڈرائٹ ویو مشینیں نیدرلینڈ کے خصوصی سفارتی ٹرانسپورٹ طیارے کے ذریعے راتوں رات یہاں شفٹ کرا دیں ۔۔۔ اور ان مشینوں کا اس کوٹھی میں نصب کا کام صبح تک مکمل ہو گیا۔ اب آگے کا مسئلہ تھا۔ ایس بی کا قد و قامت بالکل ایس۔ بی۔ دان سے ملتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر

محنت کی۔ اس کی آواز، لہجہ، چلنے کا انداز، بات کرنے کا انداز بالکل ایس۔ بی۔ دن جیسا بنوایا اور پھر اس پر میں نے خود ایس۔ بی۔ دان جیسا نہ صرف میک اپ کیا بلکہ مجھے خطرہ تھا کہ یہاں انہوں نے میک اپ چیکنگ کمپیوٹر نہ لگایا ہوا ہو ۔۔۔ اس لئے میک اپ پورے سسٹم پر ہوا۔ بہرحال ایس بی تیار ہو گیا۔ چنانچہ ہم وہاں سے یہاں شفٹ ہو گئے۔ شلی بائیڈرائٹ ویو کا آپریٹس ایس۔ بی۔ دن کے لباس میں ایسی جگہ چھپا دیا گیا کہ کمپیوٹر بھی اسے چیک نہ کر سکے ۔۔۔ جواد نے یہاں میرے کہنے پر کوٹھی نمبر چوالیس کی خفیہ نگرانی شروع کرا دی تھی۔ اس لئے جب میں یہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ کوٹھی سے باہر کوئی نہیں آیا۔ جس پر میں مطمئن ہو گیا۔ اور اس کے بعد ایس۔ بی کو میں نے کال کر کے بلا لیا اور خود جواد کے پاس پہنچ گیا ۔۔۔ ایس۔ بی کوٹھی نمبر چوالیس میں ایس۔ بی۔ دن بن کر پہنچ گیا۔ وہاں اس کی کوئی چیکنگ نہ ہوئی۔ کرنل ہارڈ کے شاید ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس کے خلاف اس قسم کی منصوبہ بندی بھی کی جا سکتی ہے ۔۔۔ چنانچہ اس نے زیادہ پڑتال ہی نہ کی اور اس کے بعد ایس۔ بی نے میری پڑھائی ہوئی پٹی بڑی کامیابی سے اسے پڑھا دی اور پی۔ ایل واپس طلب کر لیا گیا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہنستے پوری تفصیل بتا دی۔

"ویسے آپ کا ذہن اس قدر تیز چلتا ہے کہ شاید کسی کا میٹر بھی نہ چلتا ہو گا۔ کم از کم میں خود اتنے قلیل وقت میں اس قدر جامع اور کامیاب منصوبہ بندی پر عمل درآمد نہ کر سکتا تھا" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے کھلا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری عشق کی منصوبہ بندی آج تک کامیاب نہیں ہوئی اور تم نے

"کیا کرنا ہے۔" ___ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا

"وہ تو روزانہ کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ جیسے طاقتور سماج کی دیوار مجھ سے عبور نہیں ہوتی۔" ___ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آگے کی منصوبہ بندی چیک کریں کہیں تمہاری تعریفیں الٹی ہی نہ ہو جائیں۔" ___ کرنل فریدی نے کہا۔ اور ایک نوٹ ایش ٹرے کے نیچے رکھ کر وہ ایئرپورٹ کی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ظاہر ہے کیپٹن حمید بھی اس کے ساتھ تھا۔

گیٹ پر موجود سیکورٹی والوں نے انہیں روکا تو کرنل فریدی نے جیب سے خصوصی پاس نکال کر ان کے سامنے کر دیئے۔ کیپٹن حمید نے بھی اپنا کارڈ دکھایا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے۔" ___ سیکورٹی انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے اشارے پر گیٹ کھول دیا گیا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

یہ ایک چھوٹا سا ایئرپورٹ تھا جو صرف بحریہ کے ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹرز کے لئے ہی مخصوص تھا۔ ہوائی اڈے پر بحریہ کے افراد ہی چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے ___ ان میں زیادہ تعداد کمرشل بحری جہازوں کے افسروں کی تھی۔ ان کی وردیاں اور ان پر موجود بیجز سے ہی پتہ چل جاتا کہ یہ کس ملک کے بحری جہاز سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک طرف ایک چھوٹا سا ٹرمینل اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ہال اور کیفے تھا۔ کرنل فریدی کا رخ اس ہال کی طرف تھا کیونکہ ملنے

جانے والے اسی ہال سے گزر کر ہی بیرونی گیٹ کی طرف جا سکتے تھے۔

جیسے ہی کرنل فریدی ہال کے قریب پہنچا وہ یک لخت چونک پڑا۔ اس کی نظریں ایک نوجوان لڑکی پر جم گئیں جو شکل و صورت سے نارڈین ہی لگ رہی تھی ___ وہ اکیلی ہی ایک کاؤچ پر بیٹھی کوئی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی۔

کرنل فریدی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ البتہ کیپٹن حمید بڑی پراشتیاق نظروں سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔ لڑکی کا حسن اور سراپا ہی ایسا تھا کہ کیپٹن حمید جیسا شخص فوری طور پر نظریں نہ ہٹا سکا۔

"سنو حمید۔ تم نے اس لڑکی کے قریب رہنا ہے۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ میک اپ میں ہے" ___ کرنل فریدی نے ذرا آگے جا کر کہا۔

"کتنا قریب۔" ___ کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

"سنو۔ انتہائی اہم اور سنجیدہ سچوئیشن ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو پوری طرح کنٹرول میں رکھو۔ اگر تمہاری طرف سے کوئی معمولی سی کوتاہی بھی ہوئی تو اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا۔" ___ کرنل فریدی کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کیپٹن حمید کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑ گئی۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا" ___ کیپٹن حمید نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر کرنل فریدی سے ہٹ کر ایک کاؤچ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سامنے رکھی میز پر پڑے ہوئے مختلف اخبارات اور رسالوں میں سے ایک رسالہ اٹھایا اور اس کی آڑ میں سے لڑکی کی نگرانی

کرنے لگا۔

کرنل فریدی ایک راؤنڈ لگا کر ہال کے آخری کونے میں جاکر کھڑا ہوگیا۔ اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ کرنل فریدی نے گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں پریس کیا۔

"یس۔ زیرو الیون اوور۔۔۔" دوسری طرف سے فوراً ہی ایک باریک آواز سنائی دی۔

"ہارڈ اسٹون۔۔۔ تم لوگ تیار ہو اوور۔۔۔" کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ ہم پوری طرح تیار ہیں اوور۔۔۔" دوسری طرف سے زیرو الیون کی با اعتماد آواز سنائی دی۔

"او۔کے میرا اشارہ یاد ہے ناں اوور۔"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ یاد ہے۔ آپ بے فکر رہیں سر کوئی مسئلہ نہ ہوگا اوور" زیرو الیون نے کہا۔

اور کرنل فریدی نے اوور اینڈ آل کہتے ہوئے ونڈ بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد فضا میں ایک ہیلی کاپٹر نظر آیا اور کرنل فریدی اُسے دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر پر کاناڈا کے قومی پرچم کا نشان موجود تھا۔ اور پھر تو سٹر ہیلی کاپٹر جیسے ہی اور نیچے آیا کرنل فریدی کو اس پر لکھے ہوئے پرائم آف کاناڈا کے الفاظ صاف نظر آنے لگے۔۔۔ اب اس کی نظریں مسلسل ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں جس کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی جارہی تھی۔

اُسی لمحے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی اٹھی۔ اس نے رسالہ کاؤنٹر پر پھینکا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ٹرمینل کے قریب ہی بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔ یہ کیبن صرف اعلیٰ افسران کے لئے مخصوص تھا۔ کیونکہ اس پر سٹاف اونلی کی تختی لگی ہوئی تھی۔

لڑکی کے اٹھتے ہی حمید بھی کاؤنٹر سے اٹھا۔ اور اس کے پیچھے کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ لڑکی تو کیبن میں داخل ہوگئی جبکہ باہر موجود سیکورٹی کے افراد نے کیپٹن حمید کو روک دیا۔

"سوری سر۔۔۔ اندر صرف باہر سے آنے والے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔"۔۔۔ سیکورٹی انچارج نے کہا۔

"لیکن ابھی ایک لڑکی تو ادھر سے اندر گئی ہے۔"۔۔۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ڈیوٹی سٹاف میں شامل ہیں۔"۔۔۔ سیکورٹی والے نے کہا۔ اور کیپٹن حمید کندھے اچکا کر پیچھے ہٹ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ تو سٹاف میں شامل نہ تھا۔

ہیلی کاپٹر اب اس کیبن کی دوسری طرف کچھ فاصلے پر اتر گیا تھا۔ کیپٹن حمید نے مڑ کر ہال کے کونے پر کھڑے کرنل فریدی کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا تو کرنل فریدی نے اُسے واپس آجانے کا اشارہ کر دیا اور کیپٹن حمید آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہال کی طرف بڑھنے لگا۔

کرنل فریدی جس جگہ کھڑا تھا وہاں سے اُسے ہیلی کاپٹر سے اترنے والے صاف نظر آ رہے تھے۔ اور اس نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اترا اور اس کے پیچھے

فائرنگ اس پر کی گئی تھی۔ اور فائرنگ دو مختلف کاروں سے کی گئی تھی۔ لورین کو اٹھانے والی کار آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دو اور کاریں بھی اُسی رفتار سے اس کے پیچھے دوڑنے لگیں۔

ایئرپورٹ کے سامنے والے حصے میں لڑکی کے اس طرح دیدہ دلیری سے اغوا اور فائرنگ کے نتیجے میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ ہر شخص یوں منہ اٹھائے بھاگ رہا تھا جیسے اس فائرنگ کا نشانہ وہی ہو۔

کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بڑے اطمینان سے گیٹ کے پاس ہی کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہے۔ اور چند لمحوں میں ہی ماحول ایک بار پھر ساکت ہو چکا تھا ۔۔۔ لڑکی کو لے جانے والی کار اور اس کے تعاقب میں جانے والی دونوں کاریں غائب ہو چکی تھیں۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ ورنہ یہاں پولیس نے روک لینا ہے۔"
کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ میں موجود ایک کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

عمران نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ ایک لمحے میں کھل گیا۔ سامنے جولیا میک اپ میں موجود تھی۔ وہ واقعی شکل سے نادین لگ رہی تھی۔

"جی فرمایئے" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کا میک اپ ایسا تھا کہ جولیا اسے کسی صورت بھی نہ پہچان سکتی تھی۔

"فرماتے ہیں فرماتے ہیں شاعر ہونے کا سب سے بڑا نقصان یہی ہے کہ جہاں جاؤ لوگ یہی کہتے ہیں جی فرمایئے۔ ایسے جیسے شاعر کو دنیا میں سوائے فرمانے کے اور کوئی کام ہی نہ ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا کو ہٹاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ تم ہو۔ حیرت ہے۔ بالکل ہی بدل گئے ہو" جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا شاعر مرنے کے بعد بھی ویسا ہی رہتا ہے۔ شاعر تو اس دنیا کی مخلوق ہی نہیں ہوتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنجلے نے کیا کیا بننا پڑے گا۔ جب تک تمہیں رحم نہیں آجاتا اور تم سر تسلیم خم کر کے دو بول پڑھوانے پر راضی نہیں ہو جاتیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی بات کرو" ——— جولیا نے قدرے شرما کر کہا۔

"فراق۔ دیوان سنانے کا تھا۔ بہرحال پھر سہی۔ اگر دیر ہو گئی تو تمہارا وہ نقاب پوش وحشی مجھے کچا چبا جائے گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"کرنا کیا ہے" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف ہاں کرنی ہے تم نے۔ باقی کام مولوی کرے گا۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہیں تکلیف نہیں کرنی پڑے گی۔ کیا خیال ہے چلیں پھیریاں کرنے" عمران نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"دیکھو عمران۔ میں تمہیں سا...... ——— جولیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"یہ دیکھنا دکھانا بعد میں۔ فی الحال چلو وقت نہیں ہے" عمران نے کہا۔ اور جلدی سے فلیٹ سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ جولیا بھی منہ بناتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔

چند لمحوں بعد عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے بحری ایئرپورٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"کچھ بتاؤ گے بھی سہی کہ چکر کیا ہے اور ہمیں نے کرنا کیا ہے" جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر پوچھنے کی کوشش کی۔

"بتایا تو ہے اور کتنی بار بتاؤں" ——— عمران نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور جولیا کندھے اچکا کر خاموش ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ فی الحال عمران کچھ بتانا نہیں چاہتا۔

بحری ایئرپورٹ کی پارکنگ میں جا کر عمران نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سیکورٹی انچارج کے ہاتھ پر رکھا تو وہ کارڈ دیکھتے ہی بری طرح بوکھلا گیا۔ دوسرے لمحے اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا ——— اس کے سیلوٹ کرتے ہی باقی سیکورٹی کے افراد کو بھی بے اختیار سیلوٹ مارنے پڑے۔ اور پھر انچارج نے خود ہی دوڑ کر گیٹ کھول دیا۔

"آؤ" ——— عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑی جولیا سے کہا۔ اور اسے لے کر ایئرپورٹ کی عمارت میں داخل ہو گیا۔

"واہ۔ پیر جنرل ایجنسی جیسی سہولتیں" ——— جولیا کو اپنے ذہن میں ایک آواز سنائی دی۔ اور وہ اب سیلوٹوں کی وجہ سمجھ گئی تھی۔

"تو تم اب بیٹے کی بجائے باپ بن گئے ہو" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریہرسل کر رہا ہوں باپ بننے کی" ——— عمران نے جواب دیا اور

جولیا نے بڑی طرح تلملاتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ وہ عمران کے فقرے کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

عمران نے ایئرپورٹ کی عمارت کا جائزہ لیا۔ اور پھر وہ سیدھا اس کیبن نما کمرے کی طرف بڑھ گیا جو سٹاف کے لئے مخصوص تھا اور جہاں آنے والے ہر آدمی کو اپنی آمد کا وقت اور وجہ ایک رجسٹر پر درج کرنی ہوتی تھی ـــــ یہ باہر سے تو ایک عام سا کیبن نظر آتا تھا لیکن اندر سے کافی کشادہ تھا۔ اس کی ایک سائیڈ پر اندر سے شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ جس پر انچارج کی تختی لگی ہوئی تھی۔ کیبن میں ایک سائیڈ پر کاؤنٹر سا بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی ـــــ اس کے سامنے ایک بڑا سا رجسٹر رکھا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر بڑی سی میز تھی۔ جس کے گرد چند کرسیاں رکھی گئی تھیں۔

عمران سیدھا انچارج کے کیبن میں داخل ہو گیا۔ انچارج ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"یس" ـــــ ادھیڑ عمر نے عمران اور جولیا کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

عمران نے وہی کارڈ جیب سے نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"اوہ ـــــ سر رحمان۔ اوہ تشریف رکھیں سر" ـــــ انچارج بوکھلا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔ اور میری بات غور سے سنو۔ انتہائی اہم اور خفیہ معاملہ ہے" ـــــ عمران نے میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جولیا کو بھی ایک کرسی

پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"سنو ـــــ ہم نے دو آدمیوں کی چیکنگ کرنی ہے۔ جو ابھی پہنچے نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بحری جہاز کا کیپٹن اور دوسری اس کی سیکرٹری ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچیں گے تم ایسا کرو کہ باہر موجود سیکورٹی افراد کو بلا کر کہہ دو کہ مس صوفیہ کے بارے میں جو کوئی پوچھے ان کا جواب یہی ہو گا کہ یہ سٹاف میں شامل ہیں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ـــــ میں ابھی کہہ دیتا ہوں" ـــــ انچارج نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا کال بیل کا بٹن دبا دیا دوسرے لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیبن کے باہر موجود سیکورٹی افراد کو یہاں لے آؤ جلدی" انچارج نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"باہر موجود افراد کو بھی بلا کر کہہ دو کہ وہ مجھ سے یا مس صوفیہ سے ایسے ہی ٹریٹ کریں جیسے ہم ان کے سٹاف کے آدمی ہوں" ـــــ عمران نے دوسرا حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــــ ابھی لیجئے" ـــــ انچارج نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر بٹن دباتے ہوئے اس نے کیبن میں موجود افراد کو اندر بلا لیا۔

چند لمحوں بعد کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی لڑکی اور کیبن میں موجود دو افراد کے علاوہ سیکورٹی کے دونوں آدمی بھی اندر آ گئے۔ اور انچارج نے انہیں

گا۔ مالی فوجی۔ اقتصادی تمام امداد بند ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ایکریمین ایجنٹ بھی اس کے حصول کے لئے فوری طور پر حرکت میں آجائیں گے۔ اس لئے اس کے ٹیک آؤٹ ہونے سے پہلے ہی پریشر لاک ہمارے پاس واپس آجانا چاہئے ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"یہ کب چرایا گیا تھا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور پروفیسر آر۔ ڈن کو اس پر کام کرتے تین روز ہو گئے ہیں اور میرا خیال ہے اس نے دوسرے ہی روز اس کا سودا کیا اور لڑکی کے ذریعے اسے پاکیشیا پہنچا دیا ۔۔۔ چنانچہ اسے پاکیشیا پہنچے زیادہ سے زیادہ دو روز ہوئے ہوں گے۔ لیکن یہ پرزہ اس قدر پیچیدہ ہے کہ اول تو وہاں کے سائنسدانوں کو اس کی سمجھ نہیں آئی لیکن آ بھی گئی تو اس پر کام کرنے کے لئے کم از کم ایک ماہ تو لازماً چاہئے اس کے بعد ہی اس کی صحیح تکنیک کو سمجھا جا سکتا ہے ۔۔۔ اور اس کے لئے بھی انہیں خصوصی ساز و سامان تیار کرنا پڑے گا۔

وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"اس پرزے کا کوئی فوٹو مل سکتا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے منگوا لیا تھا" ۔۔۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا فوٹو گراف نکالا اور کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل فریدی نے فوٹو لے کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا ۔۔۔ یہ واقعی ایک چھوٹا سا پرزہ تھا۔ ماچس کی ڈبیا جتنا۔ کرنل فریدی اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے فوٹو گراف

جیب میں ڈال لیا۔

"اس سودے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشیا کو اس کی اصل اہمیت کا پہلے سے علم تھا۔ ورنہ وہ سودا نہ کرتے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ پروفیسر آر۔ ڈن نے انہیں اس کے متعلق بریف کیا ہو" ۔۔۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ فوری طور پر پریشر لاک واپس حاصل کر لوں" ۔۔۔ کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس سلسلہ میں کیا منصوبہ بنایا ہے مجھے بتائیے کیونکہ مجھے اس بارے میں شدید تشویش ہے" ۔۔۔ وزیر اعظم نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔ مجھے فوری طور پر پاکیشیا جانا پڑے گا۔ وہاں جا کر ہی پتہ چل سکتا ہے کہ یہ پریشر لاک اکرم پاشا کے ذریعے کہاں پہنچا ہے ۔۔۔ اس کے بعد اس کے حصول کے لئے منصوبہ بندی ہو گی۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ کام میرے ذمے لگ گیا ہے۔ میں اپنی جان دے کر بھی اسے پورا کروں گا۔"

کرنل فریدی نے کہا۔ اور وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا اور کرنل فریدی کیپ ٹھیک کرتے ہوئے چیمبر سے باہر آ گیا۔

عمران کی کہی ہوئی ہدایات دینی شروع کر دیں ساتھ ہی کہہ دیا کہ یہ انٹیلی جنس کا مسئلہ ہے۔ اس لئے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ سب نے سر ہلایا اور پھر انچارج کے کہنے پر واپس چلے گئے۔

"پائنڈ آف ناڈا کے کیپٹن بنین کو جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے ان کے جانے کے بعد انچارج سے کہا۔

"یس سر۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔ انچارج نے جواب دیا۔

"وہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن سر پائنڈ آف ناڈا تو دو روز پہلے یہاں سے روانہ ہو چکا ہے"۔ انچارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس کا کیپٹن اپنی سیکرٹری کے ہمراہ ابھی یہاں ہیلی کاپٹر پر آنے والا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی سیکرٹری بھی ہوگی جیسے ہی وہ یہاں پہنچیں تم نے کیپٹن کو کسی طرح اپنے کیبن میں بلا کر کم از کم تین چار منٹ کے لئے روکنا ہے اور بس۔۔۔ باقی کام ہم کر لیں گے"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں بلا کر روک لوں گا"۔۔۔ انچارج نے بھی احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ پہلے یا بعد میں بھی اگر اس معاملے کے متعلق کوئی بات لیک آؤٹ ہوئی تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر۔۔۔ آپ بے فکر رہیں سر"۔۔۔ انچارج نے کہا اور عمران بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

"سنو جولیا۔ ایک نادین لڑکی ابھی کیپٹن بنین کے ہمراہ یہاں آئے گی۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گی میں تمہیں اشارہ کر دوں گا۔ وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر آئیں گے۔ تم نے اس لڑکی کے قریب جا کر آہستہ سے کہنا ہے۔ ہیڈ مرکل۔ مجھے کرنل ہارڈ نے بھجوایا ہے لورین۔ وہ پی۔ ایل مجھے دے دو اور خود اس طرح ظاہر کرتی ہوئی باہر جاؤ جیسے پی۔ ایل تمہارے پاس ہو۔۔۔ کیونکہ باہر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے جولیا کو ایک طرف لے جا کر سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ پی۔ ایل ہے کیا"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"یہ ایک چھوٹا سا پرزہ ہے۔ اور سنو۔ اگر وہ کوئی جرح وغیرہ کرے تو تم اسے یہ کارڈ دکھا دینا۔ نمبر پوچھے تو سکسٹی ون بتا دینا ہے۔ اس کے نیچے لکھا ہوا ہے۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کرنل ہارڈ نے جو کہ ہیڈ مرکل کا انچارج ہے کیپٹن بنین کو اس کے بحری جہاز پائنڈ آف ناڈا پر کال کر کے واپس بلوایا ہے۔ اس لڑکی کا نام لورین ہے۔ اور باہر لورین کو لینے کے لئے مرفی نامی نوجوان کھڑا ہوگا۔۔۔ یہ میں تمام تفصیل اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم کسی موقع پر گھبراؤ نہیں۔ پی۔ ایل ہم نے اس سے یہیں وصول کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ تم بے فکر رہو"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور عمران کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔ یہ وہی کارڈ تھا جو عمران کو سنگا پہاڑی پر کیبن کے باہر گھاس پر پڑا ہوا ملا تھا۔ عمران نے یہ کارڈ کرنل فریدی کو دکھا ضرور دیا تھا لیکن دیا نہ تھا۔ اس لئے وہ اس کی جیب میں ہی تھا۔

"اوہ لوگ یہاں آ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ تمہاری یہاں مسلسل موجودگی سے چونک پڑیں۔ اس لئے تم باہر جا کر ہال میں بیٹھ جاؤ۔ تمہارا انداز ایسا ہو جیسے کام کرتے کرتے تھک کر ذہنی تفریح کے لئے باہر نکلی ہو۔ میں ڈپٹی انچارج کے کمرے میں رہوں گا۔ تاکہ وہ کیپٹن بینس کو کہیں پہلے سے ہوشیار نہ کر دے ۔۔۔ کسی کے دین ایمان کا پتہ نہیں ہوتا۔ جب پرائڈ آف ناڈا کا ہیلی کاپٹر تمہیں اترتا نظر آئے تو تم یہاں آجانا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ عمران انچارج کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا کیبن سے باہر نکلی تو سیکورٹی پر موجود افراد چونک پڑے۔

"میں ذرا ٹہلنے کے لئے سامنے ہال تک جا رہی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم" ۔۔۔ سیکورٹی والوں نے سر جھکا کر جواب دیا۔ اور جولیا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ہال تک پہنچ گئی۔ ایک کاؤچ پر بیٹھ کر اس نے رسالہ اٹھایا۔ اور اس میں چھپی ہوئی تصویریں دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

تصویریں دیکھتے ہوئے اسے اپنی مخصوص نسوانی حس نے چونکا دیا کہ کوئی مرد اسے دیکھ رہا ہے۔ عورتوں میں یہ خاص حس ہوتی ہے کہ اگر کوئی مرد چاہے ان کی پشت پر کھڑا انہیں دلچسپی سے دیکھ لے تو انہیں اس کا احساس ہو جاتا ہے ۔۔۔ جولیا نے چونک کر سر اٹھایا تو سامنے دو افراد بحری افسروں کی وردی میں ملبوس موجود تھے۔ ان میں سے ایک تو آگے بڑھ گیا جب کہ دوسرا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اسے مڑ مڑ کر دیکھتا رہا۔ جولیا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک بار پھر رسالے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ لیکن

اسے معلوم تھا کہ اسے مڑ کر دیکھنے والے نے اپنے ساتھی سے کوئی بات کی اور پھر اس کا لمبا تڑنگا ساتھی تو آگے بڑھ گیا جب کہ مڑ کر دیکھنے والا ہال میں ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسالہ اٹھا لیا ۔۔۔ گو یہ سب کچھ جولیا کی سائیڈ پر ہو رہا تھا لیکن جولیا کو ان کی حرکات کا پورا پورا ادراک تھا اور اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ہال میں بیٹھنے والا نوجوان رسالہ پڑھنے کے باوجود مسلسل اسے ہی دیکھ رہا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ہی اچانک ایک ہیلی کاپٹر کی آواز جولیا کے کانوں میں پڑی تو وہ رسالہ پھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی اور نوجوان کی طرف دیکھے بغیر کیبن کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔ کیونکہ اس نے ہیلی کاپٹر پر لکھے ہوئے پرائڈ آف ناڈا کے الفاظ دور سے ہی پڑھ لئے تھے۔ اور وہ سمجھ گئی تھی کہ یہی ان کا مطلوبہ ہیلی کاپٹر ہے۔

اس نے دیکھا کہ نوجوان اس کے تعاقب میں آ رہا تھا۔ جولیا خاموشی سے کیبن میں داخل ہو گئی۔ عمران نے اسے تیار رہنے کا اشارہ کیا وہ اس وقت ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔۔۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور کاؤنٹر کے قریب ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

چند لمحوں بعد عقبی دروازہ کھلا اور کیپٹن بینس اور ایک ناڈین لڑکی آگے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ کیپٹن تو کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا جب کہ جولیا اس لڑکی کی طرف بڑھی۔ اس نے جیب سے ریڈ سرکل کارڈ نکال کر پہلے سے ہاتھ میں رکھا ہوا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ تم" ۔۔۔ جولیا نے ناڈین لہجے میں لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور لڑکی بری طرح چونک کر اس کی طرف مڑی۔ جولیا نے ہاتھ

میں موجود کارڈ اس کے سامنے کر دیا۔ کیپٹن بینن ابھی دستخط کر رہا تھا کہ کاؤنٹر پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بجی۔ کاؤنٹر گرل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ـــــ لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ کیپٹن سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو اندر بلایا جا رہا ہے" ـــــ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ـــــ اوہ اچھا" ـــــ کیپٹن نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے کیبن کی طرف مڑ گیا۔

"وہ پی۔ ایل مجھے دے دو۔ کرنل ہارڈ نے سخت ہدایت کی ہے۔ باہر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی موجود ہیں۔ لیکن تم نے یہی ظاہر کرنا ہے کہ پی۔ ایل تمہارے پاس ہے" ـــــ جولیا نے تیز لہجے میں لورین سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں دے دوں۔ مگر...... " ـــــ لورین نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ ورنہ اگر ان میں سے کوئی اندر آ گیا تو کرنل کی ساری پلاننگ خراب ہو جائے گی۔ تم نے مرفی کو بھی نہیں بتانا کہ تم مجھے پی۔ ایل دے چکی ہو سمجھیں" ـــــ جولیا نے جان بوجھ کر مرفی کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"تم ہارڈ نمبر کی ٹیم ہے" ـــــ لورین نے ہچکچا کر ہینڈ بیگ کی زپ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"یس نمبر ون ـــــ جلدی کرو پلیز" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔ اور نمبر ون کہ لورین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ مرفی اور نمبر کا حوالہ اور پھر کارڈ اس کے ساتھ کرنل ہارڈ کا نام اور جولیا کی ناگن جیسی صورت

اور نارڈین لہجہ۔ ان سب نے مل کر اس کے تمام شکوک دور کر دیئے تھے۔ اس نے جلدی سے ہینڈ بیگ کھولا اور پھر اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے کاغذ میں لپٹا ہوا پی۔ ایل نکال کر جولیا کے ہاتھ پر رکھ دیا ـــــ جولیا نے پلک جھپکنے میں اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس ساری کارروائی میں زیادہ سے زیادہ تین منٹ لگے تھے۔

"باہر یہی ظاہر کرنا کہ وہ تمہارے پاس ہے" ـــــ جولیا نے کہا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے انچارج والے کیبن کا دروازہ کھلا اور کیپٹن بینن ہنستا ہوا باہر آ گیا۔

"آؤ لورین ـــــ میں تمہیں گیٹ کراس کرا دوں" ـــــ کیپٹن نے مسکراتے ہوئے لورین سے کہا۔ اور خود بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لورین جولیا کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھی۔ اس نے ہینڈ بیگ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا ـــــ اور پھر آگے پیچھے چلتے ہوئے وہ کیبن سے باہر نکل گئے۔

عمران جو یہ ساری کارروائی کرسی پر بیٹھا دیکھ رہا تھا تیزی سے اٹھ کر جولیا کی طرف آیا۔

"یہ مجھے دے دو۔ اور تم انچارج کے کمرے میں بیٹھ جاؤ" ـــــ عمران نے کہا۔

اور جولیا نے جیب سے پی۔ ایل نکال کر عمران کے ہاتھ پر رکھا اور خود انچارج کے کمرے کی طرف مڑ گئی۔ عمران نے پی۔ ایل کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر نکل آیا۔

اسی لمحے وہ سامنے جاتے ہوئے کیپٹن بینن اور لورین کے پیچھے چلتے

ہوئے دو افراد کو دیکھ کر چونک پڑا۔ گو وہ دونوں بحری افسروں کی یونیفارم میں تھے لیکن انہیں چلتا دیکھ کر عمران فوراً سمجھ گیا کہ وہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی ——— ان دونوں کی یہاں موجودگی کا مطلب واضح تھا کہ وہ کیپٹن بنین اور لورین کے منتظر تھے۔ اور یہ بات تبھی ممکن ہو سکتی تھی جب کہ انہیں کرنل ہارڈ کی کیپٹن بنین سے ہونے والی گفتگو کا علم ہو ——— چنانچہ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ کرنل ہارڈ کے اس طرح اچانک پی۔ ایل کو واپس منگوا لینے کی تہہ میں لازماً کرنل فریدی کا ہی ہاتھ ہوگا۔

پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے لورین گیٹ کراس کر گئی۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید اس کے پیچھے چلے گئے جب کہ کیپٹن بنین واپس مڑ گیا۔

عمران واپس کیبن میں داخل ہوا۔ اور اس نے انچارج کے کمرے میں بیٹھی ہوئی جولیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

اور پھر وہ دونوں بڑے مطمئن انداز میں چلتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ابھی وہ گیٹ کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ باہر بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہماری شادی کی خوشی میں آتش بازی ہو رہی ہے" ——— عمران نے مسکرا کر کہا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مس لورین کی تلاشی لے لی ہے" ——— کرنل فریدی نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

لورین سامنے ایک کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ کرنل فریدی کے پیچھے کیپٹن حمید بھی اندر داخل ہوا۔

"یس سر۔ اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے" ——— سائیڈ پر کھڑے ایک مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی چیز نہیں نانسنس اس کے پاس تو دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ بریشر لاک۔ کیوں مس لورین میں درست کہہ رہا ہوں" ——— کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور مجھے یہاں اغوا کر کے کیوں لے آئے ہو۔ جانتے ہو میں ایک صحافی ہوں۔ تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہوگا" ——— لورین نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"صحافی ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ اس کا ہینڈ بیگ کہاں ہے" کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ ہے سر" ۔۔۔ اسی مسلح آدمی نے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا ہینڈ بیگ اٹھا کر فریدی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

فریدی نے ہینڈ بیگ لیتے ہوئے لورین کی طرف دیکھا لیکن لورین کے چہرے پر کسی تشویش کے آثار نہ تھے۔ کرنل فریدی اس کے تاثرات دیکھ کر چونک پڑا ۔۔۔ اس نے جلدی سے ہینڈ بیگ کو کھنگالنا شروع کر دیا۔ اس کا خفیہ خانہ بھی اس نے اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لیا۔ لیکن ظاہر ہے اس میں پی۔ ایل ہوتا تو کرنل فریدی کو ملتا۔ کرنل فریدی کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئیں ۔۔۔ اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر اس نے ہینڈ بیگ کا دستہ چیر دیا۔ اور اس کے بعد تو پورے ہینڈ بیگ کو ادھیڑ کر رکھ دیا گیا۔ لیکن اس میں سوائے نسوانی مخصوص چیزوں کے لپ سٹک، نشو پیپر اور ایک پیکٹ چیونگم کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

"اس کے جوتے اتارو۔ اور انہیں چیک کرو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ادھڑا ہوا ہینڈ بیگ ایک طرف پھینکتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب واقعی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

لورین کے جوتے بھی اس کے ہینڈ بیگ کی طرح ادھیڑ ڈالے گئے اور پھر کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر لورین کا جسم ٹٹولنا شروع کر دیا۔

"یہ کام آپ میرے ذمے لگا دیں۔ میں اس کام میں ماہر ہوں" کیپٹن حمید نے جو اب تک خاموش کھڑا ہوا تھا فوراً کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس" ۔۔۔ کرنل فریدی نے مڑ کر اس قدر سخت لہجے

میں کہا کہ کیپٹن حمید سہم کر رہ گیا۔

"ہوں ۔۔۔ تو تم نے پی۔ ایل پہلے ہی کسی کے حوالے کر دیا ہے۔ بولو کسے دیا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں لورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا پی۔ ایل۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میں صحافی ہوں" لورین نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"سنو لڑکی۔ جس قدر جلد تم بتا دو گی کہ تم نے پی۔ ایل کس کو اور کہاں دیا ہے اس قدر جلد تمہاری جان بچ جائے گی ورنہ ......" کرنل فریدی نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"میں کسی پی۔ ایل کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور مجھے اس طرح اغوا کر کے یہاں لے آنے کا کیا مقصد تھا" لورین نے بھی اس بار غصیلا لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"سنو لڑکی ۔۔۔ میرا نام کرنل فریدی ہے۔ اور میں پتھروں کو بھی بولنے پر مجبور کر دیتا ہوں۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ صاف صاف بتا دو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی ۔۔۔ سوری میں تمہیں نہیں جانتی" ۔۔۔ لورین نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"حمید" ۔۔۔ کرنل فریدی نے یک لخت پیچھے کھڑے کیپٹن حمید کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے خلاف معمول انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی بات کہہ کے جھڑک سن چکا تھا۔

"اس سے اگلواؤ کہ اس نے پی-ایل کا کیا کیا ہے۔ اور سنو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں" کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پانچ منٹ تو بہت زیادہ ہیں کرنل۔ ابھی لیجیے" ——— کیپٹن حمید نے کہا اور تیزی سے لورین کی طرف بڑھا۔ جو کرسی پر بندھی بیٹھی تھی۔ کیپٹن حمید نے جیب سے ریوالور باہر نکال لیا تھا۔

"دیکھو لورین۔ مجھے تم جیسی نوجوان عورتوں پر تشدد کرتے لطف آتا ہے۔ اس لیے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہو جاؤ" ——— کیپٹن حمید نے لورین کے قریب پہنچ کر سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا۔ اور اس میں سے ساری گولیاں باہر نکال کر چیمبر بند کر دیا۔ ایک گولی ہاتھ میں رکھ کر اس نے باقی گولیاں جیب میں ڈالیں اور ایک بار پھر چیمبر کھول کر اس نے ایک گولی اندر ڈالی اور پھر چیمبر کو بند کر کے اسے گھما دیا۔

"تم شاید اب مجھے چانس دو گے۔ تم جو چاہے کر لو۔ جو میں نے کہہ دیا ہے وہی کافی ہے" ——— لورین نے مضبوط لہجے میں کہا۔ اور جواب میں کیپٹن حمید ہنس پڑا۔

"ہونہہ ——— ایک گولی ڈال کر چانس دینا تو عام سی بات ہے" کیپٹن حمید نے کہا۔ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور کی دوسری گولی نکالی اور اسے لورین کے کان کے سوراخ میں رکھ کر اس نے ریوالور کی نال اس کے کان کے سوراخ پر جما دی۔

"ہاں تو تم تیار ہو۔ میں نے تمہارے کان میں گولی اس طرح رکھی ہے کہ جب ریوالور سے نکلنے والی گولی اس سے ٹکرائے گی تو یہ تمہارا جبڑا اندر

سے توڑتی ہوئی تمہارے دانتوں کو توڑتی ہوئی باہر نکل جائے گی۔ اس طرح تم ویسے تو صحیح سلامت رہو گی لیکن تمہاری شکل ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی چڑیل ہوتی ہے" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹرچ کی آواز سنائی دی اور حمید نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر ٹرچ کی آواز نکلی۔ لورین کے چہرے پر اب پسینہ بہنے لگا۔ موت سے زیادہ اُسے اپنی شکل بگڑنے کا افسوس ہو رہا تھا ——— حمید نے کوئی بات کئے بغیر ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اور ایک بار پھر ٹرچ کی آواز نکلی۔ لیکن اس بار لورین کے کان میں موجود گولی نے ذرا سی حرکت کی تو لورین بے اختیار چیخ پڑی۔

"رک جاؤ رک جاؤ ——— بتاتی ہوں۔ گولی میرے کان سے نکالو" لورین نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بتاتی جاؤ۔ رکو نہیں ——— حمید نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ ٹرچ کی آواز ایک بار پھر نکلی اور گولی نے اس بار پہلے سے زیادہ واضح طور پر حرکت کی تھی شاید یہ خالی نال سے نکلنے والی ہوا کا اثر تھا۔

"چانس اب کم رہ گئے ہیں چڑیل بننے کے" ——— کیپٹن حمید نے ممزدب لہجے میں کہا۔

اور لورین نے ایک لمحت چیختے ہوئے انہیں بتا دیا کہ کس طرح سکسٹی ون نے کیبن میں کرنل ہارڈ کا پیغام دے کر اس سے پی-ایل لے لیا تھا۔

"رک جاؤ حمید" ——— کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور حمید نے ریوالور ہٹا لیا۔ البتہ گولی اسی طرح لورین کے کان میں رہنے دی۔

"لیکن کیا تمہیں اس سے پہلے کرنل ہارڈ نے اطلاع دی تھی کہ تم پی-ایل

کیبن میں دے دو" ——— کرنل فریدی نے سخت لہجے میں پوچھا۔
"نہیں ——— بس وہ اچانک کیبن میں ملی اس نے ہیڈ مرکل کا کانڈ دکھایا اور پھر کرنل ہارڈ کا پیغام دیا کہ باہر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی موجود ہیں اس لئے کرنل ہارڈ نے یہ پلاننگ کی ہے۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے باہر ایسی اداکاری کرنی ہے کہ جیسے پی۔ ایل میرے پاس ہو" ——— لورین نے اعصابی طور پر شکستہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے وہ کارڈ دیکھا تھا اس پر نمبر لکھا ہوا تھا" ——— کرنل فریدی نے ایک خیال کے آتے ہی چونک کر پوچھا۔
"ہاں۔ میں نے خود دیکھا تھا۔ اس پر سکسٹی دن لکھا ہوا تھا" ——— لورین نے جواب دیا۔
"اس لڑکی نے نیلے رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا" ——— کرنل فریدی نے دوسرا سوال کیا۔
"ہاں ہاں۔ بالکل نیلے رنگ کا۔ کیا تم اُسے جانتے ہو"
لورین نے حیران ہو کر کہا۔
"اچھی طرح جانتا ہوں۔ لازماً وہ عمران کی ساتھی ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ زیرو الیون تم لورین کی آنکھیں بند کر کے اسے کسی ویران سی سڑک پر چھوڑ آؤ۔ اب یہ ہمارے لئے بے کار ہے" ——— کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ وہ مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹ رہا تھا جیسے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

کرنل ہارڈ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا سامنے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ گھڑی کے مطابق اب تک لورین ائیر پورٹ پہنچ گئی ہو گی ——— اور اب کسی بھی وقت وہ یہاں پہنچ سکتی تھی۔ اس دوران کرنل ہارڈ بار بار ایس۔ پی۔ دن کی لائی ہوئی مائیکرو فلم پروجیکٹر پر چلا کر دیکھ چکا تھا۔ تاکہ اصل اور نقل کے نشانات کو اچھی طرح چیک کر سکے۔ دونوں نشانات میں بڑا معمولی سا فرق تھا۔ جو عام نظروں سے چیک نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن بہرحال فرق موجود تھا۔
اُسی لمحے دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور کرنل ہارڈ چونک پڑا۔ دستک کے انداز سے اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار ابھر آئے۔ شاید اُسے لورین کا اس طرح دستک دینا پسند نہ آیا تھا۔
"یس۔ کم ان" ——— کرنل ہارڈ نے تلخ اور سخت لہجے میں کہا۔
مگر دوسرے لمحے دروازہ کھلنے پر نمودار ہونے والے ایک نوجوان

کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا۔ یہ ٹونی تھا۔ جسے لورین اور مرفی کی نگرانی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ٹونی کا چہرہ سخت متوحش تھا۔

"ب ــــ بب ــــ باس ــــ غضب ہوگیا۔ لورین کو اغوا کرلیا گیا ہے اور مرفی کو گولی ماردی گئی ہے" ــــ ٹونی نے متوحش لہجے میں کہا۔

"کک ــــ کک ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے کیا ہے" ــــ کرنل ہارروڈ نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔

"باس ــــ لورین ایئرپورٹ کے گیٹ سے باہر آئی تو وہ پارکنگ کی طرف آنے لگی۔ مرفی ایک سائیڈ پر کار لے کر کھڑا تھا۔ اس نے لورین کو دیکھ کر کار آگے بڑھائی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لورین تک پہنچتا اچانک ایک سائیڈ سے کار آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھی اور اس نے لورین کو زبردستی اچک لیا ــــ اسی لمحے مرفی کی کار پر دو سائیڈوں سے بے تحاشا فائرنگ ہوئی۔ اور مرفی کی کار مڑ کر ایک ہیوی لوڈر سے ٹکرا گئی۔ لورین کو لے جانے والی کار کے پیچھے دو کاریں بھی بڑھ گئیں۔ انہی دو کاروں سے ان پر فائرنگ کی گئی تھی ــــ میں نے ان کا تعاقب کرنے کی کوشش کی لیکن آگے پولیس نے چیکنگ راڈ لگا رکھا تھا۔ مجبوراً مجھے وہاں رکنا پڑا۔ اب سیدھا وہیں سے آرہا ہوں" ــــ ٹونی نے تیز تیز لہجے میں پورا واقعہ سنا دیا۔

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے۔ لورین کی آمد کا کسی کو کیسے پتہ چل سکتا ہے" کرنل ہارروڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس ــــ وہ سب لوگ مقامی تھے۔ ان میں کوئی غیر ملکی نہ تھا" ٹونی نے مزید بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ــــ تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس نے یہ کھیل کھیلا ہے۔ لیکن انہیں لورین کی آمد کا کیسے پتہ چلا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی" ــــ کرنل ہارروڈ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے کے عضلات بار بار پھیل اور سکڑ رہے تھے۔ پیشانی سلوٹوں سے بھر چکی تھی۔

"ان کاروں کے نمبر" ــــ اچانک کرنل ہارروڈ نے ٹونی سے مخاطب ہو کر پوچھا جو ابھی تک سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔

"وہ کاریں نمبر پلیٹوں کے بغیر تھیں باس" ــــ ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ تو باقاعدہ پلاننگ کی گئی تھی۔ کاش مجھے ذرا سا بھی شبہ ہو جاتا تو میں دیکھتا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے" ــــ کرنل ہارروڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اچھا بھلا پی۔ ایل باہر جا چکا تھا۔ اگر آپ اسے واپس نہ منگواتے تو بہتر تھا" ــــ ٹونی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہونہہ" ــــ کرنل ہارروڈ نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ یک لخت چونک پڑا۔

"اوہ ــــ ٹرانسمیٹر نکالو۔ جلدی کرو۔ ٹرانسمیٹر نکالو" کرنل ہارروڈ نے اچانک چیخ کر کہا۔

اور ٹونی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا عقبی الماری کی طرف بڑھا۔

اس نے الماری کھول کر ٹرانسمیٹر نکالا اور کرنل ہارڈ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

کرنل ہارڈ نے جلدی سے اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو —— سی۔ اے کالنگ۔ ایس۔ بی۔ ون اوور"

کرنل ہارڈ نے چیخنے کے سے انداز میں بار بار فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس —— ایس بی ٹو اسٹینڈنگ اوور" —— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایس۔ بی۔ ون کہاں ہے اوور" —— کرنل ہارڈ نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دو روز سے غائب ہیں باس۔ ہم سب ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ اتنا پتہ چلا ہے کہ ان کی رہائش گاہ سے انہیں کہیں زبردستی جایا گیا ہے —— لیکن اس کے بعد بے پناہ تلاش کے باوجود اب تک ان کا پتہ نہیں چل رہا اوور" —— ایس۔ بی۔ ٹو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سہما ہوا تھا۔

"دو روز سے غائب ہے۔ کیا سنٹر سے ہیڈکوارٹر ایس۔ بی۔ نے کوئی کال کی تھی اوور" —— کرنل ہارڈ نے کہا۔

"ہیڈکوارٹر —— نو سر —— کوئی کال نہیں کی گئی اوور"

ایس۔ بی۔ ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ —— اسے فوراً تلاش کرو زندہ یا مردہ اور ہیڈکوارٹر

اوور اینڈ آل" —— کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کوئی گہری چال چلی گئی ہے۔ انتہائی گہری بھیانک چال۔ اب اس شہر پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گا۔ میں یہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" —— کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹونی جو ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا خاموش کھڑا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

کرنل ہارڈ چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر وہ ٹونی سے مخاطب ہوا۔

"جیفر کو کہو کار تیار کرے۔ اور سنو اسے کہہ دینا کہ ریڈ ٹچ بیگ کے اندر رکھ لے۔ میں آ رہا ہوں" —— کرنل ہارڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس کمرے میں آیا تو اس نے مقامی اپ کیا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ یک لخت ٹونی برآمدے میں بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔

"باس باس —— مس لورین آگئی ہیں" —— ٹونی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"لورین کہاں ہے" —— کرنل ہارڈ بری طرح چونک پڑا۔

اسی لمحے لورین دو مسلح افراد کے ساتھ چلتی ہوئی برآمدے میں پہنچ گئی۔

"اسے اندر لے آؤ۔ اور دیکھو باہر پوری نگرانی کرو۔ ہو سکتا ہے یہ چال ہو۔ کوئی لورین کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا ہو" —— کرنل ہارڈ نے چیختے ہوئے ٹونی سے کہا۔ اور خود دوبارہ اندر کمرے میں موجود اپنی

کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے لورین اندر داخل ہوئی وہ باس کا چہرہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکی۔

"بیٹھو لورین۔ اور مجھے جلدی سے پوری تفصیل بتاؤ۔ وہ پی۔ ایل کا کیا ہوا"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ کرنل۔ غضب ہو گیا۔ کوئی لمبی سازش ہوئی ہے۔ میں جب کیپٹن ہینن کے ہمراہ ایئرپورٹ پر پہنچی تو مجھے ایک ناڈین لڑکی کیبن میں ملی اس کے پاس ہیڈ سرکل کا کارڈ تھا۔ جس پر اس کا نمبر سکسٹی ون لکھا ہوا تھا"۔۔۔ لورین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سکسٹی ون۔۔۔ کیا تم سکسٹی ون ہی کہہ رہی ہو"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس کرنل۔۔۔ سکسٹی ون۔۔۔ میں نے اچھی طرح دیکھا تھا"۔ لورین نے جواب دیا۔

"لیکن سکسٹی ون تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس نے ڈاگر کے ساتھ مل کر غداری کی تھی۔ بہرحال آگے بتاؤ"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے بتایا کہ باہر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے کرنل ہارورڈ نے پلاننگ بدل دی ہے۔ وہ پی ایل مجھے دے دو۔۔۔ اور تم باہر اس طرح جاؤ جیسے واقعی پی ایل تمہارے پاس ہو۔ اس نے باہر موجود مرفی کا بھی حوالہ دیا تھا۔ ان سب حوالوں کی وجہ سے میں مطمئن ہو گئی ویسے بھی وہ لڑکی ناڈین تھی۔ میں نے پی ایل اسے دے دیا۔۔۔ اور خود کیپٹن ہینن کے ہمراہ بیرونی گیٹ کی طرف چل پڑی"۔۔۔ لورین نے کہا۔

"جب تم نے پی۔ ایل اس لڑکی کو دیا اس وقت کیپٹن ہینن کہاں تھا"۔ کرنل ہارورڈ نے پوچھا۔

"وہ انچارج کے کمرے میں گئے ہوئے تھے۔ انچارج نے انہیں بلایا تھا"۔۔۔ لورین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کیپٹن ہینن اس کھیل میں شامل نہیں ہے۔ بہرحال پھر"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ہینن نے مجھے گیٹ کراس کرایا۔ میں باہر آگئی"۔ لورین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آگے بتاؤ۔ تمہیں اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا۔ اور پھر تم اتنی جلدی ہی واپس کیسے آگئیں"۔۔۔ کرنل ہارورڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے راستے میں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک ہال میں کرسی پر بندھی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں دو مسلح آدمی تھے۔ اس کے بعد وہاں ایک لمبا تڑنگا آدمی آیا۔۔۔ اس کے پیچھے ایک درمیانے قد کا نوجوان تھا۔ انہوں نے میرا ہینڈ بیگ چیک کیا۔ جوتے ادھیڑ دیئے۔ انہیں پی۔ ایل کی تلاش تھی۔ جب پی۔ ایل انہیں نہ ملا تب اس لمبے آدمی نے بتایا کہ وہ کرنل فریدی ہے۔۔۔ اس کے بعد اس کے ساتھی کیپٹن حمید نے مجھ پر تشدد کیا۔ مجھے اعصابی طور پر خوفزدہ کیا گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ایئرپورٹ والی ساری بات بتا دی۔ اس پر اس نے مجھ سے سوالات کئے۔۔۔ اس نے اس لڑکی کے متعلق پوچھا۔ اس کے اسکرٹ

عمران نے بڑے اطمینان سے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"اوہ عمران تم۔ اور یہاں۔ کیسے آ گئے" ــــ فیاض نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیوں یہاں بالغ نہیں آ سکتے کیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت نینگا پہاڑی کے دامن میں موجود تھا۔ آج سا ہی سیکرٹ سروس نے نینگا پہاڑی پر پکنک منانے کا انتظام کیا ہوا تھا ــــ اور عمران اسی پکنک میں شرکت کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ دامن میں پہنچتے ہی اُسے سڑک کے کنارے پولیس اکٹھی کھڑی نظر آئی۔ کسی کار کا ایکسیڈنٹ ہوا نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف نیلے رنگ کا ایک بڑا سا ٹرک بھی ٹیڑھا ہوا کھڑا تھا ــــ عمران شاید اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتا لیکن پھر اُسے اچانک پولیس کے درمیان کھڑا

فیاض نظر آ گیا تو اس نے کار روک دی۔ اُسے حیرت اس بات پر ہوئی تھی کہ ایک عام سے ایکسیڈنٹ میں فیاض کی موجودگی کس کھاتے میں ہوئی۔ یہ تو پولیس کیس تھا۔

"یہ بات نہیں۔ ابھی یہاں سر رحمان اور دیگر اعلیٰ افسران پہنچنے والے ہیں۔ اور تم جانتے ہو تمہارے ڈیڈی کا لاڈ تمہیں یہاں دیکھ کر کیا ہو گا" فیاض نے جواب دیا۔

"ہونا کیا ہوتا ہے۔ سر پر دست شفقت پھیریں گے۔ درازیٔ عمر کی دعائیں دیں گے" ــــ عمران نے جواب دیا۔ لیکن اس کی نظریں اب پولیس کے درمیان پڑی ہوئی دو لاشوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جن پر سفید رنگ کے کپڑے ڈال دیئے گئے تھے۔

"ارے خدا کے لئے ابھی ٹل جاؤ۔ جب سر رحمان واپس چلے جائیں پھر بے شک آ جانا ورنہ وہ مجھ پر خواہ مخواہ برس پڑیں گے" ــــ فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"برسیں گے تو فصل اچھی ہو گی۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ قحط سالی کا شدید خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ویسے بائی داوے۔ یہاں ہوا کیا ہے" ــــ عمران نے بڑی بے نیازی سے کہا۔

"ہونا کیا ہے ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ اس کار کا نیلے رنگ کے ٹرک سے۔ ٹرک ڈرائیور فرار ہو گیا ہے" ــــ فیاض نے اُسے ٹالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے شاید پہلے کبھی لاشیں نہیں دیکھی تھیں۔ اس لئے ڈیڈی نے سوچا ہو گا کہ تم جا کر لاشیں دیکھ لو کہ ایسی ہوتی ہیں لاشیں" ــــ عمران

کونگ اس نے خود بتایا۔ سکسٹی ون نمبر پر وہ چونکا تھا۔ اس نے پوچھا تھا کہ کیا واقعی کارڈ پر یہی نمبر لکھا ہوا تھا۔ میں نے جب پوچھا کہ کیا وہ اس ایئرپورٹ والی لڑکی کو جانتا ہے تو اس نے کہا کہ ہاں وہ اچھی طرح جانتا ہے وہ لازماً عمران کی ساتھی ہوگی ——— اس کے بعد انہوں نے میری آنکھوں پر پٹی باندھی اور مجھے چوک پر کار سے اتار کر چلے گئے۔ میں وہاں سے ایک ٹیکسی پر بیٹھ کر یہاں آئی ہوں۔ میں نے تعاقب کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ لیکن کسی نے تعاقب نہیں کیا" ——— لودین نے ساری بات تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ——— اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ اس چکر میں عمران ملوث ہے۔ اس نے کرنل فریدی کو بھی چکر دیا ہے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ تمہاری واپسی کا ان دونوں کو کیسے پتہ چل گیا" ——— کرنل ہاروڈ نے کہا۔

"یہ عمران کون ہے کرنل" ——— لودین نے کہا۔

"یہ ایک عفریت ہے۔ بظاہر احمق سا مسخرہ نوجوان لیکن دراصل بدروح ہے۔ یہ یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے کوشش کی تھی کہ پی۔ایل میں لے کر چلا جاؤں اور کرنل فریدی اور عمران کو آپس میں لڑا دوں ——— یہ دونوں اب بھی لڑیں گے۔ کیونکہ وہ لڑکی لازماً عمران کی ساتھی ہی ہوگی۔ اور اس نے کرنل فریدی کو بھی ڈاج دے دیا۔ لیکن اب پی۔ایل کا حصول انتہائی مشکل ہو جائے گا" ——— کرنل ہاروڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل آپ نے مجھے پی۔ایل سمیت واپس کیوں طلب کیا تھا"

لودین نے کہا۔

"یہ بھی ایک گہری چال تھی۔ اور میں احمقوں کی طرح اس جال میں آ گیا۔ ایس۔پی۔ون نیدرلینڈ میں ہمارا چیف ایجنٹ ہے۔ لازماً کرنل فریدی نے اسے کور کیا ہوگا ——— اور پھر کرنل فریدی نے ایک ڈرامہ کھیلا۔ نقلی پی۔ایل کی فلم تیار کر کے نقلی ایس۔پی۔ون کے ذریعے مجھے پہنچائی اور مجھے اس بات پر ذہنی طور پر تیار کر لیا۔ کہ میں پی۔ایل واپس منگوا کر اسے چیک کروں ——— بس اس چکر میں مار کھا گیا۔ دراصل مجھے ایک فیصد بھی توقع نہ تھی۔ کہ میرے ساتھ ایسا ہوگا۔ ورنہ میں لازماً ہوشیار ہو جاتا۔ میں تو یہی سمجھتا رہا کہ اکرم پاشا کے قتل اور پھر میرے آدمی کے قتل کے بعد پی۔ایل محفوظ ہو گیا ہے ——— اب کرنل فریدی اور عمران آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اور میرا خیال ہے۔ میری ٹرانسمیٹر کال چیک کی گئی ہے۔ اور اسے دونوں نے چیک کیا ہے۔ عمران نے بھی اور کرنل فریدی نے بھی اس لئے وہ دونوں ہی اپنی اپنی پلاننگ کے تحت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ اور عمران پی۔ایل لے اڑا ——— کرنل ہاروڈ نے میز پر مکا مارتے ہوئے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

اور لودین دل ہی دل میں عمران کے بارے میں سوچنے لگی۔ جس نے اس قدر آسانی سے اس سے پی۔ایل حاصل کر لیا تھا۔

"لیکن کرنل وہ سکسٹی ون کا کارڈ" ——— لودین نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"اسی کارڈ نے تو سارا کھیل بگاڑا ہے۔ لازماً سکسٹی ون سے یہ کارڈ کہیں گرا ہوگا جو عمران کے ہتھے چڑھ گیا ہے" ——— کرنل ہاروڈ نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــــ اوربن نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں نے ہر قیمت پر بی۔ایل واپس لینا ہے۔ چاہے مجھے پاکیشیا اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجانی پڑے" ـــــ کرنل ہارڈ نے برہم لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ہیڈ کوارٹر میں رہو گی باہر نہیں جاؤ گی۔ سمجھیں" ـــــ کرنل ہارڈ نے سخت لہجے میں اوربن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک جامنی رنگ کی کار میں بیٹھا ذلیشن کالونی کی عقبی طرف سے نکل کر شہر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے عقبی راستہ اس لیے استعمال کیا تھا کہ اب وہ ہر طرح سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اگر نقلی ایس۔بی۔ون ہیڈ کوارٹر آ سکتا ہے تو لازماً ہیڈ کوارٹر کرنل فریدی کی نظروں میں ہو گا اور اس کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔ گو اسے کرنل فریدی کا ہیڈ کوارٹر پر فوری ریڈ کرنے کا خطرہ نہ تھا۔ کیونکہ کرنل فریدی کو معلوم ہو چکا تھا کہ بی۔ایل اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے لیکن پھر بھی اس نے احتیاطاً عقبی راستہ استعمال کیا تھا۔

کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا خاص ساتھی جیفر موجود تھا۔

"باس۔ کہاں جانا ہے" ـــــ جیفر نے شہر کی پہلی کراسنگ پر [illegible] کرتے ہوئے پوچھا۔

اور جواب میں کرنل ہارڈ نے اسے اس مارکیٹ کا پتہ بتایا جس پر عمران کا فلیٹ موجود تھا۔ وہ پہلے بھی عمران کے فلیٹ پر کئی بار آ چکا تھا۔ اور عمران سے

اس کی اچھی خاصی دوستی بھی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ اس وقت کی بات تھی جب کہ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب صورت حال مختلف تھی۔ اسے عمران کی صلاحیتوں کا اچھی طرح علم تھا ـــــ یہی وجہ تھی کہ اس نے بجائے کسی منصوبہ بندی کرنے کے ڈائریکٹ ایکشن کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

جب کار عمران کے فلیٹ سے کچھ دور پہنچی تو کرنل ہارڈ نے جیفر کو کار ایک سائیڈ پر روکنے کے لئے کہا۔ کار کے رکتے ہی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"تم یہیں میرا انتظار کرو گے" ـــــ کرنل ہارڈ نے جیفر سے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا فلیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی وہ فلیٹ سے کچھ دور تھا کہ اس نے ایک کار فلیٹ کے سامنے رکتے دیکھی۔ اس نے قدم آہستہ کر لئے ـــــ کار میں سے دو آدمی باہر نکلے۔ اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکے۔ انہیں دیکھتے ہی کرنل ہارڈ پہچان گیا۔ وہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید تھے۔ اپنی اصل شکلوں میں۔

وہ سیڑھیاں چڑھتے اوپر گئے تو کرنل ہارڈ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کرنل فریدی بھی پہنچ گیا یہ اچھا ہوا۔ اب میں دونوں کا اکٹھا ہی خاتمہ کر دوں گا" ـــــ کرنل ہارڈ نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور جیب کو تھپتھپا کر اس نے راکٹ پسٹل کی موجودگی کا یقین کیا۔ یہ انتہائی خوفناک پسٹل تھا جس میں سے گولی کی بجائے راکٹ نکلتے تھے۔ اور یہ راکٹ اس قدر تباہ کن تھے کہ ایک راکٹ ہی کم از کم دس بارہ افراد کے

جسموں کے پیچھے اڑا سکتا تھا۔ اور وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ معمولی سی رعایت سے بھی کام نہ لے گا۔

سیڑھیوں پر پہنچ کر وہ آہستہ ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ پوری طرح بند نہ تھا —— اس میں خاصی بڑی جھری موجود تھی۔ اندر باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن یہ آوازیں واضح نہ تھیں۔ اس نے جیب سے پاکٹ پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیا اور پھر چند لمحے وہ دروازے سے کان لگائے اندر سے آنے والی آوازوں کو سننے کی کوشش کرتا رہا —— لیکن جب کوئی واضح بات اس کے کان تک نہ پہنچی تو آہستہ سے دروازہ دھکیلا اور قدم اندر راہداری میں رکھ دیئے۔ راہداری کے تقریباً آخری سرے سے کچھ پہلے دائیں طرف ڈرائنگ روم سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں —— اور پھر اسے کرنل فریدی اور عمران کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے ہونٹ بھینچ کر قدم تیز کر دیئے۔

کرنل فریدی کی کار کو پوری رفتار سے اڑائے لئے جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جو عام طور پر سپاٹ رہتا تھا۔ اس وقت غصے اور غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے —— کیپٹن حمید نے بہت کم کرنل فریدی کو اس موڈ میں دیکھا تھا اور وہ جانتا تھا کہ جب کرنل فریدی پر ایسا موڈ طاری ہو تو پھر اس سے بات کرنا اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنا ہے۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس وقت اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ حرکت عمران نے کی ہے" —— کیپٹن حمید سے جب رہا نہ گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"ہاں۔ اس کارڈ کے متعلق سن کر مجھے یقین ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہ کارڈ عمران نے ہی مجھے دکھایا تھا۔ اس کے نیچے سکسٹی ون لکھا ہوا تھا۔ اور اس سکسٹی ون کے نمبروں کے ذریعے ہی میں نے اسے بتایا تھا کہ یہ ناڈن زبان میں لکھے گئے ہیں —— اس طرح کرنل ہارڈ کا کلیو ملا تھا اور

اس لڑکی نے جو یقیناً جولیا ہو گی ہی کا۔ ڈاک گھر سے بی۔ ایل وصول کر لیا تھا اس لئے اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ حرکت عمران کی ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اسے بی۔ ایل سے کوئی دلچسپی نہیں اور مجھے غصہ بھی اسی بات پر ہے کہ اس نے منافقت کی ہے ۔۔۔ اگر وہ کھل کر سامنے آ جاتا تو مجھے رتی برابر بھی افسوس نہ ہوتا" ۔۔۔ کرنل فریدی شاید خود بھرا بیٹھا تھا۔ اس لئے کیپٹن حمید کے چھیڑتے ہی وہ کھل اٹھا۔

"لیکن تمہیں آخر اس ساری پلاننگ کا پتہ کیسے چل گیا" کیپٹن حمید نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ اس نے کرنل باروڈ کی کیپٹن بینس کو کی گئی ٹرانسمیٹر کال چیک کر لی ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔ اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ اس کے سوا اس کے اپنے خیال کے مطابق بھی اور کوئی جواب نہ تھا۔ کرنل فریدی نے کار عمران کے فلیٹ کے سامنے روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سلیمان کی شکل نظر آئی۔

"اوہ ۔۔۔ کرنل صاحب" ۔۔۔ سلیمان نے کرنل فریدی کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔ اور مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹ گیا۔

"عمران موجود ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں" ۔۔۔ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا لیکن

اسی لمحے کرنل فریدی نے سلیمان کو گردن سے پکڑا اور اسے ساتھ گھسیٹتا ہوا ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کرنل صاحب میں ......" ۔۔۔ سلیمان نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے اور چہرے پر بے پناہ تعجب کے آثار تھے۔ کیونکہ وہ کرنل فریدی کو اچھی طرح جانتا تھا کم از کم اسے خواب میں بھی کرنل فریدی سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہ تھی اس لئے وہ بے چارہ حیرت سے ہکلا کر ہی رہ گیا۔

عمران ڈرائنگ روم میں صوفے پر اس طرح سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ابھی کسی کو دفن کر کے آ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔

"ارے ۔۔۔ کرنل فریدی آپ" ۔۔۔ عمران نے اس طرح چونک کر کرنل فریدی کو دیکھا جیسے وہ شدید خوفزدہ ہو۔

"ایک طرف ہو کر کھڑے ہو جاؤ سلیمان۔ یاد رکھو اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے انتہائی کرخت لہجے میں سلیمان کو ایک سائیڈ پر دھکیلتے ہوئے کہا۔

"اور خود بھی کھڑے ہو نا۔ آخر کرنل ہیں" ۔۔۔ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ایک لخت دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب ریوالور نظر آ رہا تھا۔ کیپٹن حمید کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے یہ صورت حال اس کی خواہش کے عین مطابق ہو۔

"یس کرنل" ۔۔۔ عمران نے یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ پی۔ایل کہاں ہے۔ جو ائیرپورٹ پر جولیا نے نورین سے حاصل کیا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"پی۔ایل۔۔۔ کیا یہ لپ اسٹک کی کوئی نئی قسم ہے۔ مم۔ مگر یہ تو عورتوں کا معاملہ ہے۔ ابھی ایمان سے میری شادی نہیں ہوئی جو مجھے عورتوں کی لپ اسٹک کی ساری قسمیں اور شیڈز یاد ہوں"۔۔۔ عمران نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ تم نے منافقت کی ہے۔ مجھے تم نے یقین دلایا کہ تم پی۔ایل میں کوئی دلچسپی نہیں لو گے۔ اور پھر خود تم نے بالا ہی بالا پی۔ایل اڑا لیا۔۔۔ اگر تم کھل کر سامنے آجاتے تو مجھے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا۔ اب بھی وقت ہے وہ پی۔ایل میرے حوالے کر دو۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ ملکی مفاد کے مقابلے میں میں دوستی کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا"۔ کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ وہ پی۔ایل لینے آئے ہیں جو جولیا نے ائیرپورٹ پر نورین سے وصول کیا تھا۔ ٹھیک ہے مل جائے گا۔ تشریف رکھیں۔ جاؤ سلیمان چائے تیار کر کے لے آؤ۔۔۔ کرنل فریدی بڑے بااصول آدمی ہیں اور مجھے بااصول آدمی بے حد پسند ہیں"۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔

"نہیں۔۔۔ یہ نہیں رہے گا۔ پی۔ایل نکالو"۔۔۔ کرنل فریدی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سوری کرنل فریدی۔ آپ دھونس دے کر مجھ سے پی۔ایل تو ایک طرف۔ نے۔ بی۔سی بھی وصول نہیں کر سکتے۔ آپ میری طبیعت جانتے

ہیں۔ ہاں اگر آپ دوستانہ انداز میں بات کریں تو دوسری بات ہے"۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پی۔ایل میرے حوالے کر دو۔ اس کے بعد باقی باتیں طے کریں گے"۔۔۔ کرنل فریدی نے اس بار مجبوراً نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ عمران مر تو سکتا ہے لیکن اس سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرایا جا سکتا۔

"یہ بات ہوئی ناں۔ یہ لیجئے پی۔ایل۔ میں نے اس کا صرف ڈیزائن دیکھنا تھا۔ باقی مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ اگر نہ آتے تو میں یہ آپ کو آپ کی رہائش گاہ پر دے آتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے کاغذ میں لپٹا ہوا پی۔ایل نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ میری ملکیت ہے"۔۔۔ اچانک دروازے سے آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے ایک آدمی نے جھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے پی۔ایل لیا اور واپس راہداری میں دوڑ گیا۔

کرنل فریدی بجلی کی سی تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔ اس نے فائر بھی کیا۔ لیکن پی۔ایل جھپٹنے والا راہداری میں سے غائب ہو چکا تھا گولی واپس بند ہوتے دروازے کے پٹ پر لگی تھی۔

کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے صوفے پر بیٹھا رہا جیسے اسے اس بھاگ دوڑ سے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہ ہو۔

چند لمحوں بعد کرنل فریدی اور کیپٹن حمید واپس آ گئے۔

"یہ کون تھا" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ نے اسے آواز سے نہیں پہچانا۔ یہ کرنل بارووڈ تھا۔ کناڈا کی سپیشل ایجنسی کا چیف" ـــــ عمران نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ تم نے ایک بار پھر میرے ساتھ چال کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ تمہارا کوئی آدمی لازماً یہیں قریب ہی چھپا ہوا تھا۔ تاکہ تم مجھے یہ تاثر دے سکو کہ اب پی۔ ایل کرنل بارووڈ کے پاس ہے۔ اس طرح میں کرنل بارووڈ کے پیچھے بھاگتا رہوں۔ دیکھو کھل کر بات کرو" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو واقعی پریشر لاک چاہئے" ـــــ عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ـــــ کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کو یہی مطلب بتانا پڑے گا۔ یہ لیجئے پی۔ ایل یعنی پریشر لاک" عمران نے دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک اور پریشر لاک نکالا اور اسے کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔ یہ بھی کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔

"اوہ ـــــ یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے" ـــــ کرنل فریدی نے حیرت بھرے انداز میں عمران کے ہاتھ سے پی۔ ایل لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ اصل پریشر لاک ہے فریدی صاحب۔ وہ بے چارہ کرنل بارووڈ اس کی ایک نقل لے گیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم نے لورین سے اسے

حاصل کیا ہے۔ پھر اتنی جلدی اس کی نقل کیسے تیار ہو سکتی ہے"۔ کرنل فریدی نے کاغذ میں لپٹے ہوئے پریشر لاک کو کھول کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ واقعی اصل تھا۔ اس پر درج نشانات بتا رہے تھے کہ وہ اصل ہے۔

"اب تو آپ جلتے بنیئے گا۔ آپ تھوڑی دیر کر رہے ہیں۔ اس دوران گھڑی کی سیکنڈ والی سوئی نوے بار ڈائل کا چکر کاٹ چکی ہے۔ مطلب ہے ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے۔ اور میرے جیسے آدمی کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ بہت کافی ہے ـــــ جاؤ سلیمان۔ پہلے بیرونی دروازہ بند کر دو اور پھر اچھی سی چائے بنا لاؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کرنل فریدی نے اب سلیمان کو روکنے کی کوشش نہ کی۔ اور سلیمان سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ کیا تم نے یہ سارا چکر صرف اس کی نقل بنانے کے لئے چلایا تھا" ـــــ کرنل فریدی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ ساتھ کھڑے کیپٹن حمید نے برا سا منہ بنا لیا تھا۔ کرنل فریدی کے چہرے پر چھائے ہوئے تاثرات سے صاف نمایاں تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران سے مات کھا چکا ہے۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مجھے صرف سائنسی طور پر اس کے ڈیزائن سے دلچسپی تھی اور بس۔ میں نے یہاں سے آپ کے جانے کے بعد آپ کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ـــــ لیکن آپ کا کہیں پتہ نہ چلا۔ میں صرف آپ سے یہ گذارش کرنا چاہتا تھا کہ جب

آپ پی۔ایل حاصل کرلیں تو مجھے ایک بار اس کی زیارت کا موقع ضرور دے دیں۔ لیکن جب آپ نہ ملے تو پھر میں نے کرنل ہارڈ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں نے کرنل ہارڈ کی ایک ٹرانسمیٹر کال ٹریس کر لی جو اس نے پرائم آف ناڈا کے کیپٹن کو کی تھی ـــ اس میں پی۔ایل کی واپسی کا ذکر تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ شاید کرنل فریدی کو اس کا علم نہ ہو۔ کیوں نہ اسے خود حاصل کر لوں۔ اور پھر اسے دیکھ کر آپ کو تحفے کے طور پر پیش کر دوں چنانچہ میں نے اسے حاصل کر لیا ـــ صرف جولیا کو وہ کارڈ دینا پڑا۔ اور وہ پی۔ایل لے کر آ گئی۔ لیکن مجھے رپورٹ مل گئی۔ کہ آپ کو بھی اس کال کا علم تھا اس لئے آپ نے لورین کو ایئرپورٹ سے باہر اغوا کر لیا ہے مجھے معلوم تھا کہ جولیا کے اس ـــ کارڈ کی وجہ سے آپ سمجھ جائیں گے کہ اسے عمران نے اڑا لیا ہے ـــ اور آپ غصے میں کھولتے ہوئے مجھے میری منافقت کی سزا دینے دوڑ پڑیں گے۔ اور ادھر لورین کے اس طرح اغوا سے کرنل ہارڈ کا پارہ بھی چڑھ جائے گا اور چونکہ وہ بھی مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور میرے فلیٹ میں بھی کئی بار آ چکا ہے ـــ اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ بھی مجھ پر چڑھ دوڑے گا۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میں نے اسے اڑا لیا ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر دانش منزل میں اس کی ایک نقل تیار کی اور پہلے آ کر آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا ـــ پہلے میں آپ کو صرف چیک کرنے کے لئے نقل دے رہا تھا کہ اگر آپ اسے پہچان لیں تو میں اصل دے دوں گا اور نقل کرنل ہارڈ کے لئے رکھ لوں گا۔ لیکن اب یہ اتفاق ہے کہ وہ بھی بروقت ٹپک پڑا ـــ آپ نے بیرونی دروازہ بند نہ کیا تھا۔ اس لئے وہ عین اس موقع پر ٹپک پڑا۔ اور چونکہ پی۔ایل اسے مل گیا

تھا۔ ظاہر ہے اس کے بعد اس کے یہاں رکنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور آپ کو اصل مل گیا۔ اس طرح میں نے آپ کی بھی کرنل ہارڈ سے جان چھڑا دی ـــ وہ اب اس نقل پی۔ایل کو اصل سمجھ کر ناٹا لے جائے گا۔ اور جب وہاں لیبارٹری میں اسے چیک کیا جائے گا تب ہی انہیں پتہ چلے گا کہ ان کے پاس نقلی مال ہے۔ لیکن آپ ٹھنڈے ٹھنڈے نیند لینے نہ سدھار جائیں ذرا کرنل ہارڈ کو تھوڑا سا تنگ ضرور کریں تاکہ وہ پی۔ایل کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو کر چلے جائیں" ـــ عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی شیطانی ذہن کے مالک ہو" ـــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس لاحول نہ پڑھ دینا ورنہ بے چارے کیپٹن حمید کو بھاگنا پڑ جائے گا" ـــ عمران نے کہا اور جواب میں کرنل فریدی کے قہقہے سے ڈرائنگ روم گونج اٹھا۔ کیپٹن حمید نے منہ پھیر لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔ اتنے میں سلیمان چائے کی ٹرالی دھکیلتا ہوا آ گیا۔

"یہ لو سلیمان۔ میری طرف سے مٹھائی کھا لینا تمہیں تکلیف ہوئی ہے" کرنل فریدی نے جیب سے پانچ سو کا نوٹ نکالتے ہوئے سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مٹھائی اور صرف پانچ سو۔ یہ پاکیشیا ہے نیویارک نہیں۔ یہاں تو پانچ سو کا ایک لڈو بھی نہ ملے گا۔ آپ اسے رکھ لیں۔ میری طرف سے کسی راہ چلتے فقیر کو دے دیجئے گا" ـــ سلیمان نے سپاٹ لہجے

میں کہا اور واپس مڑ گیا۔
"ارے ارے رکو یہ لو" ـــــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور جیب سے دس بارہ اور پانچ سو روپے والے نوٹ نکال کر سلیمان کی طرف بڑھاتے۔ سلیمان نے عمران کی طرف دیکھا۔
"اسے لے لو۔ اپنے ہاتھ سے دینے سے زیادہ ثواب ملتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان نے نوٹ لئے اور مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔
"تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے کس مشین سے اتنی جلد اس کی نقل اتار لی ہے۔ اور کیا وہ نقل ایسی ہے کہ کرنل ہارڈ اسے پہچان نہ سکے گا" کرنل فریدی نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔
"اسٹرابیکن کاپینگ ـــــ مشین کا نام تو آپ نے سنا ہوگا۔ اس میں اگر آپ چاہیں تو آپ کی بھی دس بارہ نقلیں تیار کی جا سکتی ہیں مجال ہے کیپٹن حمید پہچان سکے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ پھر ٹھیک ہے۔ پھر واقعی سائنسدان بھی اسے اس وقت نہیں پہچان سکیں گے جب تک اسے کھول نہ لیں" ـــــ کرنل فریدی نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔
"اوکے عمران۔ تھینک یو۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی عجیب چکر چلا دیا ہے۔ ورنہ تو یہ کرنل ہارڈ بھوت بن کر چمٹ جاتا" ـــــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"کیپٹن حمید کی موجودگی میں اس بے چارے کی کیا حیثیت ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں تم خاموش نہیں رہ سکتے" ـــــ کیپٹن حمید کا ضبط آخر کار ٹوٹ گیا۔ اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم ـــ تم ـــ صرف یہ بات خیال رہے تم کو بھی اسلام آباد دینا۔ اوہ بس" ـــ عمران نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس بار کیپٹن حمید بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔
اور وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔
"سلیمان ـــ ارے بھائی سلیمان" ـــ عمران نے بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی کہا۔
"میں مٹھائی کھانے جا رہا ہوں۔ آج رات کا کھانا نہیں پک سکتا۔ کسی ہوٹل سے دال روٹی منگا لیجئے گا" ـــ باورچی خانے سے سلیمان کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔
"ارے۔ تم دینے والے کی بات کر رہے تھے۔ مجھ جیسے قرضدار اور مفلس کو دینے کا ثواب زیادہ ملے گا" ـــ عمران نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔
"بس بس۔ بغیر تنخواہ کے آپ کا کھانا پکانے میں ہی مجھے اتنا ثواب مل جائے گا کہ اور کسی کی مجھے ضرورت نہیں" ـــ سلیمان نے جواب دیا۔ اور عمران سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا ڈرائنگ روم سے نکل کر اپنے خاص کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے دانش منزل کے نمبر گھمائے۔
"ایکسٹو" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔
"وہ ایک دن تو ٹھونگا ہے خیال رکھنا۔ اب میرے پیروں میں اس

کے پیچھے بھاگنے کی اور ہمت نہیں ہے"۔ ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ آپ پریشر لاک کی بات کر رہے ہیں"۔ ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریشر لاک۔ نہیں۔ پریشر لاک کی سی گرافک۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"۔ ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔۔۔ اگر اصل پریشر لاک ہوتا تو میرے خیال میں زیادہ فائدہ مند رہتا"۔ ۔۔۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کرنل فریدی کی تقریر کیا کون سنتا۔ ظالم اس طرح غراتا ہے کہ دوسرا مقابل کو ایک سو دو کا بخار ہو جاتا ہے۔ ویسے مطمئن رہو۔ اس کی سی گرافک سے ہی سر داؤد کا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔۔۔ اس گرافک کی مدد سے وہ اطمینان سے پریشر لاک بنا کر اپنی لیبارٹری کے پریشر کو ڈاؤن کرتے رہیں گے۔ اب یہ اور بات ہے کہ میں نے گرافک بناتے ہوئے اصل پریشر لاک میں ایک ایسی تکنیکی حرکت کر دی ہے کہ جب شیدر لینڈ پریشر لاک لگا کر اپنے ہتھیار تیار کرے گا تو یہ ہتھیار واقعی لاک ہو جائے گا اور اس پر پورے شیدر لینڈ کا پریشر بھی کیوں نہ ڈال دیا جائے یہ کھلے گا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی آپ نے کام دکھایا ہے۔ ہمارا کام بھی ہو گیا اور وہ دونوں ہی لاکڈ ہو گئے"۔ ۔۔۔ بلیک زیرو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اصل فائدہ تو سلیمان کو ہوا ہے۔ گردن کی مالش بھی ہو گئی اور مٹھائی

کھانے کے لئے نوٹ بھی مل گئے۔ ہم تو دیکھتے ہی رہ گئے"۔ ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر جب اس نے بلیک زیرو کو اس کی تفصیل بتائی تو بلیک زیرو کے قہقہے رکنے میں نہ آئے۔

"ارے ارے۔ یہ قہقہوں کا ٹیپ اب بند بھی کر دو"۔ ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی کامیابی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

ختم شد

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ مرنے والے بڑے اہم آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک سفارت کار اکرم پاشا ہے اور دوسرا کوئی سائنسدان ہے۔ مجھے تفصیل معلوم نہیں ہے۔ سر رحمان نے مجھے فون پر فوری طور پر یہاں پہنچنے کا حکم دیا اور میں یہاں آ گیا۔ اب وہ خود آنے والے ہیں"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"اور سائنسدان اور سفارت کار۔ یہ سائنسدان کون ہے۔ کچھ پتہ چلا"۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ایٹمی لیبارٹری سے متعلق کوئی سائنسدان ہے۔ یہ دیکھو اس کا کارڈ لیکن پلیز تم یہاں سے فوراً کھسک جاؤ"۔۔۔ فیاض نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی۔ سائنسدان کا تعلق واقعی ایٹمی لیبارٹری سے تھا۔ اور اس کا نام کارڈ پر ڈاکٹر ارشد لکھا ہوا تھا۔ کارڈ پر اس کا فوٹو بھی موجود تھا لیکن وہ عمران کے لئے قطعی نامانوس تھا۔

اسی لمحے دور سے تیز سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ارے ارے۔ خدا کے لئے پلیز عمران۔ اس وقت تم جاؤ۔ سر رحمان آ رہے ہیں"۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں عمران کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کار کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ڈیڈی ہی آ رہے ہیں۔ کوئی جن بھوت تو نہیں آ رہا۔ آخر میرے یہاں نظر آنے پر تم اتنے کیوں بوکھلا رہے ہو"۔۔۔ عمران نے اس کی بوکھلاہٹ پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے آج صبح ہی جھڑپ ہو گئی ہے۔ اور سر رحمان نے دھمکی دی ہے کہ اب میں اگر تمہارے ساتھ کہیں نظر آیا تو وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیں گے۔۔۔ میں تمہیں تفصیل بعد میں بتاؤں گا۔ پلیز"۔۔۔ فیاض اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔ کیونکہ سائرن کی آوازیں اب اور زیادہ تیزی سے نزدیک آنے لگ گئی تھیں۔

عمران فیاض کی خلاف توقع بوکھلاہٹ پر خاصا حیران ہو گیا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس پر ایسی بوکھلاہٹ کبھی طاری ہوتی اس نے نہ دیکھی تھی۔ بہرحال وہ کار میں بیٹھا اور اس نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔ فیاض اس کی کار کے جاتے ہی تیر کی طرح دوبارہ جائے حادثہ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے ذہن میں فیاض کی اس حرکت سے جو کھد بد شروع ہو گئی تھی وہ اس بارے میں تسلی کئے بغیر کیسے آگے جا سکتا تھا۔ چنانچہ عمران نے ذرا سا آگے جا کر درختوں کے ایک جھنڈ میں کار موڑ دی۔ اور وہاں رک کر اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک خانہ کھولا۔۔۔ اور اس میں سے میڈیم میک اپ باکس باہر نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور میک اپ باکس واپس خانے میں ڈال کر اس نے خانہ بند کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔۔۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس کے انتظار میں ہوں گے۔ اور یہاں اسے کوئی ایسی اہم بات نظر نہ آ رہی تھی جس کے لئے وہ اتنا تردد کرتا۔ چنانچہ اس نے مزید تحقیقات کے لئے ٹائیگر کو استعمال کرنے کا پروگرام بنا لیا۔

"ہیلو۔۔۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر کی فریکوئنسی

سیٹ کرتے ہی ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس ۔۔۔ ٹائیگر اٹینڈنگ سر اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو گیا۔ اور ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ۔۔۔ نیلگا پہاڑی کے دامن میں ایک ریڈ رنگ کی ڈاٹسن کار کا نیلے رنگ کے ہیوی لوڈ ٹرک سے حادثہ ہوا ہے۔ دو لاشیں بھی وہاں موجود ہیں۔ پولیس کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی موجود ہے۔ اور سر رحمان اور دیگر اعلیٰ حکام بھی وہاں پہنچ رہے ہیں ۔۔۔ تم نے اس کی رپورٹ مجھے کرنی ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مکمل اور تفصیلی رپورٹ اوور" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی وہاں پہنچ جاتا ہوں اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ابتدائی طور پر مجھے فیاض نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ان میں سے ایک لاش ایک سفارت کار ڈاکٹر اکرم پاشا کی ہے اور دوسری ایک سائنس دان ڈاکٹر ارشد کی ہے ۔۔۔ لیکن سر رحمان کی آمد کی وجہ سے مجھے موقع سے ہٹنا پڑا ہے۔ تم تفصیلی رپورٹ تیار کرو کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ٹرک کس کا ہے۔ اور اس کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔ رپورٹ زیرو ون ٹرانسمیٹر پر دینا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اسے یقین تھا کہ اب ٹائیگر سب کچھ تفصیل سے معلوم کر لے گا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نیلگا پہاڑی پر پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر پارک کی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس طرف بڑھ گیا جہاں سیکرٹ سروس

کے ارکان نے پکنک سپاٹ منتخب کیا ہوا تھا۔

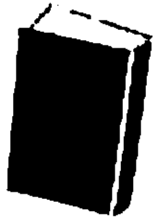

نیلے رنگ کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کے شمالی حصے میں موجود پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑی جا رہی تھی ۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ڈرائیوروں جیسی یونیفارم تھی اور سینے پر ایک لوڈنگ کمپنی کا مخصوص بیج بھی لگا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ جذبات سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بار بار اپنے کوٹ کی جیب کو تھپتھپا کر شاید اندر موجود کسی چیز کا یقین کرتا اور پھر ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ اور زیادہ بڑھا دیتا ۔۔۔ کوٹ کی اندرونی جیب میں موجود چیز کے لمس کا احساس ہوتے ہی اس کا چہرہ جذبات کی زیادتی سے اور زیادہ سرخ پڑ جاتا۔

اسی لمحے اچانک ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ نوجوان نے چونک کر کار کی رفتار کم کی اور پھر ایک موڑ پر